THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Monday, May 15, 2017
(262nd Session)
Volume V, No.03
(Nos.01-03)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad

Volume V	SP.I(03)/2017
No.03	15

Table of Contents

1. Recitation from the Holy Quran 1
2. Leave of Absence 1
3. Fateha 2
4. Motion moved by Senator Muhammad Talha Mehmood for suspension of rules 4
5. Resolution moved by Senator Muhammad Talha Mehmood regarding terrorist attack on the convoy of Deputy Chairman Senate, Molana Abdul Ghafoor Haideri at Mastung on the 12th May, 2017 5
6. Resolution moved by Senator Raja Muhammad Zafar-ul-Haq, Leader of the House, regarding martyrdom of Mr. Iftikhar Muhammad Mughal in a terrorist attack at Mastung on 12th May, 2017 7
7. Motion Under Rule 194(1) moved by Senator Muhammad Javed Abbasi, Chairman, Standing Committee on Law and Justice on the Constitution (Amendment) Bill, 2016, (Substitution of Article 251) 8
8. Motion Under Rule 194(1) moved by Senator Muhammad Javed Abbasi, Chairman, Standing Committee on Law and Justice on the Constitution (Amendment) Bill, 2016, (Amendment of Article 251) 9
9. Presentation of Report of the Standing Committee on Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization on The Partnership (Amendment) Bill, 2016 by Senator Muhammad Mohsin Khan Leghari 10
10. Presentation of Special Report of the Standing Committee on Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization regarding payments of circular debt of power sector amounting to Rs.480 billion by Senator Muhammad Mohsin Khan Leghari 11
11. Motion Under Rule 194(1) moved by Senator Muhammad Javed Abbasi, Chairman, Standing Committee on Law and Justice on The Constitution (Amendment) Bill, 2017, (Amendment of Article 255) 12
12. Introduction of Right of Access to Information Bill, 2017 moved by Ms. Marriyum Aurangzeb 13
13. Motion Under Rule 115 to Withdraw the Cost and Management Accounts (Amendment) Bill, 2017 moved by Mr. Zahid Hamid 14
14. The Companies Bill, 2017 moved by Mr. Zahid Hamid, Minister for Law and Justice 15
15. The Alternate Dispute Resolution Bill, 2017 moved by Mr. Zahid Hamid, Minister for Law and Justice 23
16. The Cost of Litigation Bill, 2017 moved by Mr. Zahid Hamid, Minister for Law and Justice 31
17. The Explosive Substances (Amendment) Bill, 2017 moved by Mr. Zahid Hamid, Minister for Law and Justice 35
18. The National Commission on the Rights of the Child Bill, 2017 moved by moved by Mr. Zahid Hamid, Minister for Law and Justice 37
19. The Pakistan Air Force (Amendment) Bill, 2017 moved by Mr. Zahid Hamid, Minister for Law and Justice 43
20. Motion moved by Senator Taj Haider for dispensation of Rules 54

21. Resolution moved by Senator Taj Haider regarding martyrdom of Labourers by Terrorists in Gwadar 55
22. Further Discussion on the Commenced Motion under Rule 218 moved by Senator Aitzaz Ahsan (Leader of the Opposition) and others regarding the unconstitutional interference of Governor Sindh, Implementation of Article 158 of the Constitution and misstatement by MoS for Water and Power 56
    - Senator Taj Haider 57
    - Senator Sehar Kamran 63
    - Senator Sassui Palijo 66
    - Senator Nehal Hashmi 68
    - Senator Nauman Wazir Khattak 70
    - Senator Mohsin Aziz 73
    - Senator Muhammad Mohsin Khan Leghari 75
    - Senator Mushahid Ullah Khan 78
    - Senator Mohammad Azam Khan Swati 82
    - Senator Mukhtiar Ahmed Dhamrah @ Aajiz 85
    - Mr. Zahid Hamid, Minister for Law and Justice 87
23. Ministerial Response on the direction of the Chairman by Lt. G. (R) Abdul Qadir Baloch, Minister for SAFRON 92
24. Point of public importance raised by Senator Sardar Muhammad Azam Khan Musakhel regarding 106 projects of small Provinces 97

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Monday, May 15, 2017

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at thirty minutes past two in the afternoon with Mr. Chairman (Mian Raza Rabbani) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ۚ وَ كُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ۔

ترجمہ: اور اللہ کی رسی کو سب مل کر مضبوطی سے تھامے رکھو، اور آپس میں پھوٹ نہ ڈالو، اور اللہ نے تم پر جو انعام کیا ہے اسے یاد رکھو کہ ایک وقت تھا جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے؛ پھر اللہ نے تمہارے دلوں کو جوڑ دیا اور تم اللہ کے فضل سے بھائی بھائی بن گئے، اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے؛ اللہ نے تمہیں اس سے نجات عطا فرمائی۔ اسی طرح اللہ تمہارے لیے اپنی نشانیاں کھول کھول کر واضح کرتا ہے، تاکہ تم راہ راست پر آ جاؤ۔

سورۃ آل عمران (آیت 103)

Leave of Absence

جناب چیئرمین: جزاک اللہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ Leave applications

سینیٹر ڈاکٹر جہانزیب جمالدینی صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بنا آج مورخہ 15 مئی کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر پروفیسر ساجد میر صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر آج مورخہ 15 مئی کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب عمرے کی ادائیگی کے لیے گئے ہوئے ہیں، انہوں نے مورخہ 15 مئی تا اختتام حالیہ اجلاس ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر حافظ حمداللہ صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر آج مورخہ 15 مئی کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر مفتی عبدالستار صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 15اور16 مئی کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 12تا18 مئی کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر محمد اسحاق ڈار صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ وزیراعظم صاحب کے ہمراہ چین کے سرکاری دورے پر ہیں۔ اس لیے وہ مورخہ 15 مئی کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

مولانا عطاء الرحمٰن صاحب، افتخار مغل صاحب، مستونگ کے شہداء اور اگلے دن جو مزدور گوادر کے قریب شہید ہوئے، ان کے لیے فاتحہ پڑھ دیں۔

Fateha

(اس موقع پر سینیٹر مولانا عطاء الرحمٰن صاحب نے شہداء کے لیے فاتحہ پڑھی)

جناب چیئرمین: دو قرار دادیں ہیں، ایک ڈپٹی چیئرمین صاحب پر جو حملہ ہوا، اس کے بارے میں ہے اور دوسری افتخار مغل صاحب کے بارے میں ہے۔ میں آپ سے یہ عرض کر دوں کہ جس دن یہ واقعہ ہوا، آپ سب لوگ ہاؤس میں موجود تھے، ہم نے ہاؤس کی باقاعدہ کارروائی کو روک دیا تھا اور اس attack پر گفتگو ہوئی پھر ہاؤس کی کارروائی کو بغیر agenda items کو مکمل کیے آج کے لیے adjourn کر دیا۔ میں ہفتے کے دن کوئٹہ گیا، وہاں پر ڈپٹی چیئرمین صاحب کی اور CMH میں injured لوگوں کی عیادت کی اور سول ہسپتال Trauma Centre میں بھی لوگوں کی عیادت کی۔

یہاں پر سیکرٹریٹ پوری طرح متحرک تھا، پہلے افتخار صاحب کی body کی identification کا مسئلہ تھا، پھر ان کی body کو coffin میں ڈالنا اور پھر body کو یہاں لانا تھا۔ ہم نے ویسے to be on the safe side کیونکہ کوئٹہ کی commercial flights کا کوئی پتا نہیں ہوتا کہ لیٹ ہو جائے، اس لیے سیکرٹریٹ نے Ministry of Defence سے بھی بات کر رکھی تھی کہ اگر ضرورت پڑی تو C-130 کا بھی انتظام تھا۔ اگلے دن body commercial flight پر آ گئی، یہاں پر ان کا نماز جنازہ ادا کیا گیا، پھر تدفین کے لیے body کو ان کے گاؤں لے جایا گیا۔ میں تمام چیزیں ایوان سے share بھی کرتا ہوں اور آپ کا یہ حق بھی ہے، I must tell you کہ جمعہ کی رات کو مجھے Chief of the Army Staff کا بھی telephone آیا تھا اور انہوں نے افتخار مغل کی شہادت پر افسوس کیا اور مولانا عبدالغفور حیدری صاحب ڈپٹی چیئرمین سینیٹ پر attack ہوا، انہوں نے اس کو condemn کیا۔ انہوں نے پورے House سے تعزیت اور condemnation کی تھی تو I thought, I would bring that to your notice.

میں جو دوسری بات آپ سے share کرنا چاہ رہا تھا، وہ یہ ہے کہ افتخار صاحب کی ایک family بھی ہے، ان کے بچے ہیں، ایک بیٹی ہے جو اس وقت medical میں زیر تعلیم ہے اور دو بیٹے ہیں، وہ بھی زیر تعلیم ہیں۔ لازمی طور پر medical education is not a very inexpensive thing and he was a very upright officer. ان کا گزر بسر صرف اپنی salary پر ہی تھا تو obviously کتنی savings ہوں گی۔ ہم نے آج صبح Secretariat میں اس بات پر غور کیا ہے کہ کیا ان کے بچوں کی تعلیم کا بغیر family پر pressure ڈالے ہوئے کوئی طریقہ کار بن سکتا ہے۔ ابھی ایک جو بات سامنے آئی ہے، we will

ہم اس سے زیادہ وقت نہیں لیں گے۔ وہ یہ ہے کہ ہم ان کی family کی تعلیم کے لیے ایک trust بنادیں اور اس trust کے جو tentatively سوچ رہے تھے، اس کے 4 trustees ہوں جس میں by office, Chairman Senate, Leader of the House, Leader of the Opposition and Secretary Senate ہوں، and either two would be able to operate the account, we are in the process, in the process of putting together the trust deed. اس میں اگر ہمیں کوئی legal lacuna نظر نہ آیا تو ان شاء اللہ اگلے دو یا تین دنوں تک ہم اس trust deed کو مکمل کریں گے پھر اس کو register کروائیں گے، اس کے اس trust کا ایک account local bank میں کھول دیں گے۔ میری Senators سے درخواست ہو گی کہ once that is done وہ bank account notify کر دیں گے پھر آپ سے گزارش ہو گی کہ اس میں آپ جو بھی مناسب سمجھیں، اگر اس میں contribute کریں، اگر آپ کے کوئی اور جاننے والے ہوں and who would like to contribute to that trust تو وہ وہاں پر contribute کریں۔ We are open اگر اس کے علاوہ بھی آپ کی کوئی اور suggestion ہو تو براہ مہربانی وہ مجھے Chamber میں communicate کر دیں، we will be more than willing to look at it. بہر حال یہ چند باتیں تھیں۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: ان شاء اللہ تعالیٰ، خیبر پختونخوا کی طرف سے بچی کا سارا خرچہ free ہو گا اور اس کے علاوہ آپ جو trust بنا رہے ہیں، In sha Allah, I will take part in that.

جناب چیئرمین: آپ کا شکریہ۔ جی سینیٹر محمد طلحہ محمود صاحب، اگر آپ پہلی resolution پیش کر دیں۔ آپ پہلے motion move کر دیں۔

Motion moved by Senator Muhammad Talha Mehmood for suspension of rules

Senator Muhammad Talha Mehmood: I beg to move under Rule 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012 that the requirements of Rules 29, 30 and 133 of the said rules be dispensed with in order to enable the House to pass a

resolution relating to the incident of terrorist attack on the convoy of Deputy Chairman Senate Molana Abdul Ghafoor Haideri in Mastung, Balochistan on 12th May, 2017.

Mr. Chairman: Yes, it has been moved under Rule 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012 that the requirements of Rules 29, 30 and 133 of the said rules be dispensed with in order to enable the House to pass a resolution relating to the incident of terrorist attack on the convoy of Deputy Chairman Senate Molana Abdul Ghafoor Haideri in Mastung Balochistan on 12th May, 2017.

(The motion was carried)

جناب چیئرمین: جی سینیٹر محمد طلحہ محمود صاحب، آپ resolution move کر دیں۔

Resolution moved by Senator Muhammad Talha Mehmood regarding terrorist attack on the convoy of Deputy Chairman Senate, Molana Abdul Ghafoor Haideri at Mastung on the 12th May, 2017

Senator Muhammad Talha Mehmood: The Senate of Pakistan strongly condemns the cruel and barbaric attack on the convoy of Deputy Chairman Senate, Senator Molana Abdul Ghafoor Haideri, at Mastung on the 12th May, 2017, and expresses deep sorrow and grief over the killing of more than 25 persons in the attack.

The Senate of Pakistan expresses its deep sorrow and grief over the sad incident and shows solidarity with the families of the victims and prays for the early recovery of the Deputy Chairman Senate and other injured.

The Senate of Pakistan resolves that such cruel/cowardly incidents of terrorism cannot shake the determination and commitment of this nation against the terrorism.

May Allah bestow His infinite mercy upon the departed souls and give courage to the families to bear such an irreparable loss.

Mr. Chairman: Yes, I now put the resolution before the House.

(The motion was carried)

جناب چیئرمین: جناب افتخار صاحب کے بارے میں honourable Leader of the House اگر پہلے motion move کر دیں، اس کے بعد پھر resolution move کریں۔

Senator Raja Muhammad Zafar-ul-Haq (Leader of the House): Sir, I beg to move under Rule 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012 that the requirements of Rules 29, 30 and 133 of the said rules be dispensed with in order to enable the House to pass a resolution on the martyrdom of Mr. Iftikhar Muhammad Mughal, an officer of the Senate, in an act of terrorism.

Mr. Chairman: It has been moved under Rule 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012 that the requirements of Rules 29, 30 and 133 of the said rules be dispensed with in order to enable the House to pass a resolution on the martyrdom of Mr. Iftikhar Muhammad Mughal, an officer of the Senate, in an act of terrorism.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Yes, honourable Leader of the House.

Resolution moved by Senator Raja Muhammad Zafar-ul-Haq, Leader of the House, regarding martyrdom of Mr. Iftikhar Muhammad Mughal in a terrorist attack at Mastung on 12th May, 2017

Senator Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: This House expresses its profound grief and sorrow over the sad demise of Mr. Iftikhar Muhammad Mughal, Director Staff (BS-19), Senate Secretariat, who embraced martyrdom in a suicide bombing on the convoy of Deputy Chairman Senate in Mastung, Balochistan on 12th May, 2017, Senate of Pakistan and its Secretariat express heartfelt grief over the loss of an officer and colleague who has become a direct victim of the terrorism which has claimed so may precious lives of innocent Pakistanis.

Late Mr. Iftikhar Muhammad Mughal, before joining the Senate Secretariat worked in the Social Welfare and Special Education Division, Islamabad. He rendered exemplary official services during his career in the Senate Secretariat, which is spread over a period of almost twenty years. His superiors and colleagues remember him as a humble, cooperative and competent officer.

The services rendered by Late Muhammad Iftikhar Mughal would be long remembered and his loss will be deeply mourned. We all share the loss sustained by his family and friends.

This House expresses its deepest sympathies with the bereaved family. We pray to Almighty Allah to shower His infinite blessings upon the departed soul and may his soul rest in eternal peace (Ameen).

Mr. Chairman: Now I put the resolution before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The resolution is passed unanimously. The Secretariat is just bringing out another resolution in connection with the martyrdom of the workers in Gwadar. We now move on to Order No.2. Order No.2 stands in the name of Senator Muhammad Javed Abbasi, Chairman, Standing Committee on Law and Justice.

سینیٹر محمد جاوید عباسی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب! آپ سے درخواست یہ کرنی تھی کہ یہ دو reports تھیں، ہم نے انہیں final کر لیا تھا، یہ بہت important Bills تھے لیکن reports تیار نہیں ہو سکیں، اگر میں اس میں extension for 30 working days کے لیے لے لوں تاکہ reports تیار ہو جائیں تو ہم ایوان میں پیش کر دیں، اگر آپ اجازت دیں؟

جناب چیئرمین: جی ٹھیک ہے۔

Motion Under Rule 194(1) moved by Senator Muhammad Javed Abbasi, Chairman, Standing Committee on Law and Justice on the Constitution (Amendment) Bill, 2016, (Substitution of Article 251)

Senator Muhammad Javed Abbasi: I, Chairman, Standing Committee on Law and Justice move under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012 that period for submission of the Report referred by the House on 19th December, 2016, regarding the Constitution (Amendment) Bill, 2016 (Substitution of Article 251), may be extended for thirty working days.

جناب چیئرمین: جی آپ نے کتنا کہا؟

سینیٹر محمد جاوید عباسی: جناب تیس (30) دن۔

Mr. Chairman: It has been moved under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012 that the time for presentation of the Report of the Committee further to amend the Constitution of the Islamic Republic of

Pakistan, 1973 [The Constitution (Amendment) Bill, 2016] (Substitution of Article 251), introduced by Senator Sassui Palijo on her behalf and on behalf of Senator Mukhtiar Ahmed Dhamra @ Aajiz, on 19th December, 2016, may be extended for a further period of thirty days.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: We now move on to Order No.3. Order No.3 stands in the name of Senator Muhammad Javed Abbasi, Chairman, Standing Committee on Law and Justice, may move Order No.3.

سینیٹر محمد جاوید عباسی: جناب! اس میں بھی time extension request ہے۔جناب!دونوں کے لیے request کی تھی کہ دونوں کی رپورٹس تیار نہیں ہیں ورنہ کمیٹی نے اسے final کر دیا تھا اور اگلے session میں ان شاء اللہ پیش کرنے کی کوشش کریں گے۔

جناب چیئرمین: جی بات کریں۔

Motion Under Rule 194(1) moved by Senator Muhammad Javed Abbasi, Chairman, Standing Committee on Law and Justice on the Constitution (Amendment) Bill, 2016, (Amendment of Article 251)

Senator Muhammad Javed Abbasi: I, Chairman, Standing Committee on Law and Justice to move under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012 that period for submission of the Report referred by the House on 19th December, 2016, regarding the Constitution (Amendment) Bill, 2016 (Amendment of Article 251), may be extended for thirty working days.

جناب چیئرمین: کتنے دن؟

سینیٹر محمد جاوید عباسی: جناب! تیس (30) دن۔

Mr. Chairman: It has been moved under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012 that the period for

submission of the Report on the Constitution Amendment Bill, 2016 [The Constitution (Amendment) Bill, 2016] (Amendment of Article 251), introduced by Senator Karim Ahmed Khawaja on his behalf and on behalf of 27 other Senators, referred by the House on 19th December, 2016, may be extended for a further period of thirty days.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: We now move on to Order No.4. Order No.4 stands in the name of Senator Saleem Mandviwala, Chairman, Standing Committee on Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization, Senator Muhammad Mohsin Khan Leghari on his behalf.

Presentation of Report of the Standing Committee on Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization on The Partnership (Amendment) Bill, 2016 by Senator Muhammad Mohsin Khan Leghari

Senator Muhammad Mohsin Khan Leghari: Sir, on behalf of Senator Saleem Mandviwala, Chairman, Standing Committee on Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization, I present the report of the Committee on the Bill further to amend the Partnership Act, 1932, in its application to the Islamabad Capital Territory [The Partnership (Amendment) Bill, 2016], introduced by Senator Mohammad Azam Khan Swati, on 26th September, 2016.

Mr. Chairman: The report stands laid. We now move on to Order No.5. Order No.5 stands in the name of Senator Saleem Mandviwala, Chairman, Standing Committee on Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization, Senator Muhammad Mohsin Khan Leghari on his behalf.

Presentation of Special Report of the Standing Committee on Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization regarding payments of circular debt of power sector amounting to Rs.480 billion by Senator Muhammad Mohsin Khan Leghari

Senator Muhammad Mohsin Khan Leghari: Sir on behalf of Senator Saleem Mandviwala, Chairman, Standing Committee on Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization, I present the Special report of the Committee on payments made to clear the circular debt of power sector amounting to Rs.480 billion during the year 2013.

Mr. Chairman: The report stands laid. We now move on to Order No.6.

عباسی صاحب، آپ نے اس میں تو کوئی ترمیم نہیں کرنی؟

سینیٹر محمد جاوید عباسی: نہیں جناب! اس میں تو extension لینی ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں، میں نے کہا کہ شاید آپ نے اس کی report lay کرنی ہو۔

Order No.6 stands in the name of Senator Muhammad Javed Abbasi, Chairman, Standing Committee on Law and Justice may move Order No.6.

سینیٹر محمد جاوید عباسی: میں نے جو دو پہلے extension in time کی درخواستیں کی تھیں اس کے لیے میں معافی چاہتا ہوں۔ ہم نے کبھی کوشش نہیں کی کہ ہمیں report lay نہ کرنی پڑے۔ ایسے حالات ہو گئے تھے کہ ہمیں اس کے لیے extension لینی پڑ رہی ہے ورنہ ہماری خواہش ہوتی ہے کہ رپورٹ وقت پر پیش کریں۔

جناب چیئرمین: نہیں تو آپ پہلے minutes دیکھ لیا کریں نا۔ چلیں۔

سینیٹر محمد جاوید عباسی: جناب! minutes بھی دیکھے تھے لیکن۔۔۔

Mr. Chairman: You should be more present in the Committee meetings.

Motion Under Rule 194(1) moved by Senator Muhammad Javed Abbasi, Chairman, Standing Committee on Law and Justice on The Constitution (Amendment) Bill, 2017, (Amendment of Article 255)

Senator Muhammad Javed Abbasi: I, Chairman, Standing Committee on Law and Justice to move under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012 that the time for presentation of report of the Committee on the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973 [The Constitution (Amendment) Bill, 2017] (Amendment of Article 255), introduced by Senator Mohammad Azam Khan Swati, on 20th March, 2017, may be extended for a period of sixty working days with effect from 20th May, 2017.

جناب! اس سلسلے میں ہم نے کئی meetings کی ہیں۔اس کے بعد پہلی meeting میں کمیٹی نے کہا ہے کہ چونکہ اس میں بہت serious amendment تھی جس میں Pakistan and Islamic Ideology کی بات ہوئی تھی چنانچہ اس میں ایس۔ایم۔ ظفر صاحب اور سابق چیئرمین سینیٹ وسیم سجاد صاحب کو بلایا جائے۔ وسیم سجاد صاحب تو نہیں آ سکے لیکن ایس۔ایم۔ ظفر صاحب نے اپنا brief in writing بھیجا تھا، جب وہ سامنے رکھا تو پھر کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا کہ minority کے سکالرز جن کے بارے میں بھی آنا ہے، ان مذہبی سکالرز اور members minorities کو بھی کمیٹی سننا چاہے گی۔اس کے لیے ہمیں extension لینا پڑی، اس لیے extension کی درخواست ہے۔

Mr. Chairman: It has been moved under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012 that the time for presentation of report of the Committee on the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973 [The Constitution (Amendment) Bill, 2017] (Amendment of Article 255), introduced by Senator Mohammad Azam Khan Swati, on 20th March,

2017, may be extended for a period of sixty working days with effect from 20th May, 2017.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Taj Haider Sahib, if you don't mind, as I spoke to you, we will move on and then I will come back to Order No.7. We now move on to Order No.9. Order No.9 stands in the name of Marriyum Aurangzeb, Minister of State for Information, Broadcasting and National Heritage may move Order No.9.

Introduction of Right of Access to Information Bill, 2017 moved by Ms. Marriyum Aurangzeb

Ms. Marriyum Aurangzeb (Minister of State for Information, Broadcasting and National Heritage): Thank you Mr. Chairman. It is an honour for me to introduce the Bill to provide for the right to information in transparent and effective manner, subject only to reasonable restrictions imposed by law [The Right of Access to Information Bill, 2017].

Mr. Chairman: The Bill stands referred to the Standing Committee concerned. We now move on to Order No.10. Order No.10 stands in the name of Senator Mohammad Ishaq Dar, Minister for Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization may move Order No.10.

Ms. Marriyum Aurangzeb: Mr. Chairman, I think there is a slight confusion here. This Bill was passed by the Standing Committee and the Select Committee of the Senate also and it was to be laid in the House today, to be introduced and approved in the House today for voting.

Mr. Chairman: No, I have no such information and it's not on the Orders of the Day, so it cannot be taken-up for voting. We move on to Order No.10. Senator

Mohammad Ishaq Dar, Minister for Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization may move Order No.10. Minister of Law on his behalf.

Motion Under Rule 115 to Withdraw the Cost and Management Accounts (Amendment) Bill, 2017 moved by Mr. Zahid Hamid

Mr. Zahid Hamid (Minister for Law and Justice): Thank you sir. I hereby move for leave under Rule 115 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012 to withdraw the Cost and Management Accountants (Amendment) Bill, 2017.

Mr. Chairman: Senator Mohammad Ishaq Dar, Minister for Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization on his behalf Minister for Law has moved for leave under Rule 115 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, to withdraw the Cost and Management Accountants (Amendment) Bill, 2017. I put this motion to the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Leave to withdraw the Bill is granted. We now move on to Order No. 11. It stands in the name of Senator Mohammad Ishaq Dar, Minister for Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization. On his behalf, Minister for Law may move it.

Mr. Zahid Hamid: Thank you sir. I hereby withdraw the Cost and Management Accountants (Amendment) Bill, 2017.

Mr. Chairman: The Bill stands withdrawn. We now move on to Order No.12. It stands in the name of Senator Mohammad Ishaq Dar, Minister for Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization. On his behalf, Minister for Law may move it.

The Companies Bill, 2017 moved by Mr. Zahid Hamid, Minister for Law and Justice

Mr. Zahid Hamid: Thank you sir. I hereby move that the Bill to reform and re-enact the law relating to companies and for matters connected therewith [The Companies Bill, 2017], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: Is it opposed?

Senator Taj Haider: All the amendments proposed have been included in the Bill.

Mr. Chairman: Law Minister? Can you kindly give a little bit of a brief?

Mr. Zahid Hamid: Sir, it is a long brief as you can see the number of sections in this Bill. At the time of introduction, I had given a little brief.

Mr. Chairman: Give a little bit.

Mr. Zahid Hamid: As you know the Companies' Ordinance, 1984 has been in existence for the last 32 years and the need was felt by the business community itself that this should be reformed and brought up to date. So, this particular Bill has been introduced. There have been a number of amendments which of course have been made in that Ordinance during the years but this now, not only consolidates that but now, seeks to modernize it and bring it up to the international best practices and also ensure that the present day needs of the business community are met.

One or two of the major features are the maximum participation of members in decision making process, modern electronic means of communication are going to be now utilized. The interests of minority shareholders and creditors have been safeguarded. Basically, the idea is to ensure that the procedures for

starting and doing business are simplified and that should encourage, In-sha-Allah, more investment and also encourage more setting up of companies etc.

During the course of hearing, there has been a large number of hearings on this Bill in the Standing Committee which has been mentioned in their report. They held meetings in Karachi, there was a first ever public hearing they say on the 3rd of April in the Karachi Chamber of Commerce and Industry; 37 representatives were there, they also participated. Then there were a large number of amendments which were proposed; these were discussed in the Standing Committee and have been accepted by the sponsors i.e. the Securities and Exchange Commission of Pakistan. The major changes that are being made as a result of the discussions in the Standing Committee are the provision for companies' register of global ownership by requiring Pakistani nationals holding dual citizenship whether they reside in Pakistan or not. The new provision is, that disclosure requirement will now apply to these Pakistani citizens with dual citizenship whether they reside in Pakistan or not. Representation of female directors on the boards of public interest companies is mandatory and as per regulations which would be framed by the Commission from time to time. There will be a specific employment quota of up to 2 % for disabled persons in these public interest companies. The offices of the Chairman and the Chief Executive will be separated for better corporate governance. The ratification by the company through special resolution will be required in respect of acts of directors who are acting in contravention of the Articles of Association. I have just given you a brief summary.

Mr. Chairman: Thank you. Swati Sahib.

Senator Mohammad Azam Khan Swati: I just want to acknowledge basically and reaffirm that this piece of legislation is really a hallmark. I congratulate also the Senate Committee and all the participants who have reinforced this Companies Act. The business community has fully supported this particular Bill. I congratulate the Law Minister at the same time.

Mr. Chairman: Leghari Sahib.

Senator Muhammad Mohsin Khan Leghari: Sir, Chairman of the Standing Committee, Senator Saleem Mandviwala is not here today but on his behalf, he asked me to convey this statement. We had ten meetings on this particular Bill. We went through the Bill clause by clause. We also held our first ever public hearing on the 3rd of April, 2017 at Karachi and 37 representatives from various chambers of commerce and trade and business association and general public participated and shared their views on the Bill. We recommended more than 40 amendments to the Bill. We also had a new clause inserted in it for provision of quota for persons with disabilities in public interest companies.

The Chairman would like to express his gratefulness to the Committee members for taking interest in the proceedings of the Committee and also the cooperation and guidance in making the amendments of the Bill and would express his gratitude to the Securities and Exchange Commission, the Ministry of Finance and the Secretary of the Committee and the staff for their untiring and diligent efforts in finalization of the amendments of the report of the Committee.

جناب چیئرمین: میں یہ موقع استعمال کرنا چاہتا ہوں سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے خزانہ کو مبارک باد دینے کے لیے تمام اراکین کو کہ انہوں نے اتنی diligence کے ساتھ اس Bill کو دیکھا

جس کے 515 sections ہیں اور شاید چھ یا سات شیڈولز ہیں۔ میں ان کو اس بات پر خاص طور پر مبارکباد دینا چاہتا ہوں کہ انہوں نے 3 اپریل، 2017 کو پہلی public hearing conduct کی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک نہایت ہی مثبت چیز تھی اور اس سے یہ بات سامنے آئی کہ public hearings کتنی useful ہو سکتی ہیں کیونکہ ایک اتنا voluminous Bill جس کی 515 شقیں ہوں، وہ House سے بھی منظور ہو جائے اور تمام stakeholders بھی اس پر متفق ہوں، یہ public hearing کے ذریعے ہی ممکن تھا۔

I put this motion to the House that it has been moved that the Bill to reform and re-enact the law relating to companies and for matters connected therewith [The Companies Bill, 2017], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Before I take up the clause by clause reading, since I am seeing that the honourable Minister of State who religiously comes to the Senate, is a little upset; I would just like to tell her that the notice that we received was for introduction of the Bill. The Orders of the Day which I will send across to you which were received by us from the Ministry of Parliamentary Affairs also had just one motion and that was for introduction. Yes, Minister for Law.

Mr. Zahid Hamid: Sir, what happened was that a Private Member's Bill was moved by the honourable Senator Farhatullah Babar. During the course of the hearing of that in the Standing Committee, the Government presented its own Bill to the Committee without formal introduction in the House and that Committee has since examined the Government Bill and has approved it, so what could have happened though it did not certainly have to happen in that way is that instead of referring this to the Standing Committee, it

could have emerged and discussed here because there is a general consensus on the Bill but let it come back through the Committee.

Mr. Chairman: Let there be a direction to the Committee that since it is already passed through that in the next Session, the report should come so that the Bill can be taken up.

Mr. Zahid Hamid: Thank you.

Mr. Chairman: We will now take up the 2nd reading of the Bill that is clause by clause consideration of the Bill. I will take up the clauses as divided

اس سے پہلے اگر House مجھے اجازت دے کیونکہ ہماری tradition یہ رہی ہے کہ ہم clause by clause لیتے رہے ہیں۔ Although, it is not a regular practice to club together various clauses particularly if there are no amendments to them لیکن چونکہ ہمارے ایوان کی tradition یہ رہی ہے کہ ہم clause by clause لیتے رہے ہیں مگر چونکہ اس کی 515 clauses ہیں، اگر میں پانی کی بوتل رکھ کر پڑھنا بھی شروع کروں تو آپ لوگ exhaust ہو جائیں، لہٰذا اگر آپ اجازت دیں تو ہم نے اسے part-wise club together کر کے take up کر لیں۔

So does the House give permission for that? OK. We will now take up the 2nd reading of the Bill, clause by clause consideration of the Bill. I will take up the clauses as divided in thirteen parts of the Bill.

There are Clauses 2 to 4 in Part 1. There is no amendment in Clauses 2 to 4. The question is that Clauses 2 to 4 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clauses 2 to 4 stand part of the Bill. There are Clauses 5 to 6 in Part 2. There is no amendment in Clauses 5 to 6. The question is that Clauses 5 to 6 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clauses 5 to 6 stand part of the Bill. There are Clauses 7 to 8 in Part 3. There is no amendment in Clauses 7 to 8. The question is that Clauses 7 to 8 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clauses 7 to 8 stand part of the Bill. There are Clauses 9 to 56 in Part 4. There is no amendment in Clauses 9 to 56. The question is that Clauses 9 to 56 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clauses 9 to 56 stand part of the Bill. There are Clauses 57 to 99 in Part 5. There is no amendment in Clauses 57 to 99. The question is that Clauses 57 to 99 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clauses 57 to 99 stand part of the Bill. There are Clauses 100 to 117 in Part 6. There is no amendment in Clauses 100 to 117. The question is that Clauses 100 to 117 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clauses 100 to 117 stand part of the Bill. There are Clauses 118 to 275 in Part 7. There is no amendment in Clauses 118 to 275. The question is that Clauses 118 to 275 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clauses 118 to 275 stand part of the Bill. There are Clauses 276 to 285 in Part 8. There is no amendment in Clauses 276 to 285. The question is that Clauses 276 to 285 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clauses 276 to 285 stand part of the Bill. There are Clauses 286 to 292 in Part 9. There is no

amendment in Clauses 286 to 292. The question is that Clauses 286 to 292 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clauses 286 to 292 stand part of the Bill. There are Clauses 293 to 426 in Part 10. There is no amendment in Clauses 293 to 426. The question is that Clauses 293 to 426 do form part of Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clauses 293 to 426 stand part of the Bill. There are Clauses 427 to 433 in Part 11. There is no amendment in Clauses 427 to 433. The question is that Clauses 427 to 433 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clauses 427 to 433 stand part of the Bill. There are Clauses 434 to 450 in Part 12. There is no amendment in Clauses 434 to 450. The question is that Clauses 434 to 450 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clauses 434 to 450 stand part of the Bill. There are Clauses 451 to 515 in Part 13. There is no amendment in Clauses 451 to 515. The question is that Clauses 451 to 515 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clauses 451 to 515 stand part of the Bill.

I now put the 1st Schedule to the vote of the House. There is no amendment in the 1st Schedule. The question is that the 1st Schedule do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 1st Schedule stands part of the Bill. I now put the 2nd Schedule to the vote of the House. There is no amendment in the 2nd Schedule. The question is that the 2nd Schedule do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 2nd Schedule stands part of the Bill. I now put the 3rd Schedule to the vote of the House. There is no amendment in the 3rd Schedule. The question is that the 3rd Schedule do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 3rd Schedule stands part of the Bill. I now put the 4th Schedule to the vote of the House. There is no amendment in the 4th Schedule. The question is that the 4th Schedule do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 4th Schedule stands part of the Bill. I now put the 5th Schedule to the vote of the House. There is no amendment in the 5th Schedule. The question is that the 5th Schedule do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 5th Schedule stands part of the Bill. I now put the 6th Schedule to the vote of the House. There is no amendment in the 6th Schedule. The question is that the 6th Schedule do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 6th Schedule stands part of the Bill. I now put the 7th Schedule to the vote of the House. There is no amendment in the 7th Schedule. The question is that 7th Schedule do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 7th Schedule stands part of the Bill. I now put the 8th Schedule to the vote of the House. There is no amendment in the 8th Schedule. The question is that the 8th Schedule do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 8th Schedule stands part of the Bill.

We now take up Clause 1, the Preamble and the Title of the Bill. The question is that Clause 1, the Preamble and the Title of the Bill do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 1, the Preamble and the Title of the Bill stand part of the Bill.

We now move on to Order No. 13. Order No. 13 stands in the name of Senator Mohammad Ishaq Dar, Minister for Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization, Minister of Law on his behalf.

Mr. Zahid Hamid: Sir, I move that the Bill to reform and re-enact the law relating to companies and for matters connected therewith [The Companies Bill, 2017] be passed.

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill to reform and re-enact the law relating to companies and for matters connected therewith [The Companies Bill, 2017] be passed.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted and the Bill stand passed. We now move on to Order No. 14. Order No. 14 stands in the name of Mr. Zahid Hamid, Minister for Law and Justice may move Order No. 14.

The Alternate Dispute Resolution Bill, 2017 moved by Mr. Zahid Hamid, Minister for Law and Justice

Mr. Zahid Hamid: Thank you sir. I have the great honour to be moving that annexed three Bills which I think refer a historical nature. I mentioned this earlier also. I think when the Deputy Chairman was presiding at that time but at the first sir, I move that the Bill to provide for alternate dispute resolution [The Alternate Dispute Resolution Bill, 2017], as reported by the

Standing Committee, be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: Is it being opposed? It is not being opposed. Yes, Minister for Law.

Mr. Zahid Hamid: Thank you sir. Mr. Chairman, as you know there is a huge backlog of finding cases in the lower courts and there is a trend all over the world to move towards alternate dispute resolution. I said alternate because that is in the term that has been used in the civil procedure court. After great research we found the correct word is alternative dispute resolution, one of the amendments that are being made is that the name of this Bill will now be the alternative dispute resolution Bill.

Sir, basically the idea is that for the items mentioned in the schedule which have incidentally when modified slightly by the Standing Committee, there is the proposal that if a civil proceeding is being instituted regarding any item mentioned in the schedule the court will automatically refer it for ADR (Alternate Dispute Resolution) and ADR has been defined to include, not limited to, arbitration, mediation, conciliation and neutral evaluation. This every civil matter mentioned the schedule will be referred except where any of the party does not agree so, the whole process is in fact considerable in the initiative stage, both the parties have to agree to ADR then it will be sent by the Judge or if the court feels that there is no possibility of resolution through ADR or if there is ransacked question of law which affects apart from this we see in these three occasions, it does not go automatically to ADR. Now, the Judge therefore, then proceed to appoint a neutral, that neutral is from a list of persons who have been approved

or prepared in consultation with the High Court and these include lawyers but at least seven years practicing experience retired judges, retired civil servants, Ulema, jurists, technocrats and experts and such other persons of repute, integrity having such qualifications and experience as may be prescribed. So, again there will be an opportunity for the parties to object to the appointment of a particular neutral, if he is prejudiced in any manner and then that neutral proceeds to go ahead with this different type, he can adopt any one of the procedure with this conciliation, mediation or arbitration, evaluation etc. and he tries to ensure that there is some sort of settlement between the parties, again considerable that if there is no settlement he refers that back to the Judge who then proceed with the trail but if there is a settlement when that is written down, taken to the Judge who proceeds to pass a decree in accordance with the settlement and then it is a consent decree, there is no appeal and there it goes immediately into execution. So, this is a huge advance in this field and if we do manage to refer it to the ADR and it can be settled through that process then I think the backlog will be considerably reduced. For the first time, you know, ADR is there initially but on a voluntarily basis, in the Civil Procedure Code we are now providing for it in the Cr. PC also for all compoundable offences which are, you know, under Section 345 of the Code of Criminal Procedure. There also a neutral will be provided to help facilitate the compromise between the parties in terms of Section 345. So, again the same procedure will apply *mutatis mutandis*. Again we think that a considerable number of cases can indeed be settled in this manner using the

provisions of Section 345 of the Code of Criminal Procedure.

So sir, as I said, this was passed by the Assembly but when it came to the Senate, a number of very useful amendments were proposed in the Standing Committee and I am very grateful to the Chairman and indeed to all the members and in particular to Mr. Farooq Naek, former Chairman, who took a lot of interest in it. He proposed a number of amendments. I must appreciate the very accommodating attitude on the part of the Ministry of Law who have accepted a lot of those amendments and the result before you sir is a Bill which enjoys now the support of I hope the whole House and should be passed unanimously.

Mr. Chairman: It will enjoy the support of the whole House because may be you have forgotten that the Committee of the Whole passed 8 Bills and out of those one of these was Alternate Dispute Resolution and it was passed unanimously by the House. It was sent to the National Assembly but unfortunately it lapsed in the National Assembly. So, it doesn't enjoy.

Mr. Zahid Hamid: Sir, this was pointed out in the Committee and let me say that a lot of those points from that will be incorporated.

Mr. Chairman: Yes, Chairman, Standing Committee on Law,

آپ کچھ بات کرنا چاہیں گے۔

سینیٹر محمد جاوید عباسی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ منسٹر صاحب نے اس کی details بتا دی ہیں۔ ADR law کی بڑی ضرورت تھی۔ بڑی detailed discussion ہوئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت پہلے آ جانا چاہیے تھا۔ پاکستان کے اندر چھوٹے چھوٹے cases کے اندر بہت زیادہ backlog ہے اور لوگوں کا بہت زیادہ وقت عدالتوں میں گزرتا تھا۔ جب یہ ہماری کمیٹی کے سامنے آیا تو کئی سخت sessions بھی ہوئے ہیں۔ آج منسٹر صاحب نے بھی اس کی تعریف کی ہے۔ اس

پر بہت زیادہ comprehensive discussion ہونے کے بعد Law Ministry نے اپنے آپ کو open کیا اور انہوں نے کہا کہ اس کو improve کرنے کے لیے جتنی بھی ترامیم آتی ہیں ہم ان کو support کرتے ہیں۔ زیادہ ترامیم ہمیں کرنی پڑی ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بہت ہی اچھا Bill ہے۔ اس کے آنے سے پاکستان میں جو مقدمات ہیں ان میں بہت زیادہ کمی آئے گی اور litigants کو بہت زیادہ فائدہ ہو گا۔

Mr. Chairman: Thank you. We will now take up the second reading of the Bill that is clause by clause consideration of the Bill. There is no amendment in Clause 2. The question is that Clause 2 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 2 stands part of the Bill. There is no amendment in Clause 3. The question is that Clause 3 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 3 stands part of the Bill. There is no amendment in Clause 4. The question is that Clause 4 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 4 stands part of the Bill. There is no amendment in Clause 5. The question is that Clause 5 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 5 stands part of the Bill. There is no amendment in Clause 6. The question is that Clause 6 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 6 stands part of the Bill. There is no amendment in Clause 7. The question is that Clause 7 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 7 stands part of the Bill. There is no amendment in Clause 8. The question is that Clause 8 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 8 stands part of the Bill. There is no amendment in Clause 9. The question is that Clause 9 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 9 stands part of Bill. There is no amendment in Clause 10. The question is that Clause 10 do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 10 stands part of the Bill. There is no amendment in Clause 11. The question is that Clause 11 do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 11 stands part of the Bill. There is no amendment in Clause 12. The question is that Clause 12 do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 12 stands part of the Bill. There is no amendment in Clause 13. The question is that Clause 13 do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 13 stands part of the Bill. There is no amendment in Clause 14. The question is that Clause 14 do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 14 stands part of the Bill. There is no amendment in Clause 15. The question is that Clause 15 do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 15 stands part of the Bill. There is no amendment in Clause 16. The question is that Clause 16 do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 16 stands part of the Bill. There is no amendment in Clause 17. The question is that Clause 17 do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 17 stands part of the Bill. There is no amendment in Clause 18. The question is that Clause 18 do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 18 stands part of the Bill. There is no amendment in Clause 19. The question is that Clause 19 do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 19 stands part of the Bill. There is no amendment in Clause 20. The question is that Clause 20 do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 20 stands part of the Bill. There is no amendment in Clause 21. The question is that Clause 21 do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 21 stands part of the Bill. There is no amendment in Clause 22. The question is that Clause 22 do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 22 stands part of the Bill. There is no amendment in Clause 23. The question is that Clause 23 do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 23 stands part of the Bill. There is no amendment in Clause 24. The question is that Clause 24 do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 24 stands part of the Bill. There is no amendment in Clause 25. The question is that Clause 25 do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 25 stands part of the Bill. There is no amendment in Clause 26. The question is that Clause 26 do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 26 stands part of the Bill. There is no amendment in Clause 27. The question is that Clause 27 do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: I now put the Schedule to the vote of the House. There is no amendment in the Schedule. The question is that the Schedule do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: We now take up the Clause 1, the Preamble and Title of the Bill. The question is that Clause 1, the Preamble and Title do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: We now move on to Order No.15. Order No.15 stands in the name of Mr. Zahid Hamid, Minister for Law and Justice may move Order No.15.

Mr. Zahid Hamid: Thank you Sir. I have the honour to move that the Bill to provide for Alternate Dispute Resolution [The Alternate Dispute Resolution Bill, 2017], be passed.

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill to provide for Alternate Dispute Resolution [The Alternate Dispute Resolution Bill, 2017], be passed.

(The motion carried)

Mr. Chairman: And the Bill stands passed. We now move on to Order No.16. Order No.16 stands in the name of Mr. Zahid Hamid, Minister for Law and Justice may move Order No.16.

The Cost of Litigation Bill, 2017 moved by Mr. Zahid Hamid, Minister for Law and Justice

Mr. Zahid Hamid: Thank you Sir, another extremely important Bill. I hereby move that the Bill further to amend the Code of Civil Procedure, 1908 and the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Costs of Litigation Bill, 2017], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration, at once.

Mr. Chairman: Is it being opposed?

Senator Taj Haider: I note with the interest that the cost that the fee paid to the Council remains a privileged communication.

Mr. Chairman: That it should, Yes, Law Minister.

Mr. Zahid Hamid: And this is not withstanding the attempts made to have it disclosed.

Sir, this Bill, as I said is extremely important. As you know we were talking of the backlog in the lower courts and one is, of course, the number of cases, the number of false cases which also clog up the courts and then unfortunately, even the genuine cases unfortunately are delayed because of the unnecessary adjournments that are obtained for one reason or the other.

This is legislation which seeks to impose cost on parties who, (a) are those who lose a case. They cost much, must follow the event normally, unfortunately,

tendency of the judges in that they leave the parties to bear their own costs even when there is a party which has won purely on merit. There is no reason why he should not get the cost of litigation. This is where that other question came in that if there is a successful party, he should be paid the cost of his counsel whatever he discloses and the other cost like stamp fee etc. So, this is one aspect.

The other aspect which I mentioned then is the adjournment cost. I can read out for you what exactly we mean,

> "If on the date fixed for hearing in any proceedings a party to the proceedings, or any other person, despite service of notice fails to appear or comply with any order of the court or mandatory provision of the Court or any other law for the time being enforced and seeks an adjournment for such purpose, the Court shall, for sufficient cause and reasons to be recorded grant such adjournment on the condition that such party or person shall pay to the other party the cost of adjournment which, in the case of the Civil proceedings, has been fixed for five thousand and for the first time ever there is also going to be cost imposed for adjournments obtained in criminal proceedings".

And there the costs are much higher that are upto ten thousand. So, yes, the court is at liberty, if it is satisfied that the adjournment being sought is on account of unavoidable reasons, beyond the control of the party which reasons shall be recorded by the court. It

may grant adjournment without imposing adjournment cost but if it finds that there is a tendency or seeking repeated adjournments by such party then again the adjournment will not be allowed except on payment of cost.

So, Sir, a huge, huge advance adjournment cost and then the third category of cost which is already there in the existing Civil Procedure Court special cost, special cost where the court finds that the omen made by a party is false or fictitious to the knowledge of such party then special cost will also be awarded.

And it is hoped sir, that with the enactment of this legislation, I may mention here that the high judiciary was also keen on similar sort of legislation I am confident that with the enactment of this Law which has been passed, I am very happy and again let me thank the Standing Committee, the Chairman and all members for supporting this Bill which I hope as I said when it is enacted will play a very important role in cutting down the pendency in the lower courts. Thank you Sir.

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill further to amend the Code of Civil Procedure, 1908 and the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Costs of Litigation Bill, 2017] be passed.

(The motion was carried)

جناب چیئرمین: جی، چیئرمین قائمہ کمیٹی، آپ کوئی بات کرنا چاہیں گے؟

سینیٹر محمد جاوید عباسی: جناب! میں سمجھتا ہوں کہ اس کی بڑی ضرورت تھی۔ میں نے کمیٹی میں یہ propose کیا تھا کہ اگر adjournment seek کی جائے تو یہ وکلا پر ڈالی جائے لیکن کمیٹی اور وزیر صاحب کا خیال تھا کہ نہیں یہ پارٹی شاید کر سکیں لیکن اس کے آنے سے یقیناً یہ جو وکلاء روز adjournments لیتے تھے، اس میں کمی آئے گی، وہ reasons دیں گے۔ دوسرا یہ کہ اگر کوئی false case register کرے گا اور اس کو pursue کرے گا تو اس کے خلاف اگر فیصلہ آئے

گا تو اس کو بھاری cash دینی پڑے گی۔ یہ ضروری ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اس سے ہمارے system میں بہتری آئے گی اور litigant کا بھی فائدہ ہوگا۔ وہ لوگ جو ویسے cases کو prolong کرتے ہیں، وہ case file کر دیتے ہیں، ان کو discourage کیا جائے تو ایسا کرنے سے شاید وہ باز رہیں۔

Mr. Chairman: We now take up the second reading of the Bill that is clause by clause consideration of the Bill. Clause 2, there is no amendment in Clause 2. The question is that Clause 2 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 2 stands part of the Bill. There is no amendment in Clause 3. The question is that Clause 3 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 3 stands part of the Bill. We now take up Clause 1, the Preamble and Title of the Bill. The question is that Clause 1, the Preamble and Title do stand part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 1, the Preamble and Title do stand part of the Bill. We now move on to Order No. 17. Order No. 17 stands in the name of Mr. Zahid Hamid, Minister for Law and Justice.

Mr. Zahid Hamid: Thank you sir. I have the honour to move that the Bill further to amend the Code of Civil Procedure, 1908 and the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Costs of Litigation Bill, 2017] be passed.

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill further to amend the Code of Civil Procedure, 1908 and the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Costs of Litigation Bill, 2017] be passed.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted and the Bill stands passed. We now move on to Order No. 18. Order No. 18 stands in the name of Senator Kamran Michael, Minister for Human Rights, may move Order No. 18.

Where is the Minister?

Mr. Zahid Hamid: Might be on his way. I don't want to waste the opportunity.

Mr. Chairman: He is a casual visitor to this House, I am sorry to say.

جناب زاہد حامد: جناب! میں کر لوں گا۔ یہ Bill بڑا ضروری ہے،

this is international commitment, which has to be met.

Mr. Chairman: He should have been here if it is an international commitment.

جناب زاہد حامد: جی میں کروں گا. with your permission.

Mr. Chairman: I will defer this, to be taken up later. We will move on to Order No. 20. Those Ministers who are present, they should be given preference. Order No. 20 stands in the name of Mr. Zahid Hamid, Minister for Law and Justice, may move Order No. 20.

The Explosive Substances (Amendment) Bill, 2017 moved by Mr. Zahid Hamid, Minister for Law and Justice

Mr. Zahid Hamid: Sir, I have the honour to move that the Bill further to amend the Explosive Substances Act, 1908 [The Explosive Substances (Amendment) Bill, 2017], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: Is it being opposed? Law Minister.

Mr. Zahid Hamid: There is a minor amendment, that in these cases the Provincial Government consent is required before registration of the case. The references have been sent to the Provincial Government but no reply received, as a result of which registration was being

delayed, therefore, a proviso is being added that if the consent is not received or refused within sixty days of the registration of the case, such consent shall be deemed to have been duly given. Sir, a minor amendment.

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill further to amend the Explosive Substances Act, 1908 [The Explosive Substances (Amendment) Bill, 2017], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted. Yes, Chairman, Standing Committee.

سینیٹر محمد جاوید عباسی: جناب! صوبوں کو لکھتے تھے، بعض مرتبہ جواب نہیں آتا تھا تو انہوں نے کہا ہے کہ ہم لکھتے ہیں، اگر ان کا جواب نہیں آیا تو sixty days کے اندر یہ سمجھا جائے گا کہ انہوں نے کر دیا ہے۔ اس میں ایک چھوٹا سا proviso ڈالنا ہے۔

Mr. Chairman: We now take up the second reading of the Bill that is clause by clause consideration of the Bill. Clause 2, there is not amendment in Clause 2. The question is that Clause 2 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 2 stands part of the Bill. We now take Clause 1, the Preamble and Title of the Bill. The question is that Clause 1, the Preamble and Title do stand part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 1, the Preamble and Title stand part of the Bill. We now move on to Order No. 21. Order No. 21 stands in the name of Mr. Zahid Hamid, Minister for Law and Justice, may move Order No. 21.

Mr. Zahid Hamid: I hereby move that the Bill further to amend the Explosive Substances Act, 1908

[The Explosive Substances (Amendment) Bill, 2017] be passed.

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill further to amend the Explosive Substances Act, 1908 [The Explosive Substances (Amendment) Bill, 2017] be passed.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted and the Bill stands passed.

(Desks thumping)

Mr. Chairman: Minister for Defence is also not here.

Mr. Zahid Hamid: Sir, it takes just two minutes.

Mr. Chairman: Where is Minister for Human Rights? He is not coming.

Mr. Zahid Hamid: Sir, he is out of country.

جناب!وہ بڑاضروری Bill ہے۔

Now you are doing so, *Masha Allah*, record legislation.

Mr. Chairman: Raja Sahib, he hardly comes. He is a Member of this House and he hardly comes. I think he prefers the other House. Let me first get rid of Order No. 19. We move back to Order No. 18, Senator Kamran Michael, Minister for Human Rights. Minister of Law on his behalf.

The National Commission on the Rights of the Child Bill, 2017 moved by moved by Mr. Zahid Hamid, Minister for Law and Justice

Mr. Zahid Hamid: I hereby move that the Bill to provide for constitution of a National Commission on the Rights of the Child and for matters connected therewith or incidental thereto [The National Commission on the Rights of the Child Bill, 2017], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: Is it being opposed? Yes, Minister for Law.

Mr. Zahid Hamid: The Bill seeks the setting up of an independent Commission that will be on the pattern of the National Commission on the Status of Women. The idea is that this will supervise, coordinate and monitor implementation.

Mr. Chairman: Minister of Law, but please ensure it does not meet the same fate as the Commission for the Status of Women is meeting.

جناب زاہد حامد: جناب! کافی reactivate ہوا ہے۔

I agree that there is a long delay in the appointment of the Chairperson and Members.

Mr. Chairman: And even their funding and all, still having running a lot of problems.

Mr. Zahid Hamid: Sir, we have done very well in the human rights field. As you know that Commission for Human Rights is there.

Mr. Chairman: They are also having problems.

Mr. Zahid Hamid: They are having problems, then women, now child.

Mr. Chairman: I hope the quadruplets don't have problems.

Mr. Zahid Hamid: We need to make sure that the Commission functions effectively which you will do sir. Sir, this seeks to implement the United Nations Convention on the rights of the child and other international agreements relating to child rights in collaboration with relevant stakeholders. This will examine existing and proposed legislation to ensure that child rights are rapidly looked after. We will review law and policy. They will also look into violation of child

rights; examine all factors relating to rights of child which will include trafficking, torture, pornography etc.

In fact, we were asked by the UN Committee on the Rights of Child in Geneva in the periodic report that they carry out the review reports. We should enact this Bill as quickly as possible and that is why I made that request and I am grateful to you for having acceded to.

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill to provide for constitution of a National Commission on the Rights of the Child and for matters connected therewith or incidental thereto [The National Commission on the Rights of the Child Bill, 2017], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Unfortunately the Chairperson of the Human Rights Committee is undergoing surgery today. Is there any member of the Human Rights Committee who would like to speak? Yes, Leghari Sahib.

Senator Muhammad Mohsin Khan Leghari: Sir, we took up this Bill and we came up with two minor amendments to the Bill. The original composition of the Commission asked for one child and we proposed that there should be a male child and a female child, a boy and a girl to represent both the genders over there. Generally, Sir, we see that after an Act has been passed, the relevant rules are not made for years and years. So, in this particular case, we put in a time limitation of six months that the Rules should be made within the six months so that the works starts getting done on this very important issue that was at hand. These are the two amendments that we recommended to the House.

Mr. Chairman: Thank you. We now take up the second reading of the Bill, that is, clause by clause

consideration of the Bill. There is no amendment in Clause 2. The question is that Clause 2 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 2 stands part of the Bill. There is no amendment in Clause 3. The question is that Clause 3 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 3 stands part of the Bill. There is no amendment in Clause 4. The question is that Clause 4 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 4 stands part of the Bill. There is no amendment in Clause 5. The question is that Clause 5 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 5 stands part of the Bill. There is no amendment in Clause 6. The question is that Clause 6 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 6 stands part of the Bill. There is no amendment in Clause 7. The question is that Clause 7 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 7 stands part of the Bill. There is no amendment in Clause 8. The question is that Clause 8 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 8 stands part of the Bill. There is no amendment in Clause 9. The question is that Clause 9 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 9 stands part of the Bill. There is no amendment in Clause 10. The question is that Clause 10 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 10 stands part of the Bill. There is no amendment in Clause 11. The question is that Clause 11 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 11 stands part of the Bill. There is no amendment in Clause 12. The question is that Clause 12 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 12 stands part of the Bill. There is no amendment in Clause 13. The question is that Clause 13 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 13 stands part of the Bill. There is no amendment in Clause 14. The question is that Clause 14 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 14 stands part of the Bill. There is no amendment in Clause 15. The question is that Clause 15 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 15 stands part of the Bill. There is no amendment in Clause 16. The question is that Clause 16 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 16 stands part of the Bill. There is no amendment in Clause 17. The question is that Clause 17 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 17 stands part of the Bill. There is no amendment in Clause 18. The question is that Clause 18 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 18 stands part of the Bill. There is no amendment in Clause 19. The question is that Clause 19 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 19 stands part of the Bill. There is no amendment in Clause 20. The question is that Clause 20 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 20 stands part of the Bill. There is no amendment in Clause 21. The question is that Clause 21 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 21 stands part of the Bill. There is no amendment in Clause 22. The question is that Clause 22 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 22 stands part of the Bill. There is no amendment in Clause 23. The question is that Clause 23 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 23 stands part of the Bill. We now take up Clause 1, the Preamble and Title of the Bill. The question is that Clause 1, the Preamble and Title of the Bill do stand part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 1, the Preamble and Title stand part of the Bill. We now move on to Order No.19. Order No.19 stands in the name of Senator Kamran

Michael, Minister for Human Rights. Minister for Law on his behalf.

Mr. Zahid Hamid: Thank you, sir. I hereby move that the Bill to provide for constitution of a National Commission on the Rights of the Child and for matters connected therewith or incidental thereto [The National Commission on the Rights of the Child Bill, 2017] be passed.

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill to provide for constitution of a National Commission on the Rights of the Child and for matters connected therewith or incidental thereto [The National Commission on the Rights of the Child Bill, 2017] be passed.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried and the Bill stands passed. We now move on to Order No.22. Order No.22 stands in the name of Khawaja Muhammad Asif, Minister for Defence. Minister for Law, where is Minister for Defence.

Mr. Zahid Hamid: Sir, he is out of town for urgent meeting and he asked me to do this on his behalf. Sir, I am grateful for your indulgence.

جناب والا! جہاں اتنا ہو گیا ہے وہاں یہ last بھی کر لیں۔

Mr. Chairman: Minister for Law on his behalf.

<u>The Pakistan Air Force (Amendment) Bill, 2017 moved by Mr. Zahid Hamid, Minister for Law and Justice</u>

Mr. Zahid Hamid: Thank you sir. I hereby move that the Bill further to amend the Pakistan Air Force Act, 1953 [The Pakistan Air Force (Amendment) Bill, 2017], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: Is it being opposed?

Senator Taj Haider: Sir, it is opposed. Sir, there is an amendment to the Bill and we request you to kindly take it up.

Mr. Chairman: Do you want to press this Bill?

Mr. Zahid Hamid: Sir, I think, I may be able to satisfy him.

Mr. Chairman: Retrospective legislation is not a good legislation. Why the specific period of 17 years? 2015's Supreme Court monthly review….

Mr. Zahid Hamid: Sir, what has happened is that under the existing law, the Section 121 of the Pakistan Air Force Act, 1953, they cannot try a person who is guilty of misappropriation of Government property etc. after six months of retirement. Now what has happened is that they have discovered misappropriation in the JF-17 Project which started in the year 2000 and they are unable to proceed further against these persons only because of this requirement. So, this is the reason. It is not just that they picked out this 2000 out of the hat, it is because that, that is the time when this project started. Apparently the inquiry shows that there are noteworthy embezzlement of Government property and therefore, I would request the honourable Senators who are objecting to it and nobody likes that retrospective legislation but sir, this is already there in the case of Army Act and the Navy Act. Now they are only doing it because of this particular incident. Where this huge amount of embezzlement gone? They don't want that corruption that has taken place should not be taken to task. So, this is the reason.

Mr. Chairman: What do I do? You explain to me. What do I do with 2015 SCMR page 43? The relevant portion being at page 53, the courts have interpreted

laws and notifications in the light of the General Clauses Acts to save rather than obliterate vested rights. In the matter of Akhlaq Hussian, advocate PLD 1965, West Pakistan Lahore 147 of full bench of the Lahore Court held that the Legal Practice Disqualification Ordinance 1964 which disqualified certain judges from practicing as advocates was *ultra vires* petitioner as it took away their accrued vested rights.

جناب زاہد حامد: اس میں بڑا فرق ہے۔

Sir, respectfully, may I point out. One thing is that the precedents are there in the case of the two other Acts pertaining to the other two services but then here we are talking of corruption, we are talking of embezzlement....

جناب چیئرمین: اس میں 69 Supreme Court بھی ہے۔

Mr. Zahid Hamid: Sir, we don't want only on the ground that

کہ وہ چھ مہینے کے بعد try نہیں ہو سکتا

and the man should get off scot-free. We should allow this so that they can proceed. Apparently it is a very important project and a project in which this has been discovered. OK. This can be said that why did not they carry out the inquiry? Why did not they catch the person earlier? But the fact that this has happened now and if they have discovered it now, this is the bar on the proceedings further against this person and if we don't remove this bar then those persons who are involved in that....

Mr. Chairman: Tell me how to go around the Supreme Court. 69 Supreme Court is also there.

Mr. Zahid Hamid: Sir, we are not creating it retrospectively.

جناب چیئرمین: لیکن اس کا right تو effect ہو رہا ہے نا۔

Mr. Zahid Hamid: With great respect, a procedural bar which limits the retirement upto six months that is being removed.

Mr. Chairman: But his right is also being affected.

Mr. Zahid Hamid: He is a corrupt person. Sir, somebody who seems to be involved in corruption of Government property and apparently, obviously it is serious, they would not have moved it. So, I would have thought that this is an ample ground and I would request the honourable Senator to please allow this as a special case. Otherwise we don't normally carryout legislation of this type but I myself had a session with the PAF officers involved to ask that what is the occasion of this and because honourable Senator Farhatullah Babar had mentioned and he very rightly said, where this 1st January, 2000 date comes from and to that the reply was that was the date when the JF-17 Thunder Project started and they have discovered that some embezzlement of property in this particular project since that date. Now, unless we take it back retrospectively to that date, I am afraid the people involved will escape on this technicality. That is why I thought if one puts it to this august House, I think that in this particular case an exception should be made and we should allow this. Especially when the Army Act and the Navy Act have already been amended in this manner. Thank you.

جناب چیئرمین: سینیٹر بابر۔

سینیٹر فرحت اللہ بابر: شکریہ، جناب چیئرمین! میں چند گزارشات آپ کی وساطت سے فاضل وزیر صاحب کی خدمت میں رکھنا چاہتا ہوں، اس کا وہ جواب دے دیں اگر وہ convince کر لیں تو مجھے اعتراض نہیں ہوگا۔ جناب چیئرمین! مجھے اس بات پر ہرگز اعتراض نہیں ہے کہ in Air Force, Army and Navy corruption should be tried under their respective laws absolutely no problem. They

should try it. If they think that their law is more effective they should do that.

جناب چیئرمین! مجھے ان کی اس بات سے بھی اختلاف نہیں ہے because I do not know کہ 2001-02 کے period میں Air Force میں mega purchases میں ان کو کرپشن ابھی نظر آئی ہے اور وہ اس کرپشن کو duly punish کرنے کے لیے قانونی محاسبہ کرنا چاہتے ہیں، مجھے اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہے this is a good step کہ اگر آپ نے ابھی دریافت کر لیا ہے کہ 2000 کے بعد کچھ mega purchases کی گئی ہیں اس کا احتساب ہونا چاہیے۔ جناب چیئرمین! مجھے اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہے کہ آرمی اور نیوی کے Acts میں corruption is tried under their Act. میرا صرف ان سے سوال یہ ہے کہ جب آپ ائر فورس میں یہ قانون لاگو کرتے ہو کہ ائر فورس ایکٹ کے تحت ہی کرپشن کی سزا ہو گی اور جو چھ مہینے کا پیریڈ ہے وہ ختم ہو گیا ہے۔ میرا صرف یہ سوال ہے کہ why back dated? Apart from the fact کہ سپریم کورٹ کا فیصلہ ہے یہ پارلیمان مجاز ہے کہ سپریم کورٹ کے فیصلے سے بالا بھی قانون سازی کرے۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ اس particular case میں یکم جنوری 2000 سے کیوں cut off رکھنا چاہتے ہو۔ جناب چیئرمین! Mega purchases ہمارے دور میں بھی ہوئی ہیں جب پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت تھی، 1993, 1996 میں بھی ہوئی ہیں اس کے بعد بھی ہوئی ہیں۔ میں ان سے کہتا ہوں کہ اگر آپ یکم جنوری 2000 سے کر رہے ہو تو why not from 1990? جناب چیئرمین! جب ایک مرتبہ ائر فورس کا آفیسر ریٹائرڈ ہو جائے وہ سویلین بن جاتا ہے اور سویلین کے لیے نیب کا قانون موجود ہے، نیب کے قانون میں یہ ایکٹ کر سکتے ہیں 1985 سے، آپ کے پاس ایک بڑا موثر قانون موجود ہے، وہ نافذ العمل ہے from certain date آپ اور ابھی ہم نے دیکھا کہ DHA لاہور میں جب ریٹائرڈ فوجی آفیسر تھا اس کو نیب کے تحت سزا دی گئی، ہم نے دیکھا واپڈا کا چیئرمین three star General ریٹائرمنٹ کے بعد اس کو نیب کے تحت سزا دی گئی اس کے بعد plea-bargain ہو گئی but under the NAB قانون، اگر نیب کا قانون effective موجود ہے اور آپ نے 2000 سے کرپشن detect کی ہے why not try them under that law, I mean that law is as stringent as any law can be stringent آپ اس کے تحت نہیں کر رہے ہو اس لیے کہ ہو سکتا ہے، میرا خدشہ ہے کہ ان کی نظروں میں ہو سکتا ہے کوئی خاص چند لوگ ہوں جن کو

ٹارگٹ کرنا چاہتے ہوں اور ان خاص چند لوگوں کو اگر یہ ٹارگٹ کرنا چاہتے ہوں تو ہو سکتا ہے ان کو یہ شک ہو کہ وہ نیب کے قانون میں بھی نہیں پکڑے جا سکیں گے اور یہ اپنے قانون کے تحت لانا چاہتے ہیں۔ میری ان سے گزارش ہے کہ آپ یقیناً ائر فورس ایکٹ کے تحت ہی کرپشن کو tackle کرو، definitely کرو but do it from today when the law is passed. Don't give it a retrospective effect because when you do it from retrospective effect apart from the fact کہ یہ سپریم کورٹ کے آرڈر اور observation کے خلاف ہے۔ Apart from that اگرچہ یہ پارلیمان کر سکتا ہے اس کے باوجود بھی آپ کے اوپر انگلیاں اٹھیں گی اور سب سے پہلے جن لوگوں کے خلاف آپ کارروائی کریں گے وہ سب سے پہلے جا کر عدالت میں یہی کہیں گے کہ یہ موثر بہ ماضی قانون میرے لیے بنایا گیا تھا۔ Finally میں نے دیکھا پچھلے تواتر کے ساتھ عسکری ادارے اپنے قوانین کو موثر بہ ماضی کرتے ہیں۔ عسکری ادارے پارلیمان کی پروا نہیں کرتے۔ اس سے پہلے National Command Authority کا قانون تھا وہ بھی موثر بہ ماضی تھا، I do not know what has happened to them? پارلیمان کے اندر یہ سوالات کے جوابات نہیں دیتے۔ آپ صرف یہ پوچھ لیں کہ ذرا perks and privileges بتا دیں اس کا جواب نہیں آتا۔ میں صرف اتنا کہہ رہا ہوں کہ ذرا اپنی اداؤں پر نظر ڈالیں، غور کریں this is not the way.

جناب چیئرمین: 243 کو بھی نہیں مانتے۔

سینیٹر فرحت اللہ بابر: جناب چیئرمین! آپ دیکھیں آپ سپریم کورٹ کو بھی bypass کر دو۔ آپ پارلیمان کو بھی bypass کر دو کہ میں backdate سے قانون لانا چاہتا ہوں اس لیے کہ میری نظر میں چند خاص لوگ ہیں۔

Mr. Chairman, I cannot permit for this even if I am the lone dissenter, I will vote against this. Thank you very much and I am sure that they listen to this and they will not insist on passing this Bill.

Mr. Chairman: I will give the floor to everybody but since he was on the NAB, this thing Law Minister you may kindly also while giving the reply answer my query that in the NAB Ordinance or the NAB Act the holder of public office, it says "any person who has served in and retired

or resigned from or has been discharged to, dismissed from the armed forces of Pakistan." Why are not they working under this? Senator Muhammad Azam Khan Swati Sahib.

Senator Mohammad Azam Khan Swati: Mr. Chairman, the corruption is the mother of all evils. It has ruined the social and economic structure of Pakistan. I am in between rock and hard place because I have not consulted my colleagues at the same time. I would either seek the honourable Minister and also Senator Farhatullah Babar Sahib to defer this one at least it would give me some time because we understand one thing that NAB is hand and gloves with the corrupt elements. If you are going to try these cases under NAB law, for heaven's sake nothing is going to happen. This country is ruined and I have stated the statement of Syed Khurshid Shah the other day that in Public Accounts Committee 1.5 trillion rupees is being lost by the corrupt elements of WAPDA only. So how can you try all those people when there is a law but they are hand in gloves, NAB is completely hand in gloves. If you are going to try under the NAB law noting is going to happen, so please give us a chance.

Mr. Chairman: Law Minister is heading that Committee which is looking at the NAB law. I have also written to that Committee that there should be one law for trying all, there are no trial by pears. The civilian, the politician, the military, the judges they all should be tried under one law so why can't they wait for that if you are going to bring that.

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب! میں باقاعدہ اس کمیٹی کا ممبر ہوں اور ماشااللہ three fourth کام ہو چکا ہے اور one fourth رہتا ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ہم اس کو بھی expediteکریں گے۔

Mr. Chairman: Trial by pears is not a very good thing.

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب! ہماری پارٹی تحریک انصاف کی precarious conditionکو دیکھیں۔

جناب چیئرمین: ورنہ ہم بھی اپنے آپ کو بھی tryکر لیتے ہیں۔

This House can convert itself into a court.

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: ہماری situationکو دیکھیں میری خاص طور پر سینیٹر فرحت اللہ بابر صاحب سے گزارش ہو گی۔

جناب چیئرمین: آپ کی requestہے, for deferment سینیٹر نعمان وزیر خٹک صاحب۔

Senator Nauman Wazir Khattak: Thank you very much sir. Surprisingly, although we have not discussed with each other but I agree with the views of my parliamentary leader. Sir, probably I am the only Ex-Air force officer in the Senate, in fact, the first Air force officer ever to be in a Senate. I am privy to the situation that there has been corruption, which is being discussed in the Air force, in the past which has not been taken stack of. It is not only up to 2001, prior to that F-16 deals were being inquired, people were identified, I know lot of Air force officers who are living beyond their means but NAB till yet has never ever touched them. If we leave it to the NAB, the same situation would continue onward, sir.

As far as the Army and Navy is concerned, if the same law was there that officers who have retired before six months they can also be tried. Why should we maintain this disparity? May someone answer this

question to me, why this disparity? Either that Army, Navy should rub off or scrubbed off or everyone should come on six months or equally to other. Notwithstanding the Supreme Court reading that just read out the decision. But this, as a Parliamentarian, we must see uniformity of law everywhere across the board. This uniformity has to be maintained sir. It has to be in line with the Army and the Navy Act and people who are living beyond their means who are under inquiry by the Chief. I know senior officers of the Pakistan Air Force are inquiring into such cases. It's not only JF-17, other such cases other ridiculous cases, officers living beyond their means. Let them be tried under the Pakistan Air Force Act and as far as, rightly pointed out by my parliamentary leader Senator Mohammad Azam Khan Swati Sahib, NAB has failed. NAB has not only failed in this case, they have failed in a number of cases. We are looking into the NAB, change NAB laws. Till the time they are not there. Let this Act be amended accordingly and let all these officers be tried. Thank you sir.

Mr. Chairman: Honourable Law Minister.

Mr. Zahid Hamid: Let me answer your observations first also which has been made by honourable Senator Farhatullah Babar. Sir, I also ask precisely the same question that you have and Senator Farhatullah Babar has asked, why not NAB? The Answer is that in this particular case you can understand the sensitivity of this particular matter. JF-17 is a secret project, they are saying that we do not want to disclose all the information that we have gathered in an open manner in front of the NAB. Leave aside the question of the efficiency of NAB etc. we are doing our best try to solve that matter.

Mr. Chairman: Every information is classified.

Mr. Zahid Hamid: At this moment they can't bring out all the material that they have openly in this manner it will be required in NAB and they can safeguard against it by amending this Act. That is the rationale for doing it in this manner and it is not just as I said…

Mr. Chairman: The Submarine matter was done by NAB.

Mr. Zahid Hamid: Also may I just point out sir that the nine members of the Standing Committee on Defence including the Senator Mushahid Hussain Syed. Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi, Senator Lt. Gen. (R) Salahuddin Tirmizi, Senator Lt. Gen. (Retd.) Abdul Qayyum, Senator Muhammad Javed Abbasi, Senator Sehar Kamran, Senator Brig. (R) John Kenneth Williams, Senator Saleem Mandviwala, Senator Sardar Azam Khan Mausakhel and Senator Muhammad Usman Khan Kakar came as special invitees. Only dissent was from Senator Farhatullah Babar. It has been approved by all the other members of the Standing Committee.

Mr. Chairman: I have great respect for the Committee. That does not take away right of the House.

Mr. Zahid Hamid: No, no the House can of course and I am hoping to convince you first before the House.

Mr. Chairman: You don't have to convince me, I will put the Bill to the House. It's for the House to decide. I have my reservations on it.

Mr. Zahid Hamid: It is necessary otherwise it would not be done. It is necessary that these persons who have been found…

Mr. Chairman: Law Minister Sahib, do not justify because there can be no justification. I will carry out the motions which are required by me but don't justify it because it can't be justified. The Submarine matter was

taken up by civilian this thing. The Prime Ministers of this county have been subjected, the deals have been subjected to scrutiny in the public eye. That is not a classified matter, here perks and privileges after retirement are also classified I mean fair enough. I will now put the motion to the House. It has been moved that the Bill further to amend the Pakistan Air Force Act, 1953 [The Pakistan Air Force (Amendment) Bill, 2017] as reported by the Standing Committee be taken into consideration at once.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted. Who is the Chairman of the Standing Committee, Senator Mushahid Hussain Syed is not here. We will now take up second reading of the Bill that is clause by clause consideration of the Bill. There is no amendment in Clause 2. The question is that Clause 2 do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 2 stands part of the Bill. We now take up Clause 1 the Preamble and Title. There is an amendment in Clause 1 in the name of Senator Farhatullah Babar. Please move the amendment.

Senator Farhatullah Babar: I wish to move that in the Pakistan Air Force amendment Bill, 2017 in Clause 1 in Sub-Clause (ii) the words "and shall be deemed to have taken effect on and from the 1st January, 2000, these words shall be deleted.

Mr. Chairman: Is it being opposed?

Mr. Zahid Hamid: Opposed.

Mr. Chairman: I now put the amendment before the House. Those who are in favour of the amendment, please rise in your seats. The count be made.

(Count was made)

Mr. Chairman: Have your seats. Those who are against the amendment may rise in your seats. The count be made.

(Count was made)

Mr. Chairman: Have your seats. 14 members rose in favour of the amendment, 18 members rose against the amendment.

(The motion was negatived)

Mr. Chairman: I now put Clause 1, the Preamble and the Title of the Bill before the House. The question is that Clause 1, the Preamble and the Title do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 1, the Preamble and the Title do stand part of the Bill. We now take up Order No. 23 which stands in the name of Khawaja Muhammad Asif, Minister of Law on his behalf.

Mr. Zahid Hamid: I hereby move that the Bill further to amend the Pakistan Air Force Act, 1953 [The Pakistan Air Force (Amendment) Bill, 2017], be passed.

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill further to amend the Pakistan Air Force Act, 1953 [The Pakistan Air Force (Amendment) Bill, 2017], be passed.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted and the Bill stands passed. A group of 13 participants of the Youth Parliament, Islamabad chapter is present in the visitor's gallery and witnessing the proceedings. Taj Haider Sahib.

Motion moved by Senator Taj Haider for dispensation of Rules

Senator Taj Haider: I beg to move under Rule 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012 that the requirements of Rule 29, 30 and

133 of the said Rules be dispensed with in order to enable the House to pass the resolution regarding martyrdom of labourers by firing of terrorists in Gwadar.

Mr. Chairman: It has been moved under Rule 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012 that the requirements of Rule 29, 30 and 133 of the said Rules be dispensed with in order to enable the House to pass the resolution regarding martyrdom of labourers by firing of terrorists in Gwadar.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Please move the resolution.

Resolution moved by Senator Taj Haider regarding martyrdom of Labourers by Terrorists in Gwadar

Senator Taj Haider: Sir, I beg to move that the Senate of Pakistan strongly condemns the brutal murder of 10 construction workers in Gwadar on 13th May, 2017 and express deep sorrow and grief over the killing of innocent lives who were the bread earners of their families. The Senate of Pakistan deplores the barbaric incident, show solidarity with the families of the victims and resolves that such cowardly incidents can't shake the determination and commitment of this nation against terrorism. May Allah bestow his infinite mercy upon the departed souls and give courage to the families to bear such an irreparable loss.

Mr. Chairman: I now put the resolution as moved to the House.

(The motion was carried)

Further Discussion on the Commenced Motion under Rule 218 moved by Senator Aitzaz Ahsan (Leader of the Opposition) and others regarding the unconstitutional interference of Governor Sindh, Implementation of Article 158 of the Constitution and misstatement by MoS for Water and Power

Mr. Chairman: The resolution is unanimously passed. We now move back to Order No. 7 which stands in the name of Senator Aitzaz Ahsan, Leader of the Opposition. On his behalf and on behalf of Saleem Mandviwala, Islamuddin Shaikh, Khanzada Khan, Gianchand, Karim Ahmed Khawaja, Rozi Khan Kakar, Hari Ram, Nawabzada Saifullah Magsi, Ahmed Hassan, Sehar Kamran, Rubina Khalid, Mukhtiar Ahmed Dhamrah @ Aajiz, Saeed Ghani, Mir Muhammad Yousaf Badini, Sardar Fateh Muhammad Muhammad Hassani, Sherry Rehman, Sassui Palijo, Khalida Parveen, Taj Haider, Nauman Wazir Khattak, Mushahid Hussain Syed, Baz Muhammad Khan, Mrs. Naseema Ehsan, Saeedul Hassan Mandokhail, Liaqat Khan Tarakai, Muhammad Daud Khan Achakzai, Advocate, Brig. (R) John Kenneth Williams, Syed Shibli Faraz and Shahi Syed. These three items are clubbed together.

i) The alleged unconstitutional interference of the Governor of Sindh in political matters;
ii) The dropping of discussion on implementation of Article 158 of the Constitution from the delayed meeting of CCI of 2nd May, 2017;
iii) The alleged misstatement by the Minister of State for Water and Power in the Senate regarding the supply of irrigation water to the Provinces;

Minister Sahib.

Senator Hasil Khan Bizenjo (Minister for Ports and Shipping): Sir, on 5th April, 2017 four labourers were

killed in this very manner in Khaaran, the area of my constituency. Senate may like to condemn that as well.

Mr. Chairman: If the House permits, we will add the Khaaran incident to this resolution. Do I have the permission of the House? The secretariat is directed to kindly amend the resolution accordingly. Senator Taj Haider.

Senator Taj Haider

سینیٹر تاج حیدر: شکریہ۔ جناب چیئرمین! ایک طویل عرصے تک صوبہ سندھ وفاق اور Governor Office کی جانب سے سیاسی معاملات میں مداخلت ہوتی رہی، elections میں گڑبڑ ہوتی رہی اور جس طریقے سے Governor House عوام اور عوام کے منتخب نمائندوں کی مرضی کے خلاف چلتا رہا۔ حکومت سندھ اور سندھ کی تمام سیاسی جماعتوں نے یہ صدمہ سہا ہے اور طویل عرصے تک سندھ اور سندھ کے عوام ان کے سیاسی مفادات بھینٹ چڑھتے رہے۔ ان سیاسی مفادات کے جو Establishment سندھ کے اندر چاہتی تھی۔ طویل عرصے بعد گورنر عشرت العباد واپس ہوئے، گورنر صدیقی صاحب کو موقع نہیں ملا اور ان کی علالت نے ان کو یہ مہلت نہیں دی کہ وہ سندھ کی خدمت کر سکیں جیسی کہ ہماری خواہش تھی اور جیسا ہم چاہتے تھے۔ اس کے بعد محمد زبیر صاحب سندھ کے Governor appoint ہوئے، ہم نے ان کو خوش آمدید کہا، سندھ حکومت نے خوش آمدید کہا۔ وہ ایک تعلیم یافتہ شخص تھے، مسائل کو سمجھتے تھے اور اپنی ایک رائے بھی رکھتے تھے ہر چند کے Steel Mills کے معاملے میں ہمیں ناامیدی بھی ہوئی تھی لیکن بہر حال ایک تعلیم یافتہ شخص، ایک مثبت سوچ رکھنے والے شخص کی حیثیت سے ہم سمجھ رہے تھے وفاق ان کے ذریعے سندھ کے سیاسی معاملات میں مداخلت نہیں کرے گا اور حکومت سندھ، سندھ کے منتخب نمائندے ان کے ساتھ مل کر سندھ کو جو مہیب مسائل درپیش ہیں، ان کا حل نکالیں گے۔ اگر ایک طرف وہ سندھ میں وفاق کے نمائندے ہیں تو وہ وفاق میں سندھ کے نمائندے ہوں گے اور سندھ کو جو کچھ مسائل پیش آ رہے ہیں، وہ ایک پل کا کام دیتے ہوئے ان مسائل کو حل کریں گے۔ ہمیں اس بات پر سخت افسوس ہے کہ انہوں نے پہلے ہی دن سے جو رویہ اپنایا، وہ ایک جانبدار رویہ تھا۔ جناب عالی! آپ ایک آئینی منصب پر ہیں اور یہ منصب تقاضا کرتا ہے کہ آپ غیر جانبدار رہیں اور ہم نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ کا تعلق پاکستان پیپلز پارٹی سے ہے لیکن آپ پاکستان پیپلز پارٹی کی مخالف جماعتوں کو نہ صرف برابر کا موقع دیتے ہیں بلکہ ان کے ساتھ بہترین سلوک کرتے ہیں اور شاید انہیں اپنی پارٹی سے بڑھ کر موقع دیتے ہیں۔ یہ

ایک مثبت طریقہ کار ہے، اس سے ایک اعتماد اور تعاون کی فضا پیدا ہوتی ہے، آج ہم نے سینیٹ میں 6 Bills pass کیے ہیں اور یہ اس وجہ سے ہوا کہ آپ غیر جانبدار طریقے سے اپنے فرائض منصبی کو انجام دے رہے ہیں، آپ ان پارٹیوں کا خصوصی طور پر خیال رکھتے ہیں جو آپ کی اپنی پارٹی سے مخالفت رکھتے ہیں۔

جناب چیئرمین! ہم یہی رویہ گورنر سندھ سے expect کر رہے تھے کہ وہ ہماری بات ہمدردی سے سنیں گے اور اپنی آئینی ذمہ داری کو نبھاتے ہوئے غیر جانبداری کا رویہ اختیار کریں گے لیکن وہ اس معاملے میں اتنے بڑھ گئے کہ ان کی طرف سے اخبار میں ایک بیان بھی آیا کہ جس میں انہوں نے کہا کہ سندھ کے عوام ان کی پارٹی کو ووٹ دیں، یہ تو وہ چیز ہے کہ جو ظاہر ہوئی، اس کے علاوہ بھی وہ پارٹی کے مختلف دھڑوں کو متحد کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں اور نہ صرف اپنی پارٹی کو متحد کرنے کی کوشش کرتے رہے بلکہ ایک اور پارٹی کو متحد کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں کہ جس سے Establishment نے ہمیشہ اس بات کی خواہش کی ہے کہ وہ پاکستان پیپلز پارٹی کی مخالفت کرے گی۔ پاکستان پیپلز پارٹی کو کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ جو ایک مقتدر اور محترم منصب ہے، جس پر گورنر سندھ تشریف فرما ہیں، انہیں چاہیے کہ وہ اس منصب کو مثبت طور پر استعمال کریں، تعاون کی فضا قائم کریں اور سندھ کے مسائل پر بات کریں۔ سندھ کے مسائل روز بروز بڑھتے جا رہے ہیں، ان کو فیڈریشن کے سامنے موثر طریقے سے رکھیں، اگر ایسا کریں گے تو یہ ایک بہت اچھی بات ہو گی اور ایک مفاہمت، ہم آہنگی اور یک جہتی کی فضا قائم ہو گی اور یہی ان کے منصب کا تقاضا ہے۔ جناب عالی! ہمیں امید تھی کہ گورنر صاحب مثبت کردار ادا کریں گے اور جو آپ نے جو دوسرے موضوعات club کیے ہیں، اس میں وہ سندھ کے عوام کی مدد کریں گے۔ میں ایک بار پھر آپ کے اور اس ہاؤس کے توسط سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو ہوا سو ہوا، پاکستان پیپلز پارٹی اور حکومت سندھ ان سے توقع رکھتی ہے کہ وہ سندھ کے عوام کے حقیقی مسائل پر توجہ دیں گے اور ہماری بات کو نہ صرف وفاق تک لے جائیں بلکہ اپنے مفید مشوروں سے حکومت سندھ کو نوازیں۔

جناب چیئرمین! Article 158 کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اسے اٹھارھویں ترمیم کے نتیجے میں لایا گیا ہے۔ Article 158, 1973 کے Constitution کا حصہ تھا، اس کی ایک خصوصی اہمیت ہے۔ میں اس سلسلے میں بلوچستان کے لیڈر محترم غوث بخش بزنجو صاحب کا نام لوں گا، جب 1973 کے آئین کو pass کرنے میں رکاوٹ پیدا ہوئی تھی تو شہید ذوالفقار علی بھٹو اور غوث بخش بزنجو صاحب نے ایک طریقہ کار نکالا کہ گیس کے وسائل پر ان صوبوں کا پہلا حق ہے جو گیس پیدا

کرتے ہیں، جہاں سے گیس نکل رہی ہے، ان صوبوں کا پہلا حق تسلیم کرتے ہوئے Article 158 رکھا گیا۔ Article 158 اور دوسرے بہت سے Articles جو اس chapter میں آتے ہیں، ان کی وجہ سے یہ ممکن ہو سکا کہ 1973 کا آئین متفقہ طور پر pass ہوا۔ آپ کی کمیٹی Article 172 میں اٹھارھویں ترمیم کے ذریعے تبدیلی لائی ہے، Article 172(3) کے ذریعے 50% oil and gas کی resources کی ملکیت صوبوں کو دی ہے لیکن اس کی بھی الگ الگ interpretations دی جارہی ہیں، اس میں نئی نئی باتیں کی جارہی ہیں، ان وسائل کی ملکیت صوبوں کو نہیں ملی ہے لیکن Article 158 میں اس قسم کا کوئی confusion نہیں تھا۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ پاکستان کے چار میں سے تین صوبے اپنی ضرورت سے کہیں زیادہ گیس پیدا کر رہے ہیں، ایک بڑا صوبہ گیس پیدا نہیں کر رہا اور نہ ہی وہاں پر کوئی ایسی کوشش ہو رہی ہے کہ گیس کی پیداوار بڑھائی جائے، اس صوبے کو گیس سپلائی کی جاتی ہے۔ ہماری حکومت کے دور میں طے کیا گیا کہ بیرون ممالک سے گیس لی جائے گی، TAPI کا معاہدہ ہوا، ایران سے گیس لینے کا معاہدہ ہوا اور اس کے لیے Gas Infrastructure Development Cess کا قانون pass کیا گیا اور ان تمام pipelines کہ جن کے ذریعے ملک میں گیس آئے گی، ان پر ٹیکس لگایا گیا، چونکہ باہر کی گیس کو زیادہ دام دیے گئے تھے اور مقامی گیس کو کم نرخ پر بیچا جارہا تھا تو یہ کہا گیا کہ price differential کو بھی اسی cess کے ذریعے ادا کیا جائے گا۔ جناب عالی! سندھ کو نہ pipeline کی ضرورت تھی اور نہ اس price differential کو ادا کرنے کی ضرورت تھی بلکہ سندھ، بلوچستان اور خیبر پختونخوا جو gas produce کر رہے ہیں ان کا ایک جائز مطالبہ تھا کہ ان کی گیس کے بھی وہی نرخ لگائے جائیں جو درآمد شدہ گیس کے لگائے جارہے ہیں۔ ملک میں گیس کی shortage تھی اور بڑے صوبے میں خاص طور پر یہ مسئلہ تھا کہ وہ صرف 4% گیس پیدا کر رہا تھا اور وہ پاکستان کی 64% گیس خرچ کر رہا تھا، ہم نے ان کے مسائل کو دیکھتے ہوئے کہا کہ یہ ٹیکس اور cess ہم دیں گے۔ اس وقت GIDC کا 74% tax سندھ ادا کر رہا ہے اور ان چیزوں کے لیے ادا کر رہا ہے جو اس کی ضرورت نہیں ہیں بلکہ سراسر اس کے نقصان میں جارہی ہیں۔

جناب چیئرمین! جب LNG کی import شروع ہوئی تو ہم نے سوچا کہ اب گیس کی فراہمی بہتر ہو جائے گی اور ہم جو گیس پیدا کر رہے ہیں اس میں کچھ سہولت دی جائے گی، پھر Article 158 کے implementation پر بات کی گئی اور حکومت سندھ نے یکے بعد دیگرے پانچ خطوط لکھے کہ اسے CCI کے ایجنڈے پر رکھا جائے، نہ صرف خطوط لکھے گئے بلکہ meetings کی گئیں اور

مرکزی حکومت نے منظوری دی اور اتفاق کیا کہ اگلے CCI کے ایجنڈے میں اسے رکھا جائے گا کہ Article 158 کو کس طرح implement کیا جائے۔ میں یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارا مقصد کسی بھی صوبے کو کسی بھی قسم کی پریشانی میں مبتلا کرنا نہیں تھا اور نہ ہے، ہر چند کہ شروع میں ایک ناامیدی کی کیفیت ہوئی اور meetings میں الٹے جوابات دیے گئے تو وزیر اعلیٰ یہ کہنے پر مجبور ہوئے کہ ہم گیس کی سپلائی بند کر دیں گے، وہ ایک جذباتی بات تھی لیکن کبھی بھی وزیر اعلیٰ سندھ کا یہ خیال نہیں رہا کہ کسی صوبے کی سپلائی میں interference کی جائے، ہم صرف یہ چاہتے تھے کہ جو ہمارے اپنے projects ہیں، جن میں گیس کی بہت بڑی کمی واقع ہو رہی ہے، اس کمی کو پورا کیا جائے۔ حیرت کی بات ہے کہ وزیر اعلیٰ یکم مئی کو یہاں آئے اور معلوم ہوا کہ Article 158 پر implementation کرنے کی جو گفتگو تھی وہ CCI کے ایجنڈے میں شامل نہیں ہے۔ اس سے پہلے میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہاں پر Industries and Production کی meeting ہو رہی تھی، خیرپور کی industrial estate بن رہی ہے، ہماری requirement صرف 3 million cubic feet industrial estate کی تھی۔ ہمیں بڑے درشت لہجے میں منع کیا گیا کہ جناب یہ آپ کو نہیں دیا جا سکتا، حکومت سندھ کے Chief Secretary بیٹھے تھے، وہ خاموش ہوئے، میں meeting میں شامل تھا اور میں نے پوچھا کہ Chief Secretary ان کو یہ بتائیں کہ صرف خیرپور کے علاقے سے ہم کتنی gas produce کر رہے ہیں، figure 400 million cubic feet per day آئی۔ اس کے بعد جو سیکریٹری صاحبہ تشریف رکھتی تھیں، میں نے ان سے کہا کہ آپ یہ record کریں کہ سندھ کے Senator and Chief Secretary بھیک مانگ رہے تھے کہ وہ جو gas produce کر رہے ہیں، ان کو اس کا 1% اس industrial area کے لیے دیا جائے۔

جناب عالی! پاکستان اسٹیل ملز کی گیس بند کر دی گئی، پاکستان اسٹیل ملز کو بند کر دیا گیا، 2 billion کی investment private sector میں Export Processing Zone میں تراکی اسٹیل ملز کی شکل میں ہوا۔ اس کو گیس نہیں دی گئی، یہ foreign investment تھی اور ملک میں steel کی production نہیں کی گئی۔ آج آپ billions of dollars کی steel باہر سے import کر رہے ہیں لیکن یہ دو کلیدی منصوبے اس وجہ سے بند کیے گئے کیونکہ ان کو گیس کی supply بند کر دی گئی اور یہ دونوں منصوبے کراچی میں ہیں، Export Processing Zone میں اور Pakistan Steel Mills کا سب کو پتا ہے کہ کہاں واقع

ہے۔ جناب عالی! ہم کہتے ہیں کہ ان منصوبوں کو چلایا جائے، ہم کہتے ہیں کہ ہمیں industrial zones لگانے دیں، ہم کہتے ہیں کہ ہم جو gas produce کر رہے ہیں، اس میں سے ہمیں تھوڑی سی مقدار دے دیں تاکہ وہاں پر بے روزگاری نہ ہو اور ملکی production نہ گرے۔ جناب! ہمیں یہ جواب ملتا ہے کہ ہم آپ کی بات سننے کو بھی تیار نہیں ہیں۔ Electricity کی shortage ہے، حکومت سندھ اپنے پیسے ڈال کر private public partnership میں 100 megawatt کا منصوبہ جامشورو میں لگاتی ہے، اس کو گیس نہیں دی جاتی اور بڑی دلیری اور arrogance سے کہا جاتا ہے کہ bank guarantee دیں تو تب آپ کو گیس ملے گی۔ حکومت سندھ کے لیے ایک ارب کی bank guarantee دینا کوئی problem نہیں ہے۔ ہم نے جو تھر کا project بنایا، ہم نے اس میں counter guarantee پہلے دی، اس کے دس مہینے بعد ہمیں sovereign guarantee ملی۔ بات یہ ہے کہ ہم اس گیس کا کیا کریں گے، ہم اس گیس سے بجلی بنائیں گے اور ہم بجلی کا کیا کریں گے، ہم بجلی کو اپنے گھر نہیں لے جائیں گے، ہم وہ بجلی WAPDA کو فروخت کریں گے and sir, it is WAPDA that is the defaulter جو کہ billions and billions کی defaulter ہے جس کی دی ہوئی bank guarantees call کی جا رہی ہیں۔ وہ defaulter آج ایک نئے منصوبے کو شروع کرنے کے لیے یہ کہتا ہے کہ آپ ہمیں گیس دینے کی guarantee دیں۔ ہم جب یہ کہتے ہیں کہ ہم اس کو discuss کرنا چاہتے ہیں، ہم CCI میں جانا چاہتے ہیں تو آپ CCI کے ایجنڈے میں وہ چیز نہیں رکھتے، آخر یہ کیا طریقہ کار ہے۔ میں آپ کو ایک مرتبہ یاد دلاؤں، بارہا آئین کی کھلی خلاف ورزی کی گئی ہے کہ آئین میں جو ضروری چیز ہے، وہ یہ ہے کہ 90 دن کے اندر اندر CCI کا اجلاس بلایا جائے گا، 90 دن سے زیادہ وقفہ نہیں ہو گا۔ بار بار اس وقفے سے کہیں زیادہ وقفہ لیا جاتا ہے اور اس مرتبہ بھی جو 2 مئی کی meeting ہوئی ہے، وہ 140 دن کے وقفے کے بعد ہو رہی تھی، اس سے پہلے meeting 16 December کو ہوئی تھی اور اس کے بعد 2 تاریخ کو یہ meeting کی گئی اور جو انتہائی اہم چیز تھی، ہم جس میں گزارشات کرنا چاہتے تھے اور جس میں یہ بتانا چاہتے تھے کہ کم از کم ہمیں اتنی گیس دے دی جائے کہ جو اہم صنعتی منصوبے ہیں جو بجلی کے منصوبے ہیں، ہمیں ان کے لیے گیس مل سکے تو اس کو ایجنڈے میں شامل نہیں کیا جاتا۔ آخر لوگ کہاں پر جا کر فریاد کریں۔ جناب عالی! یہ معاملات بہت serious ہو گئے ہیں اور میں آپ کو یہ بھی بتانا چاہوں گا کہ جو 140 دن کے بعد

CCI کی meeting ہوئی تھی اس میں 13 items agenda پر تھے۔ محترم وزیراعظم Council of Common Interests کے سربراہ ہیں اور وہ صدارت فرمارہے تھے۔۔۔

Mr. Chairman: Taj Sahib, if you can now come on to the water issue also.

سینیٹر تاج حیدر: اب میں آپ سے یہ کہوں گا کہ 13 items میں سے صرف ایک item پر بات کر کے وہ لیہ میں جلسہ کرنے چلے گئے، باقی 12 items میں وہ بیٹھے ہی نہیں۔ ایک تو اجلاس اتنی تاخیر سے ہوتا ہے دوسرا یہ کہ وہ وہاں پر تشریف نہیں رکھتے اور meeting کے بیچ میں چلے جاتے ہیں، یہ ان کی سنجیدگی ہے۔ آپ نے پانی کے مسئلے کی بات کی، 12 اپریل کو یہاں محترم وزیر صاحب نے کہا کہ سندھ کو اس کے حصے کا پانی مل رہا ہے۔

Mr. Chairman: That matter is pending in the Standing Committee.

Senator Taj Haider: That matter is pending sir, but I have given this record to the Standing Committee and I also want to put this record on the floor of the House

کہ کس طریقے سے مسلسل ten days کے اندر جس وقت خریف کی فصل بوئی جارہی تھی۔ 21 مارچ سے 31 مارچ تک 49% پانی کم ملا۔ اپریل 1 سے 10 تک کی ten days کے اندر 51% پانی کم ملا۔ اپریل 11 سے 17 تک 35% پانی سندھ کو کم ملا۔ وزارت یہ کہہ کر cover کرنا چاہتی تھی کہ ہمیں demand نہیں دی گئی، آدھا سندھ سوکھ رہا تھا، یہ appointment پاکستان کے Constitution کا حصہ ہے۔ یہ پانی آپ کو دینا ہے لیکن ہو یہ رہا تھا کہ جس عرصے میں پانی کی ضرورت نہیں ہوتی اور پانی جمع کرنا ہوتا ہے، اس عرصے کے اندر بھی پانی بہایا گیا تاکہ بجلی کی پیداوار کو بڑھایا جاسکے اور early خریف کے لیے جو پانی store کرنے کی ضرورت تھی اور سندھ کے اندر خریف کی بوائی شروع ہوئی تو ڈیموں میں پانی نہیں تھا۔ اب وہ ضرور کہیں گے کہ ہاں ہم پانی دے رہے ہیں اور میں کہوں گا کہ تھوڑے دن بعد جب سندھ سیلاب میں ڈوب جائے گا تو کہیں گے کہ آپ کو آپ کے حصے کا پانی مل گیا لیکن زراعت کے اندر ضروری چیز یہ ہے کہ جس وقت آپ کو جتنے پانی کی ضرورت ہوتی ہے، اس وقت آپ کو وہ پانی ملے۔ سندھ کے اندر ہوتا یہ ہے کہ جب ہم پیاس سے مر رہے ہوتے ہیں، جب ہمارے پاس فصل بونے کا پانی نہیں ہوتا تو ہمیں انتہائی قلیل مقدار ملتی ہے اور اس کے دو مہینے کے بعد ہمیں سیلاب میں ڈبو دیا جاتا ہے اور پھر کہا جاتا ہے کہ اب آپ اوسط نکال لیں اور سندھ کے حصے

کا پانی سندھ کو مل گیا۔ آپ نے dams بنائے ہیں، آپ نے reservoirs بنائے ہیں جن کا کوئی operational criteria نہیں ہے۔ اپنی مرضی سے وہ reservoirs کھولے جاتے ہیں، اپنی مرضی سے وہ reservoirs بند کیے جاتے ہیں۔

جناب عالی! آج اگر ہم اپنے ملک کے اندر reservoirs کا operational criteria نہیں بناتے، آج اگر ہم اپنے ملک کے اندر جو lower riparians ہیں، ہم ان کے rights کو respect نہیں کرتے تو کل دوسرے ممالک بھی ہمارے ساتھ یہ کر سکتے ہیں، ہم اپنے case کو خود کمزور کر رہے ہوتے ہیں جب ہم اپنے ملک کے اندر جو accord ہے، ان کی پاسداری نہیں کرتے۔ خریف کی فصل میں چاول، کپاس، گنا، آدھے سندھ کے اندر گنے کے کھیت سوکھ رہے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: تاج صاحب wind up کر لیں۔

سینیٹر تاج حیدر: کپاس 30% پہلے کم ہوئی تھی، اگلے سال بھی 30% کم ہوئی، اس سال بوئی ہی نہیں گئی ہے۔ کپاس جو آپ کی cash crop ہے جس پر آپ کی ٹیکسٹائل کی صنعت چل رہی ہے جس پر آپ کے exports ہیں اس کے ساتھ یہ کیا گیا ہے۔ میں سخت احتجاج کرتا ہوں اور میں اس Federation سے کہنا چاہتا ہوں کہ اس رویہ کو بدلہ جائے، اگر یہ رویہ نہ بدلا گیا تو پھر ہم جیسے لیڈر، ہم جیسے سیاسی کارکن جو کہ پیار محبت سے بات کرتے تھے جو سمجھداری سے بات کرتے تھے وہ اب scene سے جانے والے ہیں۔ جو نئی نسل آ رہی ہے وہ اس قسم کی زیادتی کو برداشت نہیں کرے گی۔ ستر سال ہو گئے ہیں اس زیادتی کو برداشت کرتے ہوئے، اس سے پہلے کہ یہ تصادم کی کیفیت اختیار ہو، اس سے پہلے کہ ہمارے دل بگڑیں ہم ایک کوشش کریں اور مل بیٹھیں، سب کو ان کے آئینی حقوق دیں اور مل جل کر اس ملک کو ترقی دیں۔ جناب! آپ کا شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ سحر کامران صاحبہ۔

Senator Sehar Kamran

سینیٹر سحر کامران: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، جناب چیئرمین! یہ تینوں points جو club کیے ہیں اگر دیکھا جائے تو ان کا محور صرف آئین ہے۔ آئینی دائرہ کار، آئینی ذمہ داریاں، آئین کا تقدس اور جس طریقے سے آئین کا تقدس پامال ہو رہا ہے اس پر میں یقیناً کہوں گی کہ چیئرمین صاحب آپ کا سب سے زیادہ دل دکھتا ہو گا۔ جب بھی آئین کے تقدس، اس کی ذمہ داریوں اور توازن کی بات ہو گی تو آپ کا نام نمایاں ہو گا۔ اس آئین کے لیے، جمہوری اقدار کو برقرار رکھنے کے لیے بے شمار قربانیاں

دی گئیں لیکن افسوس کی بات ہے کہ جس طریقے سے آج آئین کی دھجیاں بکھیری جارہی ہیں، ویسے توآمرانہ ذہن رکھنے والوں سے اس کے علاوہ اور امید بھی نہیں کی جاسکتی تھی۔

سینیٹر تاج حیدر صاحب نے تمام points پر ہمارے جو concerns ہیں انہیں بہت تفصیل سے بیان کیا ہے۔ گورنر کا جو عہدہ ہوتا ہے. it's non-partisan یقیناً یہاں پر آپ نے جو standards قائم کیے ہیں non-partisan ہونے کے اور آئینی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے، اگر ان کو follow کیا جائے تو شاید کبھی کسی کو شکایت کا موقع ہی نہ ملے۔ لیکن جس طریقے سے زبیر احمد صاحب Bloomberg کو انٹرویو دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ there is ample space available, which PML(N) will seize after the split of MQM تو مجھے تو اس پر بہت خدشات اور خوف ہے کہ کیا ایک منتخب گورنر PML (N) کی election campaign چلا رہا ہے، اگر وہ یہ چلا رہا ہے تو کیا وہ گورنر کے عہدے پر فائز رہنے کے لیے اہل ہے یا وہ ادھر vote کی lobbying اور pressurize کرنے کے لیے گیا ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ یہ آئین کے تقدس کو پامال کرنے کے برابر ہے۔ حالانکہ اگر ایسے دیکھا جائے تو اس حکومت کے بہت سارے ایسے واقعات ہیں جہاں پر آپ کو نظر آتا ہے کہ آئین کی دھجیاں بار بار بکھیری جاتی ہیں۔ آئین کی ترجمانی اور جمہوریت کا لبادہ جو یہ اوڑھتے ہیں یہ ان کے لیے کچھ مختلف ہے۔ جہاں ان کو ضرورت پڑتی ہے تو یہ جمہوریت کا نام لیتے ہیں اور جہاں ضرورت ختم ہو جاتی ہے تو وہاں جمہوری اقدار کی دھجیاں بکھیر دی جاتی ہیں چاہے وہ چھوٹے صوبوں کے حقوق کی بات ہو۔ جس طریقے سے آئین کے Article 158 کو ڈراپ کیا گیا، جس طرح سے ایک صوبے کے وسائل سے اسے محروم کر کے اس کی سرسبز زمین کو بالکل بنجر کیا جارہا ہے۔ اس کو اس کی گیس کا جائز حق نہیں دیا جارہا اور پھر وزیراعظم صاحب سندھ میں جاکر کہتے ہیں کہ میں سو کروڑ جیب میں رکھ کر لایا ہوں۔ مجھے یہ معلوم ہے کہ پاناما verdict آنے کے بعد آپ پر بہت pressure ہے، آپ کو پتا ہے کہ اب election campaign کی ضرورت پڑ گئی ہے لیکن election campaign at the cost of what? کیا عوام کے taxes or public money کے اوپر، کیا ان عہدوں پر جو غیر جانبدارانہ ہیں، کیا چھوٹے صوبوں کے حقوق سلب کر کے یہ election campaign چلے گی؟ مجھے پتا ہے کہ یہاں ڈان لیکس wind-up ہو گیا، یہاں پر پاناما wind-up ہو گیا، بحث wind-up ہو گئی ہو گی، issues ختم نہیں ہوں گے۔ یہ stigma برقرار رہے گا اور آج کل جس قسم کے بیانات آرہے ہیں مجھے تو صحیح معنوں میں یہ لگتا ہے کہ میں کسی security

state میں ہوں۔وزیر داخلہ نے FIA activate کردی ہے۔ Ministry of Information کے بھی عجیب وغریب قسم کے بیانات آتے ہیں تو ایسے لگتا ہے کہ ہماری آزادی رائے سلب کر لی گئی ہے۔یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ ہم کس چیز پر بات کر سکتے ہیں اور کس چیز پر بات نہیں کر سکتے لیکن جناب میں تو اس بات پر یقین کرتی ہوں:

گر انساں یہ سمجھے یہاں دفن خدا ہے
ایسے مزاروں کی میں زیارت نہیں کرتا
دنیا میں قتیل اس سا منافق نہیں کوئی
جو ظلم تو سہتا ہے، بغاوت نہیں کرتا

ضرور بغاوت کریں گے کہ یہ ایسا ملک ہے جہاں آئینی ذمہ داری پوری کرنے پر ایک Prime Minister کو تیس سیکنڈ کی سزا دے کر پانچ سال کے لیے disqualify کیا جاتا ہے اور ایک ایسے Prime Minister جسے پاناما verdict آنے کے بعد step down کر جانا چاہیے تھا۔۔۔

Mr. Chairman: Please confine to the issue.

سینیٹر سحر کامران: جی چیئرمین صاحب! مجھے معلوم ہے اس پر بحث ہو چکی ہے لیکن بحث ختم ہونے سے معاملات ختم نہیں ہوں گے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے تو پھر آپ بحث کے لیے آ جاتیں۔

سینیٹر سحر کامران: جس طریقے سے آئین کی دھجیاں بکھیری جا رہی ہیں، جس طرح سے آئینی حقوق کو پامال کیا جا رہا ہے اس پر ہم کیسے خاموش رہیں۔اس پر خاموش رہنا بھی جرم ہے۔ہم اس ایوان میں عوام کے نمائندے ہیں، ہم کس طریقے سے خاموش ہو جائیں اگر کوئی مک مکا ہو جاتا ہے یا کوئی سمجھوتا ہو جاتا ہے تو اس پر ہم کس طریقے سے خاموش رہیں۔جس طریقے سے public money کی advertisement کی جاتی ہے، مجھے تو یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ کون سے حاتم طائی ہیں جو جیبوں کے اندر سو سو کروڑ لے کر جاتے ہیں اور صوبے کو اس کے جائز حقوق نہیں دیتے، اس کے جائز وسائل نہیں دیتے اور وہاں پر صرف election campaign چلاتے ہیں یہ بھی آئینی ذمہ داری کی دھجیاں بکھیرنے کے برابر ہے۔شکریہ چیئرمین صاحب۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔سینیٹر سسی پلیجو صاحبہ۔

Senator Sassui Palijo

سینیٹر سسی پلیجو: شکریہ، جناب! آج ایجنڈے پر CCI کے اجلاس پر بحث بھی ہے جو کہ 140 دنوں کے بعد منعقد ہوا، جس میں 13 agenda items رکھے ہوئے تھے۔ ہم نے دوسرے دن اخبارات میں خبر پڑھی کہ اجلاس ہوا اور ان ان معاملات میں صوبوں نے اتفاق سے ساری چیزیں کہیں۔ کچھ اخبارات میں اصل حقیقت بھی تھی۔ یہ ساری چیزیں دیکھیں، آج میرا Bill بھی تیس دن کے لیے آگے چلا گیا ہے تو مجھے بھی ڈر تھا کہ CCI meeting کی طرح تیس دنوں کے بعد رپورٹ آئے کہ Bill میں جو اصل چیز تھی وہ نہ ہو۔ جب ہم نے سندھ کے وزیر اعلیٰ صاحب اور ان کے لوگوں سے معلومات لیں کہ مردم شماری سے لے کر گیس کے معاملات تک سب چیزوں پر اتفاق رائے ہوا اور یہ چیزیں زیر بحث آئیں تو معلوم ہوا کہ اتفاق تو کیا جو 13 items agenda پر تھے ان پر کوئی discussion تک نہیں ہوئی۔ مشکل سے کوئی ایک آدھا item آیا اس کے بعد Prime Minister Sahib لیہ کے لیے چلے گئے۔

جناب! 140 دنوں کے بعد ایک اجلاس ہوتا ہے جس میں Article 158 جس کی بہت اہمیت ہے کہ جہاں سے natural resources خاص طور پر گیس نکلتی ہے پہلا حق اسی صوبے اور اسی علاقے کا ہے۔ ظاہر بات ہے پاکستان میں Federation Units ہیں اور مختلف areas ہیں، ایک دوسرے سے مل کر اور ایک دوسرے کے جو بھی natural resources ہیں اس میں سب کی contribution and distribution ہوتی ہے لیکن ہم نے حال ہی میں دیکھا کہ 18th Constitutional Amendment کے حوالے سے جو Devolution Committee ہے، جو کہ دونوں ایوانوں میں واحد کمیٹی ہے اور آپ کی مہربانی ہے کہ آپ نے یہ Functional Committee بنائی۔ ہم چاروں صوبوں میں گئے، وہاں جو اہم ترین agenda item تھا وہ interpretation of Article 172 تھا۔ ہر صوبہ even Punjab تک clear تھا کہ جو قدرتی وسائل ہیں اس پر سب سے پہلا حق اس صوبے کا ہوگا لیکن ہم یہاں کیا دیکھتے ہیں کہ مسلسل چھوٹے صوبے چیختے چلاتے آئے اور پنجاب کے بھی جو ہمارے باشعور parliamentarians ہیں انہوں نے بھی ساتھ دیا لیکن حکمرانوں کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگی اور ہم نے دیکھا کہ ہمیں گیس، بجلی حتیٰ کہ پانی تک سے محروم رکھا گیا اور یہی بات ہے کہ ہم یہ requisition لے کر آئے۔ Early خریف میں ہمارا جو چھوٹا آباد کار ہے، آپ ڈیلٹا کی تو بات ہی نہ کریں۔ ٹھٹھہ، بدین even اس کی وجہ سے کراچی میں پینے کے پانی کی بھی قلت پیدا ہو گئی اور جسے

کہتے ہیں کہ عذاب بنا ہوا ہے۔Kotri down stream سے نیچے تو انہوں نے پانی چھوڑا ہی نہیں ہے، پھر انہوں نے کہا کہ IRSA نے اس قسم کے فیصلے کیے۔ یہاں پر پانی و بجلی کے وزیر مملکت جناب عابد شیر علی صاحب جب آئے تو انہوں نے جو اعداد و شمار دیے وہ بالکل غلط تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے ہمارے جو بھی points of order or adjournment motions تھے وہ مختلف Standing Committees کو بھجوائے لیکن ان کی meetings delay ہوتی آ رہی ہیں جیسا کہ Language Bill کی report delay ہو گئی ہے۔

جناب! اس میں پھر کیا ہوتا ہے کہ بات ہم ایک کرتے ہیں، میں نہیں کہتی کہ سینیٹ کا، ان کا سٹاف رد و بدل کرتا ہے لیکن ہٹ دھرمی تو دیکھیں کہ Water and Power Committee کی جو بھی رپورٹ آتی ہے اس میں بضد ہو کر وہ وزیر صاحبان کہتے ہیں کہ Standing Committee میں تو یہ بات آئی ہی نہیں تھی۔ جناب! یہ اتنی بڑی violation کس طرح کر سکتے ہیں، verbatim موجود ہے، ہر چیز writing میں موجود ہے، minutes موجود ہیں۔ نواب یوسف تالپور صاحب اور majority نے قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی میں بالکل واضح طور پر کہا۔ یہاں پر سینیٹر عاجز دھامرا صاحب بیٹھے ہیں، انہوں نے early خریف کے حوالے سے اور منگلا ڈیم کے حوالے سے کہا کہ سندھ کو اس کے حصے کا پانی ملنا چاہیے، دوسرے صوبوں کے بھائی اپنے صوبوں کی بات کریں گے لیکن ہم نے Press Conferences کیں، دھرنے دیے اور یہاں آ کر بات ہوتی ہے کہ نہیں جی minutes یہ ہیں، فلاں کمیٹی کی رپورٹس یہ ہیں۔ جناب یہ کیسے اتنی بڑی intellectual corruption کر سکتے ہیں۔ اسٹینڈنگ کمیٹی میں unanimously فیصلے ہوتے ہیں جبکہ ہاؤس میں آ کر وہ کہتے ہیں ہمیں دس دن دیے جائیں، ہمیں تیس دن دیے جائیں، رپورٹ lay کریں گے۔ بعد میں پتا چلتا ہے کہ وہ چیز جو سب سے زیادہ اہم تھی، اس پر تو زور ہی نہیں دیا گیا ہوتا۔

جناب! CCI کا permanent Secretariat بنانے کے حوالے سے یہاں سے ایک resolution بھی آئی، بارہا ہم نے اس معاملے پر بات کی لیکن ابھی تک اس پر کوئی practical implementation ہوتی دکھائی نہیں دے رہی۔ تاج حیدر صاحب نے اور ہماری بہن سینیٹر سحر کامران صاحبہ نے بھی بات کی، یہ حکومت آئین کی خلاف ورزی اور violation پر کمربستہ ہے۔ ان کی ساری کارروائی اس چیز کا اظہار ہے۔ گورنر صاحب کے حوالے سے جو بات کی گئی، بالکل صحیح ہے۔ سوشل میڈیا سے لے کر ان کی تنظیمی میٹنگز وہاں ہو رہی ہیں۔ ٹھیک ہے

اگر وزیر مملکت برائے اطلاعات، انفارمیشن پالیسی پر بات کرتی ہیں لیکن ایک گورنر کیسے طے کر سکتا ہے کہ آئندہ 2018 کے الیکشن میں ٹھٹھہ سے یہ candidates آئیں گے، گھوٹکی سے یہ آئیں گے یا لاڑکانہ سے یہ آئیں گے۔ یہ بھی آئین کی خلاف ورزی ہے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر نہال ہاشمی۔

Senator Nehal Hashmi

سینیٹر نہال ہاشمی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حیراں ہوں کہ ان دو آنکھوں سے کیا کیا دیکھوں۔ اس ہاؤس کا ایک منظر دیکھ رہا ہوں جو زبردست باتیں کرتے رہے ہیں، آئین اور قانون کے حوالے سے۔ یہ واقعہ آج سے ایک ہفتہ پہلے کا ہے۔ میں اپنے فاضل دوستوں کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ گورنر سندھ مختلف جامعات کے چانسلر بھی ہیں۔ اتفاق سے میں اس دن شہید بے نظیر بھٹو میڈیکل یونیورسٹی میں گورنر صاحب کے ساتھ گیا تھا۔ وہاں سینیٹ کا اجلاس تھا اور مجھے جان کر حیرت اور حیرانی ہوئی کہ 2009 سے اس کی سینیٹ کا اجلاس ہی نہیں ہوا ہے جبکہ mandatory provision ہے کہ سال میں دو بار ہو۔ مجھے یہ جان کر بھی حیرت ہوئی کہ اس یونیورسٹی میں آج تک آڈٹ نہیں ہو سکا۔ اب اگر ایک گورنر جاتا ہے جس کی domain ہے، جو کہ چانسلر ہے، تو اس پر لوگوں کو تکلیف ہو جاتی ہے کہ آپ شہید محترمہ بے نظیر بھٹو میڈیکل یونیورسٹی کیوں گئے؟ کیوں سینیٹ کے اجلاس میں شرکت کی؟ اس کی binding ہے۔ پھر اگر ایئرپورٹ پر عمائدین شہر، وکلا، تاجر آکر ملتے ہیں، میں وہاں خود موجود تھا، اگر کوئی پارٹی میٹنگ ہوتی ہے تو میں صوبے کا سیکرٹری جنرل ہوں، میں کر سکتا ہوں اور میں کرتا ہوں۔ کیا گورنر اس شہر کے لوگوں سے، اہل کاروں سے، پولیس سے ہاتھ نہ ملائیں؟ بڑی تکلیف ہو گئی۔ پھر ہم سکھر گئے، IBA سکھر ایک مثالی ادارہ ہے۔ گورنر صاحب نے وہاں لیپ ٹاپ تقسیم کرنے تھے۔ ماضی میں جو سندھ میں ہوتا رہا ہے کہ نوجوانوں کے ہاتھوں میں ہتھیار دیے جاتے رہے، ہماری تو وہ روایت ہی نہیں ہے۔ پھر گورنر محمد زبیر صاحب نے کوئی domain سے نکل کر بات نہیں کی۔ میرے دوست شاید بھول گئے کہ لاڑکانہ سے ایک صوبائی وزیر صاحب کا بیان آیا اور سکھر سے قائد حزب اختلاف کا بیان آیا تو کیا سکھر یا لاڑکانہ آپ سے پوچھ کر جایا کریں کہ جناب! ہم آپ کے پاس آئیں یا نہ آئیں؟ ہم اس یونیورسٹی میں جائیں یا نہ جائیں؟

مجھے بہت تعجب ہوتا ہے۔ حیراں ہوں کہ ان آنکھوں سے کیا کیا دیکھوں۔ میں نے گورنر ہاؤس پنجاب دیکھا ہے۔ ماضی میں جب محترم لطیف کھوسہ صاحب، گورنر پنجاب ہوا کرتے تھے تو ہم نے دیکھا کہ گورنر ہاؤس کا گیٹ نظر نہیں آتا تھا۔ سلمان تاثیر صاحب، اللہ انہیں مغفور کرے، جب وہ گورنر ہوا

کرتے تھے تو گورنر ہاؤس کی گیٹ اور دیواریں نظر نہیں آتی تھیں۔ وہ ایک پارٹی کا دفتر نظر آتا تھا اور میری آنکھوں نے دیکھا اور میری سماعت میں ہے اور یہ ریکارڈ پر ہے کہ گورنر ہاؤس کو عوامی گورنر ہاؤس بنا کر پارٹی اجلاس ہوا کرتا تھا۔ اس کی تصاویر موجود ہیں۔ جلسے میں لاہور اور ہر ڈویژن کے پارٹی کارکن اور جیالے آکر شرکت کرتے تھے۔ ٹھیک ہے عوامی ماحول ہے، آپ کریں، نعرے لگائیں۔ پھر لاہور ہائی کورٹ میں مقدمہ دائر ہوا کہ ایوانِ صدر میں بیٹھ کر پارٹی اجلاس کی صدارت کی جارہی ہے۔ ہمیں آئینہ دکھانے والے، ہمیں درس دینے والے، ہمیں باتیں سنانے والے، ہمیں political Governor بتانے والے، بتادیں کہ گورنر زبیر نے پارٹی کے کسی اجلاس کی صدارت کی ہو یا اس میں بیٹھا ہو۔ وہ پاکستان کے شہری ہیں، پاکستان کے لوگوں سے ملنا ان کا حق بنتا ہے۔ کیا وہ سندھ کے لوگوں سے نہ ملیں؟ کیا وہ آپ سے پوچھ کر ان سے ملیں؟

پھر آپ نے جو حال درسگاہوں کا کیا ہے، میں نہیں کہتا، جو نقل مافیا کو آپ نے عروج پر پہنچایا ہے، جو آج وہاں کے بچے CSS کے competition میں پاس نہیں ہو رہے، اگر گورنر جاکر تعلیم کے معیار کو بہتر کر رہا ہے، syndicate اور سینیٹ کے اجلاس کو دیکھ رہا ہے، بچوں میں لیپ ٹاپ تقسیم کر رہا ہے، انہیں وظائف دے رہا ہے، ان کی حوصلہ افزائی کر رہا ہے، نئے departments کے لیے fund raising کی مہم میں شامل ہو رہا ہے تو اس میں تکلیف کی کیا بات ہے؟ آپ کب تک ہمیں جاہل رکھنا چاہتے ہیں؟

یہاں بات کی گئی کہ water کے حوالے سے بڑی زیادتی ہو رہی ہے۔ اگر آپ تعریف نہ کریں تو کم از کم چپ ہی رہیں۔ Water Accord کس نے کیا تھا؟ محمد نواز شریف صاحب کے دور میں ہوا تھا۔ آپ کو کئی مواقع پر جب زیادہ پانی دیا گیا، اس کا تو آپ نے ذکر نہیں کیا۔ چلیں جی، پانی جتنا بھی ملا، آپ نے اپنے شہریوں کے ساتھ کیا کیا؟ آج کراچی کے لوگ سڑکوں پر water riot کر رہے ہیں، آپ نے ٹینکر مافیا بنا دیا، آپ نے hydrant مافیا بنا دیا۔ میں الزام نہیں لگا رہا، KWSB یعنی Karachi Water Sewerage Board پر انہوں نے encroachment کی اور اس کا نام Sindh Water Sewerage Board رکھ دیا۔ کیوں جناب! پیسے کھانے کے لیے، اپنے جیالوں کو بھرتی کرنے کے لیے، اس کا نام Karachi Water Sewerage Board سے Sindh Water Sewerage Board رکھ دیا گیا۔ آج شہری حکومت کے پاس کوئی اختیار نہیں ہے۔ وہاں water riots ہو رہے ہیں، پانی بک رہا ہے، اٹھارہ ہزار میں ٹینکر فروخت ہو رہا ہے۔ آپ سے ٹرانسپورٹ مافیا نہیں سنبھالا جاتا۔

پھر اسٹیل ملز کا ذکر آیا۔ تاج بھائی میرے محترم ہیں، اگر کارکن نہ بھرتی کیے ہوتے، جنرل قیوم کے دور میں اسٹیل ملز منافع بخش ادارہ تھا، جہاں آٹھ ہزار لوگوں کی ضرورت تھی، وہاں بائیس ہزار لوگ بھرتی کر لیے اور قیمت پاکستان کے tax-payers ادا کر رہے ہیں۔ بار بار ان کو تنخواہیں دی جاتی ہیں۔ آخر میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ گورنر، وفاقی حکومت کے funded projects کی نگرانی کرتا ہے تاکہ کوئی چوری یا نقب زنی نہ ہو سکے جبکہ آپ کے ہاں تو کوئی project ہی نہیں ہے۔ گیس کی بات کی گئی، گیس تو ہر ایک کو مل رہی ہے۔ چیف منسٹر اس وقت چیخے جب چیئرمین کے پاور ہاؤس کی بات ہوئی۔ آپ ایک ارب روپے کیوں جمع نہیں کرتے؟ عام غریب آدمی تو پیسا دیتا ہے، آپ کیوں نہیں دیتے؟ اس لیے کہ وہ پاور اسٹیشن سابق صدر آصف علی زرداری کا ہے۔ آصف علی زرداری پیسا نہیں دیں گے؟ کیوں نہیں دیں گے؟ آپ بھی پاکستان کے شہری ہیں۔ آپ تو ایوانِ صدر میں پارٹی اجلاس کیا کرتے تھے۔ آج سندھ کی یونیورسٹیوں میں VCs نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ نعمان وزیر صاحب۔

Senator Nauman Wazir Khattak

سینیٹر نعمان وزیر خٹک: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں نے بڑی گرما گرم تقریر وہاں سے سنی۔ یہی فرق ہے۔ خیبر پختونخوا کے گورنر اور سندھ کے گورنر میں یہ فرق کیوں نظر آ رہا ہے؟ کیا یہ ادھر کی صوبائی حکومتوں کا فرق ہے؟ ادھر پی۔ٹی۔آئی کی حکومت ہے جبکہ اُدھر کسی اور کی حکومت ہے۔ گورنرز بھی دونوں ایک ہی پارٹی کے ہیں لیکن یہاں وہ aggressiveness نظر نہیں آتی جو وہاں نظر آ رہی ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ Is it because of the provincial parties over there? کیا اس کی وجہ یہ ہے کہ خیبر پختونخوا میں حکمران پارٹی بہت clean طریقے سے چل رہی ہے and the Governor does not have to interfere or is it something else? This is a question to all of you کہ اس میں فرق کیوں نظر آتا ہے۔ اس پر آپ خود ہی اندازہ لگا لیں۔

آرٹیکل 158 کی طرف آتے ہیں۔ آرٹیکل 158 کافی عرصہ یہاں discuss بھی ہوا۔ حکومتی لوگ وہاں بیٹھے بھی ہیں، حکومت کے سینیٹرز بھی بیٹھے ہیں۔ آرٹیکل 158 میں صاف لکھا ہے کہ اگر ایک صوبہ net producer ہے یعنی اپنی requirement سے زیادہ produce کرتا ہے، انگریزی کا لفظ ہے کہ priority would be given to that Province for industrial connection and availability of gas. یہ لکھا ہے انگریزی

ہے۔آرٹیکل 158 کی ہم نے ہر جگہ بات کی، یہاں بڑی مرتبہ بات ہوئی، پتا نہیں آج بھی بات کرنے کا کوئی فائدہ ہوگا یا نہیں، God knows but let me give it a try. ٹل بلاک میں ہماری جو discovery ہوئی، اس سے ہم 340 MMCFD produce کرتے ہیں۔ Tal Block میں جو discovery ہوئی ہے۔ ہم winter میں 200 MMCFD سے 300 MMCFD maximum تک جاتے ہیں، we are a net exporter of 100 to 140 MMCFD. Article 158 کے مطابق جدھر یہ position ہو گی، اُدھر آپ load shedding بھی نہیں کریں گے اور نئے gas connections کو priority دیں گے، کوئی priority نہیں ملتی، کوئی new gas connection نہیں ملتا، gas کا pressure ویسے ہی down ہے۔ میں پنجاب میں بھی لوگوں کو جانتا ہوں، وہاں pressure ٹھیک ہوتا ہے، KPK میں تو pressure بھی ٹھیک نہیں ملتا۔ My question is this, a very simple question, when would you implement Article 158 of the Constitution? آپ اسے کب implement کریں گے؟ How shameful کہ یہاں Article ہے، آئین ہے، آپ اسے ہی implement نہیں کرتے۔ یہاں عباسی صاحب اور سارے بیٹھے ہوئے ہیں، for God sake, at least implement Constitution of Pakistan. میں ان سے پوچھتا ہوں کہ آپ اسے کب implement کریں گے، date تو بتا دیں that when would you let's all decide and we will اگر نہیں کرتے تو بتائیں، implement it? support you, we will write off this Article 158 from the Constitution, ہم آپ کے ساتھ ہیں لیکن یہ شرمندگی تو بند کریں، آئین میں لکھا ہوا ہے اور آپ اسے implement ہی نہیں کرتے۔ repeat it again کہ آپ مجھے date بتا دیں کہ آپ اسے کب implement کریں گے؟

جناب والا! اب RLNG کی بات آتی ہے۔ حکومت نے اب announce کیا کہ new gas connections allow ہو گئے ہیں، آج تک صرف وہ اعلان ہے، اس کا کوئی notification issue نہیں کیا گیا، کسی کو نیا connection نہیں ملا۔ ہمارا اور سندھ کا سوال بھی یہی ہے کہ آپ کو RLNG کی gas ملے گی یا سوئی گیس ملے گی؟ Pipe gas کی قیمت Rs.600 per MMCFD ہے اور RLNG کی قیمت گیارہ سو روپے ہے۔ سندھ والوں کو چھ سو روپے والی

ملے گی یا گیارہ سو روپے والی ملے گی؟ KPK والوں کو کون سی ملے گی، یہ بھی define نہیں ہے۔ آپ ہمیں choice کیا دیتے ہیں کہ آپ Article 158 کو چھوڑیں، آپ RLNG لے لیں، ہم کہتے ہیں کہ چلیں مہنگی گیس، سندھ بھی کہے گا کہ مہنگی گیس ہے۔ تاج حیدر صاحب! rest assured مہنگی گیس کے بارے میں پہلے میں پڑھ کر سنا دوں کہ کیا position ہے۔ جناب والا! اس وقت total RLNG 2735 MMCFD committed ہے۔ آپ کی جو RLNG offload ہو رہی ہے وہ 600 MMCFD ہے۔ اگست میں ایک اور offloading ہے، port بن جائے گی وہ 1200 MMCFD ہو جائے گی، یہ 2735 MMCFD ہو جائے گی جن کی پہلے priority بنی ہوئی ہے اور وہ کون سے units ہیں؟ جناب والا! 200 MMCFD بلوکی جائے گی، بھکی جائے گی, 200 mmcfd حویلی بہادر شاہ 200 MMCFD جائے گی، نندی پور 100 mmcfd جائے گی، پاک عرب 62 MMCFD جائے گی، یہ ساری پنجاب میں جائے گی۔ آپ کس غلط فہمی میں ہیں کہ سندھ کو، خیبر پختونخوا یا بلوچستان کو گیس ملے گی، نہیں ملے گی۔ یہ ان کا data ہے جو میں پڑھ رہا ہوں۔ My question to all honourable Ministers and Senators sitting over there, prove it اگر میں یہاں غلط بول رہا ہوں۔ اگلے دو سالوں میں جتنی RLNG آئے گی وہ سب پنجاب جائے گی، آپ نے priority بنائی ہوئی ہے، آپ کی priority list سے میں پڑھ رہا ہوں۔ Who would get this gas? آپ کو نہ pipe gas ملے گی اور نہ RLNG ملے گی کیونکہ جس کی پہلے priority ہو گی اسے جائے گی۔

جناب چیئرمین! ایک اور چیز یہ ہے کہ moratorium کو ختم کیا گیا ہے اور new connections کی permission دی گئی ہے، اس میں CNG, towns and villages include نہیں ہیں، یعنی گاؤں میں، towns میں CNG کا moratorium ویسے کا ویسا ہی اپنی جگہ ہے، ان کو gas connection نہیں ملے گا، اس پر بھی clarification یا notification نہیں ہے۔ نہال ہاشمی صاحب چلے گئے ہیں۔ میں آخر میں ایک clarification دینا چاہتا ہوں کہ اگر حکومت سندھ کہتی ہے کہ ہمیں guarantee کے بغیر نہیں دیتے تو بے شک انہیں guarantee کے بغیر نہ دیں لیکن آیا پھر KPK, Punjab and Balochistan سب کو guarantee نہیں دینی، صوبوں میں یہ فرق نہیں کرنا۔ اگر آپ مجھ سے gas connection کی guarantee مانگتے ہیں تو پھر سب سے مانگیں۔

جناب چیئرمین! میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں sorry, some people sitting on the right side may not like it لیکن اگر آپ نے Sui Northern کی 46 billion rupees کی payment کرنی ہے تو کیا یہ waive off کیا جائے، چھوڑ دیا جائے یا اس کے باوجود آپ کو دیا جائے گا تو پھر خیبر پختونخوا میں ہمارے کارخانے دار یا business concerns کے لیے بھی اسی طرح کیا جائے۔ اگر ان کی liabilities ہیں، gas bills outstanding ہیں تو پھر انہیں بھی اسی طرح دیا جائے۔ So it has to be uniform, both guarantees and liabilities if not clear اور اس پر آگے آپ نے connection دینا ہے، gas supply دینی ہے then across the board سارے صوبوں میں یہ ہونا چاہیے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ، اعظم سواتی صاحب۔

Senator Mohammad Azam Khan Swati: Thank you. Mr. Chairman, if you would allow brother Mohsin Aziz because he has to leave urgently and if he can take my turn and then his turn I will take?

جناب چیئرمین: محسن عزیز صاحب۔

Senator Mohsin Aziz

سینیٹر محسن عزیز: شکریہ، جناب چیئرمین! میں کہنا چاہتا ہوں کہ صرف اور صرف ناانصافیاں، distortions, disparities, اپنے بھائیوں کو کمتر اور عقل میں کم سمجھنے کی وجہ سے ہمارا ملک جسے قائداعظم نے بنایا تھا، وہ جدا ہوا۔ آج بھی حالت یہ ہے، میں صرف اور صرف Article 158 پر بات کرنا چاہتا ہوں کیونکہ باقی لوگ دوسرے subjects پر بات کر رہے ہیں۔ میں صرف ایک ہی subject پر بات کرنا چاہتا ہوں کہ آج سے دس، بارہ سال پہلے یہ realize ہو گیا تھا کہ ہمارے gas reserves deplete کر رہے ہیں، new reserves کم آ رہے ہیں اور depletion کی وجہ سے اب ہمیں کچھ سوچنا پڑے گا۔ یہ وہ وقت تھا جس وقت درحقیقت policy makers, decision makers, opinion makers کو بیٹھ کر discussion کرنی چاہیے تھی کہ ہم ان reserves کے ساتھ کیا کریں، کس کو connection دیں اور کس کو نہ دیں، ہماری کیا priorities ہیں؟ یہ بات نہیں ہوئی اور یہ ہوا کہ پنجاب جو ہمارا بڑا بھائی ہے، ہمیشہ سے زور میں تھا، زور میں ہے، زور میں رہے گا، اس نے دھڑا دھڑ

connections لیے۔ اسے connections ملتے گئے اور آج سے تقریباً چھ، سات سال پہلے یہ realize ہوا کہ اب gas کی shortage ہو گئی ہے۔ جب gas کی shortage ہوئی تو اس وقت یہ realize ہوا کہ ایک صوبہ جو gas produce بھی نہیں کرتا، وہ پاکستان کا major share لے گیا۔ بلوچستان کی تو بات ہی چھوڑیں جس کی وجہ سے Article 158 لگا تھا، KPK and Sindh بھی پیچھے رہ گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ بلوچستان کو تو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔

جناب والا! actually غلطی وہاں سے شروع ہوئی اور اس کے بعد moratorium لگا دیا گیا، moratorium کیوں لگایا گیا؟ ایک صوبہ زیادہ گیس لے گیا اور اس کے بعد moratorium لگا دیا گیا، آیا آئین اوپر ہے یا moratorium اوپر ہے؟ آیا Article 158 اوپر ہے یا moratorium اوپر ہے؟ میں اپنے صوبے کی بات کرتا ہوں جہاں industry تھوڑی بہت flourish ہونا شروع ہوئی تھی کیونکہ وہاں اس دور میں reserves نکلے اور reserves نکلتے ہی moratorium لگا دیا گیا۔ جب moratorium لگا دیا گیا تو نئے gas connections بند ہو گئے۔ آج ہم Article 158 کی بات کرتے ہیں، ہمیں Article 158 کی بات اس وقت کرنی چاہیے، اس لیے کہ moratorium غلط لگایا گیا تھا، moratorium نہیں لگنا چاہیے تھا۔ یہ اس لیے نہیں لگنا چاہیے تھا کہ Article 158 یہ کہتا ہے کہ the first right of use is for the producing Province. جب وہ ان سے extra ہو جائے گی تو وہاں آپ moratorium لگائیں۔ اس لیے سب سے پہلی غلطی یہ ہے، تاج حیدر صاحب، آپ بھی یہ دیکھیں کہ یہ پیپلز پارٹی کی حکومت تھی جس نے moratorium لگایا۔ اس وقت آپ کو کھڑے ہو جانا چاہیے تھا کہ moratorium غلط ہے۔ آج KPK کو کہا جا رہا ہے کہ آپ کے پاس 100, 120 surplus ہے۔ آپ ہم سے under this condition یہ لے لیں کہ ایسا پلانٹ لگے گا، آپ اس سے بجلی produce کریں گے۔ اس کی یہ percentage ہو گی اور اس کی یہ efficiency ہو گی۔ Why? It is my right, give it to me. I would *In sha Allah* use it intelligently. وہاں پر بھی کچھ ایسے دماغ والے لوگ بیٹھے ہیں جو کہ اس کو intelligently use کریں گے کہ کہاں پر استعمال کیا جائے، آیا انڈسٹری کو دیا جائے یا power producing units کو دیا جائے، کس کو دیا جائے؟ تاکہ show that it is in the best use of the country and the Province. اب اس کے بعد جو laws ہیں یا جو Articles ہیں یا جو

Constitution ہے ان کو flout کرنے کا جو طریقہ ہے وہ یہ نکلا کہ گیس کی قیمت بہت اونچی کر دی گئی۔ پچھلے ڈیڑھ سال میں گیس کی قیمت 120% بڑھی ہے۔ تیل کی قیمت 120% نیچے آئی ہے اور گیس کی قیمت 120% اوپر چلی گئی ہے۔ Why? In order to discourage the use of this gas. پنجاب نے اپنا حصہ لے لیا بلکہ اپنے حصے کے double سے زیادہ لے لیا اس کے بعد روک دیا گیا۔ اس کے بعد GIDC (Gas Infrastructure Development Cess) لگا دیا گیا۔ GIDC کا حال آپ نے دیکھا۔ اس ہاؤس میں guarantees دی گئیں۔ اس ہاؤس میں باتیں ہوئیں اور اس کے بعد GIDC کی کمیٹی بنی۔ اس کمیٹی نے فیصلہ کیا۔ اس فیصلے کو نہیں مانا گیا۔ دوسری کمیٹی بنی۔ اس نے فیصلے کیے۔ آج دن تک وہ بھی پڑے ہیں۔ GIDC کس لیے لگایا جا رہا ہے۔ ایک پائپ لائن ڈالی جا رہی ہے۔ وہ پائپ لائن کس کے لیے استعمال ہو گی۔ پنجاب میں استعمال ہو گی۔ جناب چیئرمین! جب تک اس ملک میں ناانصافیاں ختم نہیں ہوں گی۔ ہم یہی بات کرتے رہیں گے اور یہی بات کرتے کرتے ہم تھک جائیں گے اور غلط فیصلوں کی وجہ سے یہ ملک خرابی کی طرف جا رہا ہے اور جاتا رہے گا۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: محسن لغاری صاحب۔

Senator Muhammad Mohsin Khan Leghari

سینیٹر محمد محسن خان لغاری: شکریہ۔ جناب چیئرمین! اتنی دیر سے بیٹھ کر سن رہا ہوں، پنجاب کے خلاف باتیں ہو رہی ہیں اور میں نے بڑے صبر کے ساتھ سنا ہے۔ جناب چیئرمین! گیس والے معاملے پر شاید میرا علم بڑا محدود ہو لیکن پانی ایک ایسا subject ہے جو میرے interest کا ہے and I keep reading up on this sir. When I was reading up on this sir I came across a resolution by the Balochistan Assembly against Sindh not giving them their share of water. It was moved by Khan Muhammad Khan Lehry, MPA from Balochistan in the Balochistan Assembly and it was adopted there sir. جناب چیئرمین! آج کی جو صورت حال ہے اس کے اندر Chairman IRSA سید مظہر علی شاہ کا تعلق سندھ سے ہے اور بدقسمتی سے پنجاب کا اس وقت ممبر بھی نہیں ہے۔ نیا ممبر appoint نہیں ہوا ہے تو it is not that Punjab has manipulated the water through IRSA کیونکہ پنجاب کا کوئی ممبر وہاں پر نہیں ہے and the current Chairperson of IRSA Syed Mazhar

جناب چیئرمین! پانی کی کمی Ali Shah who is representative of Sindh sir. بالکل ہے لیکن اس کی وجوہات کو بھی تھوڑا دیکھنے کی ضرورت ہے۔
Tarbela Dam, it was providing most of the water for Sindh. When it was originally planned and it was built, it had a capacity of over 9.5 million acre feet. Due to silting اب اس کی capacity 6 million acre feet ہے۔ اگر ہم پانی کے پرانے استعمال کو دیکھیں تو یہ 6 million acre feet ہے یہ مارچ تک استعمال ہو جاتا ہے اور اس کے بعد اگر وہ 9 million acre feet ہو گا تو پھر وہ شاید آگے بھی چلے گا لیکن مارچ تک یہ 6 million acre feet خرچ ہو جائے گا۔ اگر ہم پچھلے کچھ سالوں کا پرانا ریکارڈ دیکھیں تو 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, میں dead level پر تھا اور 2005 میں dead level پر نہیں تھا۔ شاید اس وقت پانی کی مقدار زیادہ تھی۔ 2006 میں بھی deal level اور 2007 میں نہیں تھا۔ 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, میں بھی dead level پر تھا۔ جناب چیئرمین! Dams کا dead level achieve ہونا because ان کی storage capacity کم ہو گئی ہے۔ یہ ایک normal phenomena ہے۔ Due to silting Tarbela ہی نہیں منگلا اور چشمہ reservoir کی بھی جو capacity of storage ہے وہ اس وقت کم ہو گئی ہے۔ منگلا کی ہم نے raising کی ہے لیکن جب پانی پیچھے سے آئے گا تو تب ہی وہ fill ہو گا۔ سندھ کی اس کمی کو پورا کرنے کے لیے پھر میں وہی عرض کروں گا۔ ہم بات کو ذرا جذباتی ہو کر کرتے ہیں۔ جناب چیئرمین! IRSA نے پنجاب کی Taunsa Canal, Thermo Canal and Panjnad canal کو بند کر دیا کہ وہ پانی divert کر کے سندھ کو دیا جائے تاکہ سندھ کی کمی کو کسی طریقے سے پورا کیا جائے۔ یہ جو پانی کی صورت حال ہے 30 ستمبر 2016 کو IRSA کی میٹنگ ہوئی تھی اس میں صوبوں کو بتا دیا گیا تھا کہ ہمیں پانی کی یہ کمی ہے۔ تقریباً 19% پانی ہمارے پاس کم available ہو گا کیونکہ بلوچستان اور خیبر پختونخوا کو اس exemption سے چھوٹ ہوتی ہے تو اس لیے ان کا پانی کم نہیں ہو گا اور یہ جو 19 فیصد پانی کم ہے اس کا بوجھ سندھ اور پنجاب نے اٹھانا ہے۔ جناب چیئرمین! ہوتا یہ ہے کہ جس وقت ہمارے نظام میں پانی آتا ہے۔ ابھی آنا شروع ہو گیا ہے کیونکہ جو برف باری ہوئی تھی تو جیسے جیسے گرمی بڑھے گی glacier melt ہونا شروع ہو جائے گا اور پھر اس کے بعد مون سون آئے گی اور ہمارے reservoirs ان کے ساتھ

بھریں گے۔ جناب چیئرمین! سندھ میں پانی کی ضرورت پہلے آتی ہے کیونکہ وہاں پر فصل پہلے بوئی جاتی ہے اور وہاں پر فصل پہلے کاٹی بھی جاتی ہے۔ اس لیے سندھ کے کاشت کار کو اپنے produce کے نرخ بھی زیادہ ملتے ہیں۔ جب سندھ سے پیاز آ جاتا ہے تو پنجاب سے اس وقت تک نہیں آیا ہوتا ہے تو مارکیٹ کے اندر shortage ہوتی ہے تو وہ زیادہ قیمت پر فروخت ہوتا ہے۔ جب مرچ سندھ سے مارکیٹ میں آتی ہے اور پنجاب والی دیر سے آتی ہے تو سندھ والی کی پیداوار مہنگی فروخت ہوتی ہے۔ پنجاب سے مرچ جب مارکیٹ میں آتی ہے تو اس وقت وہ shortage مارکیٹ میں نہیں ہوتی ہے۔ جناب چیئرمین! ساری صورت حال میں بلوچستان والے سندھ کے خلاف resolution pass کر رہے ہیں، سندھ والے گلہ کر رہے ہیں پنجاب سے۔ جناب چیئرمین! اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہمارے پاس پانی ہے نہیں۔ جب ہمارے پاس پانی ہوگا نہیں تو ہم اس کو تقسیم کیسے کریں گے۔ 1991 کا جو Water Apportionment Accord ہے بڑا مزے دار document ہے۔ اس وقت جب ہم نے دیکھا کہ ہمارا کتنا پانی استعمال ہوتا ہے۔ 1975 سے لے کر 1991 تک جب پچھلے 25 سال کا ریکارڈ لیا گیا تو اس میں ہماری اوسط کھپت پانی کی 104 million acre feet تھی۔ جو ہمارا Water Apportionment Accord تھا اس کے اندر جو Clause No. 6 ہے وہ میں پڑھ دیتا ہوں۔

> "The need for storages, wherever feasible on the Indus and other rivers was admitted and recognized by the participants for planned future agricultural development".

اس وقت یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ 10 million acre feet اور بنائے جائیں گے اور پھر ہم نے جو نیا فارمولا بنایا وہ ہم نے 114 million acre feet کی تقسیم کا کیا۔ پرانا پنجاب کا 54.49 million acre feet تھا اس کو بڑھا کر 55.94 million acre feet کر دیا گیا۔ سندھ کا 43.04 سے بڑھا کر 48.76 کر دیا گیا۔ جو 10 million acre feet نیا بننا تھا اس میں سے 5 million acre feet سندھ کو جانا تھا۔ خیبر پختونخوا کا حصہ 3.09 سے بڑھا کر 5.78 million acre feet ہونا تھا۔ بلوچستان کا 2.11 سے بڑھا کر 3.87 ہونا تھا۔ جب وہ 10 million acre feet reservoirs کے additional بنے ہی نہیں تو پھر یہ 48.76 million acre feet سندھ کو دینا ممکن نہیں ہے۔ جناب چیئرمین! بنیادی وجہ اس

کی یہ ہے کہ ہمارے پاس پانی تھا ہی نہیں۔اب جب گرمی آنے لگی اور پانی آنا شروع ہو گیا ہے تو سب کے لیے پانی حاضر ہے۔بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: مشاہداللہ خان صاحب۔

Senator Mushahid Ullah Khan

سینیٹر مشاہد اللہ خان: بہت شکریہ، جناب چیئرمین۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں مختصر سی بات کرنا چاہتا ہوں حالانکہ آپ نے شاید جمعرات کو کہا تھا کہ پیر کے دن مجھے آپ وقت دیں گے۔Leader of the Opposition نے جو تقریر کی تھی۔

جناب چیئرمین: وہ بات ختم ہو گئی ہے۔

سینیٹر مشاہداللہ خان: بہت زیادہ قابل اعتراض باتیں کی تھیں۔اتنا زیادہ جھوٹ بولا تھا۔

جناب چیئرمین: مشاہداللہ صاحب! وہ wind up ہو گیا ہے۔آپ اس پر بات کریں۔

سینیٹر مشاہداللہ خان: آپ نے کہا تھا کہ Monday کو وقت دوں گا۔

جناب چیئرمین: نہیں، میں نے بالکل نہیں کہا تھا۔ میں نے اسی وقت وہ wind up کر دیا تھا۔

سینیٹر مشاہداللہ خان: جناب چیئرمین! یہ تو یک طرفہ بات ہو گئی۔

جناب چیئرمین: نہیں، یک طرفہ بات نہیں ہے۔ بات ہو گئی ہے۔ کئی مرتبہ آپ جواب دے دیتے ہیں۔

سینیٹر مشاہداللہ خان: ایک آدمی نے جھوٹ بولا ہے۔

جناب چیئرمین: مشاہداللہ صاحب، بات ہو گئی تھی۔

سینیٹر مشاہداللہ خان: جب Prime Minister کے والد کے خلاف بدتمیزی کی بات کی تو اس کا میں نے جواب دینا ہے۔

جناب چیئرمین: میں نے وہ expunge کر دیا تھا۔

سینیٹر مشاہداللہ خان: وہ بات تو انہوں نے کر دی نا۔انہوں نے پانامہ پر سارا جھوٹ بولا۔

جناب چیئرمین: مشاہداللہ صاحب، وہ expunge ہو گیا تھا۔آپ نے اس پر بات کرنی ہے تو کر لیں۔

سینیٹر مشاہداللہ خان: بات تو اس پر ہی کروں لیکن اس پر بھی بات کرنے میں کوئی حرج تو نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں، وہ بات ہو گئی۔

سینیٹر مشاہداللہ خان: وہ یک طرفہ بات ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین: مشاہداللہ صاحب، وہ بات ہو گئی۔

سینیٹر مشاہداللہ خان: آپ کہتے ہیں تو ٹھیک ہے۔

Mr. Chairman: Thank you.

سینیٹر مشاہداللہ خان: آپ اگر ان کو bail out کرنا چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں، میں کسی کو bail out نہیں کرتا، میری یہ عادت نہیں ہے۔ کئی مرتبہ میں نے آپ کو بہت bail out کیا floor پر۔

سینیٹر مشاہداللہ خان: چلیں، میری بھی یہ خواہش ہے کبھی ہمیں بھی کر دیں۔ یہ گورنر سندھ کی بات ہو رہی ہے۔ مجھے یہی پتا نہیں ہے کہ کیا بات ہے۔ کسی نے یہ نہیں بتایا کہ انہوں نے کیا کہہ دیا ہے۔ وہ ہے نا کہ

ساری دنیا میری مخالف ہے

تو نے کیا کہہ دیا زمانے سے

انہوں نے کوئی نئی بات کر دی، کوئی ایسی بات کر دی جس سے وہاں پر کوئی انقلاب برپا ہو گیا۔ انہیں سندھ کے گورنر بنے ہوئے ایک عرصہ ہو گیا اور سندھ میں تو ایک ہی کام ہوتا ہے اور اس کو شاید وہ روک بھی نہیں پائیں گے کیونکہ اتنے عرصے سے ہو رہا ہے اور اس کو روکنا بھی بڑا مشکل کام ہے۔ عوام کا کوئی کام نہیں ہو رہا جو ساری دنیا کو پتا ہے۔ نہ کوئی پانی ہے، نہ بجلی ہے۔ یہاں گیس اور پانی کی بات ہو رہی ہے یہ بھی کوئی بتائے نا وہاں کتنے بڑے بڑے لوگ جو حکومت کے بڑے بڑے عہدوں پر بیٹھے ہوئے ہیں انہوں نے اپنے بجلی کے بل دیے ہیں یا نہیں دیے۔ جب ان کے بچوں کی شادیاں ہوتی ہیں تو وہ کنڈے ڈالتے ہیں یا نہیں ڈالتے۔ ان کے ہاں بجلی اور سوئی گیس کے کتنے line losses ہیں، کبھی اس پر تو کوئی بات کریں۔ آپ نے بڑے بڑے tube-wells import کر کے لگائے ہوئے ہیں اپنی زمینوں کو سیراب کرنے کے لیے اور ہزاروں ایکڑ زمینیں سیراب ہو رہی ہیں اور کوئی بجلی کا بل نہیں دیتا۔ یہ مسائل ہیں اس پر کوئی بات کرنے کو تیار نہیں ہے۔ اس میں مونچھ اگا کر پھرتے ہیں۔ میں تو ابھی اس کی تفصیل نہیں بیان کر رہا۔ مجھے پتا ہے کتنے کتنے پیسے کس کس نے دینے ہیں۔ پھر کراچی میں hydrants کیوں کھلے ہوئے ہیں۔ کیا کراچی کے دو کروڑ لوگوں کو آپ پانی نہیں دینا چاہتے؟ وہاں

آپ چھاپہ اس لیے مارتے ہیں کہ وہاں پر rate high ہو جائے اور پھر اگلے دن سے hydrants شروع ہو جاتے ہیں۔

جناب والا! مجھے نہیں معلوم گورنر نے کیا کہہ دیا ہے لیکن مجھے یہ ضرور معلوم ہے کہ جب آصف زرداری صاحب ایک so called وصیت کے نتیجے میں وہ اس ملک کے صدر بن گئے تھے تو اس choice کے بعد کیا ایوان صدر میں پیپلز پارٹی کے اجلاس ہوتے تھے یا نہیں ہوتے تھے۔ کیا سلمان تاثیر صاحب کے زمانے میں گورنر ہاؤس کے سبزہ زار پر پیپلز پارٹی کے جلسے ہوتے تھے یا نہیں ہوتے تھے۔ کھوسہ صاحب جب گورنر تھے تو کیا ہوتا تھا۔ وہ جو نہال صاحب نے کہا کہ بینز، پوسٹر ہر چیز اس وقت کیا وہ ریاست کا ادارہ نہیں تھا۔ کیا اس وقت وہ غیر سیاسی ادارہ نہیں تھا۔ یا آپ یہ چاہتے ہیں کہ جو کام آصف زرداری کرے یا ان کے گورنر کریں اس کی نقل کوئی اور نہیں کر سکتا یہ آئین نے ہی انہیں اجازت دی ہے۔ آئین نے نہ زرداری صاحب کو اجازت دی ہے، نہ لطیف کھوسہ کو اجازت دی ہے، نہ مرحوم سلمان تاثیر کو اجازت دی تھی۔ اس وقت تو آپ سنتے نہیں تھے۔ آپ کا ہر اجلاس ریاست کے علامتی اداروں میں ہوا کرتا تھا۔ اس وقت آپ کو ہوش نہیں آیا۔ آپ بات ہی نہیں کر سکتے تھے۔

عجیب و غریب بات ہے کہ جی ایک برداشت نہیں ہے کہ گورنر بنا کر بھیج دیا ہے۔ خواہش یہ تھی کہ ہماری مرضی کا گورنر بنے۔ اب میں زیادہ اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا اور اس نے جا کر کیا کہہ دیا ہے۔ اگر وہ کچھ کرے گا، دیکھیں پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت وہ حکومت ہے کہ جس کے دور میں ایک کرپشن کا کیس نہیں ہے۔ اور آپ سے ہمارا مقابلہ اس معاملے میں ہو ہی نہیں ہو سکتا کیونکہ آپ لوگ کرپشن کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے جیسے مچھلی پانی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی ایسے سندھ کی حکومت اور آپ کے بڑے بڑے لیڈر کرپشن کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے۔ ہم کام کر رہے ہیں نا، K-4 کے پیسے کس نے دیے ہیں۔ گرین لائن آپ نے کیوں نہیں بنائی تھی۔ آپ کو کیا نظر نہیں آتا تھا کہ وہ W-11 کی بسیں جن میں آپ کی مائیں اور بہنیں سفر کرتی تھیں اور ان کے دوپٹے کھینچے جاتے تھے۔ کوئی عزت اور احترام کے ساتھ وہاں کالج کے طلبا اور طالبات سفر نہیں کر سکتے تھے۔ آج ہم نے گرین لائن بنا دی ہے تقریباً ساٹھ ستر فیصد بن گئی ہے۔ آپ نے کیوں نہیں بنائی تھی؟ ذمہ داری تو آپ کی تھی نا لیکن میں آپ سے گلہ اس لیے نہیں کرتا کہ جو پارٹی بے نظیر بھٹو کے مزار پر کرپشن کر کے کروڑوں روپے مال کھا جائے اس سے اس ملک کے لیے کیا توقع کی جا سکتی ہے۔ جو اپنے لیڈر کے نہ ہوئے وہ اس ملک کے کیا ہوں گے، جو اپنے لیڈر کے قاتلوں کے ساتھ مل گئے وہ اس ملک کے ساتھ کیا اچھائی کر سکتے ہیں اور بیان دیکھیں کیسے کیسے دیتے ہیں۔ کہتے ہیں جی کہ سی پیک ہم نے شروع کیا۔ ابھی کچھ عرصے بعد

بیان آئے گا محترم کا کہ یہ One Belt One Road بھی ہم نے شروع کیا۔ OBOR بھی ہم نے شروع کیا تھا، بس آپ ہی نے کیا تھا۔

آپ نے چین کے پچیس دورے کیے آپ کو انہوں نے ایک ڈالر نہیں دیا۔ کیوں نہیں دیے؟ اس لیے کہ دینے والے کو پتا ہوتا ہے کہ میں کسے دے رہا ہوں۔ یہ میرے دیے ہوئے پیسے کا کرے گا کیا۔ آپ کو خیال ہے کہ جی لندن میں فلیٹ کہاں سے آیا۔ آپ کے چھ سو بنگلے دبئی میں بن رہے ہیں۔ اس کا خیال نہیں ہے۔ آپ لوگ اپنی leadership سے نہیں پوچھتے کہ پاکستان کے عوام کے پیسے باہر چلے کیسے گئے۔ آج اگر کراچی میں بجلی نہیں تو K-Electric میں کس کے shares ہیں، مجھے بتائیں۔ آپ کی leadership کے وہاں shares ہیں۔ آپ کی leadership نے اپنے بچوں کو لاکھوں روپے میں وہاں پر بھرتی کروایا ہوا ہے، ایم کیو ایم والوں نے بھرتی کروایا ہوا ہے، میں ایمانداری کی بات کرتا ہوں تو K-Electric تو من مانی کرے گا نا اور کراچی تاریکی میں ڈوبے گا۔ یہ ہو رہا ہے۔

جناب والا! non-issue کو issue نہ بنائیں۔ اب بھی وقت ہے، ایک سال ہے۔ دیکھیں، ہمیں کوئی پرواہ ہی نہیں ہے آپ کی۔ کیوں نہیں ہے پرواہ اس کی ایک reason ہے۔ میرے KPK کے بھائی بہت بول رہے تھے، بڑی باتیں کر رہے تھے۔ الحمدللہ! پچھلے چار سال میں دو عظیم الشان انہوں نے project کیے ہیں۔ چیئر لفٹ کا افتتاح عمران خان صاحب نے کیا ہے اور وہ بھی پھر دوبارہ گر گئی ہے۔ ایک ان کے pseudo-intellectual ہیں انہوں نے ایک water pump کا افتتاح کیا ہے۔ یہ چار سال میں دو عظیم الشان افتتاح کیے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔

سینیٹر مشاہداللہ خان: تیسری بات، نہیں جناب، مجھے تھوڑا سا موقع تو دیں۔

جناب چیئرمین: آپ کو میں نے آٹھ منٹ دیے ہیں۔

سینیٹر مشاہداللہ خان: میں پارلیمانی لیڈر ہوں۔ اس دن کا بھی وقت نہیں دیا۔

جناب چیئرمین: میں نے آپ کو آٹھ منٹ دے دیے ہیں۔

سینیٹر مشاہداللہ خان: چلیں تھوڑا سا اور وقت دے دیں، کوئی حرج نہیں ہے۔ میں یہ بتا رہا ہوں کہ دو عظیم الشان منصوبے، سوائے جلسے کرنے کے کوئی کام نہیں۔ میں جو کہہ رہا ہوں کہ ہمیں آپ کی پرواہ اس لیے نہیں ہے اگر آپ پیپلز پارٹی سندھ اور خیبر پختونخوا میں پی ٹی آئی کام کرتی تو آج ہم پریشان ہوتے۔ کچھ کر کے دکھاتے تو ہم پریشان ہوتے کہ ہمیں زیادہ کرنا پڑے گا۔ ہم جو کچھ کر رہے

ہیں، ہمیں کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اللہ کے فضل و کرم سے، پھر بھی ہم تو آپ سے، دیکھیں ناچاروں وزرائے اعلیٰ چین گئے ہوئے ہیں، کتنی اچھی بات ہے۔ ہم تو کسی کو side پر کرنا نہیں چاہتے۔ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ

آؤ کچھ دوستی کی بات کریں
قوم کی بہتری کی بات کریں
ظلم کی رات اب تو بیت چکی
دن کی کچھ روشنی کی بات کریں
وہ تو بس تیرگی کی بات کریں
آؤ ہم چاندنی کی بات کریں
وہ تو دکھلائیں تیر حرمل کا
آؤ قربانیوں کی بات کریں
وہ تھے بستی اجاڑنے والے
ہم ہیں بستی سنوارنے والے
چھوڑ دو ان کثیف لوگوں کو
چھوڑ دو ان رزیل لوگوں کو
آؤ انسانیت کی بات کریں
آؤ انسانیت کی بات کریں

وما علینا الا البلاغ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی سواتی صاحب۔

Senator Mohammad Azam Khan Swati

Senator Mohammad Azam Khan Swati: Mr. Chairman, Thank you very much. It is just about the time to call spade a spade. I Just want to read Sir and draw your kind attention to Article 105. It says, 'Subject to the Constitution in performance of his function, the Governor shall act in accordance with the advice of the Cabinet or the Chief Minister".

If there is any other book, any other fundamental law that would mandate the character and the functions of the Governor, then I will go for that but if this is the fundamental law, this is the paramount law of the land, then the Governor of Sindh has to mandate his behaviour, the statement that he is making. All of his character has to be made under Article 105 of the Constitution. There is no other way. I am not going to be pointing figures as to what he said but what I am saying whether he is representing the Cabinet of Sindh, whether he is representing the Chief Minister of Sindh or not because these are the limitations, the Article 105 has put and has mandated him that if you are the Governor of a province then these are the limitations under which you have to work. So, I will leave it to the other honourable members as to define his role, his character, his statement and his objective as to what he is sitting over there for. Sir, I would also like to say that whether he is going to be playing the role of Ghulam Ishaq Khan and if he does that then I think they are right to do whatever they want to do.

Sir, I come to the second portion of that Article 158 and I also want to draw your attention to what it says. Sir, it says;

> "The Provinces in which a well-head of natural gas is situated shall have precedence over other parts of Pakistan."

I think prior to my speech Mohsin Aziz from PTI and also Nauman Wazir from PTI have well stated all those figures and facts which literally define this particular Article 158.

جناب والا! Net hydel profit کیا ہوا۔ آج اگر چھوٹے صوبے جن کی ملکیت ہے اور ملکیت ماننی چاہیے، میرے صوبے کے چیف منسٹر صاحب نے آپ کو یہ کہا، عرض کیا کہ میرے پاس اس وقت دو فورم ہیں، ایک CCI, دوسرا سینیٹ کا، اس کے علاوہ میرے پاس کوئی دوسرا فورم نہیں ہے وفاقی حکومت سے تنازعات حل کرنے کے لیے۔ اس لیے اتنی تگ و دو کے بعد ساری جماعتوں کو کہتا ہوں خاص طور پر آپ کی leadership کو کہ جو 18th Amendment کے اندر تبدیلیاں لائی گئیں تاکہ CCI کے فورم کو، صوبائی خود مختاری کے لیے نہیں، اپنے مالی وسائل کی تقسیم کے لیے، جب تک آپ اکائیوں کو اور اس کی بنیاد کو مستحکم نہیں کریں گے اس وقت تک فیڈریشن کی scheme نہیں چل سکتی۔ یہی ہمارا رونا ہے، یہی ہماری فریاد ہے۔ بار بار ہم اس بات کو کہہ رہے ہیں کہ جناب Federation کی scheme پر جائیں۔ آپ CCI کو دیکھیں 140 دن کے بعد اس کا اجلاس ہوتا ہے۔ کوئی تو اس طرف سے مہربانی کر کے یہ کہے کہ کیوں؟ کوئی تو اس طرف سے کہے کہ ہم ناجائز کر رہے ہیں۔ اس کے بعد کیا ہوتا ہے؟ کیا 158 کی تصویر آپ کے سامنے ہے جو اس آئین کی روح ہے، کیا اس کے مطابق اس کی تقسیم ہو رہی ہے۔ میں اس تفصیل میں نہیں جاتا کیونکہ مجھ سے پہلے قابل قدر ممبران نے ایک ایک چیز کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔ کیا ہمیں ہماری قیمت مل رہی ہے؟ اگر چھوٹے صوبوں میں اپنے قدرتی وسائل اور اس کی Federation کے تحت تقسیم نہیں ہو رہی، اس Federation کے تحت اس کے حقوق کی ضمانت نہیں دی جا رہی اگر اس طریقے سے ملک نہیں چلے گا تو اس Federation کو آگے لے کر آپ کیسے جائیں گے۔

جناب والا! ملازمتوں میں کوٹا ہو، اب ہماری Advisory Committee کے اندر ظفر علی شاہ صاحب نے جو حکومت کی پارٹی کا حصہ ہیں کہا کہ ہمیں بجٹ سے پہلے یہ بتایا جائے کہ PSDP کے اندر چھوٹے صوبوں کا کیا حصہ ہے؟ کتنی schemes رکھی گئی ہیں یہ ہمارا بنیادی، آئینی اور قانونی حق ہے کہ ہم Federation سے یہ کہیں، اپنے بڑے بھائی سے یہ کہیں کہ چھوٹے بھائی کے حقوق پر کب تک ڈاکا پڑتا رہے گا؟ کب تک ہمارے حقوق کو سلب کیا جاتا رہے گا۔

Mr. Chairman: Thank you.

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: میں نے تو ابھی شروع کیا ہے۔

Mr. Chairman: I am sorry, your time is up.

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: ایک منٹ تو دے دیں۔

Mr. Chairman: Half a minute.

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب والا! IPPs کے مالکان، میں اس فلور کی وساطت سے کہنا چاہتا ہوں کہ IPP کے مالکان NEPRA کے ممبر ہیں۔ پانی کی تقسیم کو دیکھ لیں کہ اگر آپ نے Water Accord کیا ہے تو سندھ، بلوچستان اور خیبر پختونخوا کو کیا مل رہا ہے۔ ان ناانصافیوں، میں سمجھتا ہوں کہ جس کے تحت سب کہتے ہیں کہ State کو State اور کاش مشاہد صاحب ساری اچھی باتوں کی بجائے یہ بتاتے کہ کرپشن کی بنیاد اور اس کی انتہا کہاں تک پہنچ چکی ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ، دھامرا صاحب۔

Senator Mukhtiar Ahmed Dhamrah @ Aajiz

سینیٹر مختیار احمد دھامرا المعروف عاجز: شکریہ جناب چیئرمین۔ یہاں پر بات شروع کرنے سے پہلے کیونکہ وقت تھوڑا کم ہے کہ گورنر کی جب ہم نے بات کی تو ناراضگی ہو گئی، ماضی کے قصے یاد آ گئے۔ پورا سندھ سراپا احتجاج ہے، آج بھی سندھ میں عوام، بجلی کی وجہ سے، گیس کی وجہ سے، پانی کی وجہ سے، بجائے حکومتی سائیڈ سے اس بات کا جواب دینے کے ***[1] پر مبنی باتیں کی گئیں۔

Mr. Chairman: *** is expunged.

سینیٹر مختیار احمد دھامرا المعروف عاجز: ٹھیک ہے، کیونکہ جناب والا! بولا گیا ہے۔ یہاں پر پانی کے حوالے سے بات کی گئی اور کراچی کو quote کیا گیا۔ K-4، ذرا یہ بھی بتائیں آپ نے K-4 کے لیے کتنا وعدہ کیا تھا، 50% کی بنیاد پر اور آپ نے کتنے پیسے release کیے اور سندھ حکومت K-4 ,90% پر پیسے دے رہی ہے۔ یہاں پر بجلی چوری کی بات کی گئی، میں صرف HESCO کو quote کروں گا کہ overbilling and deduction جو سندھ کے اوپر آپ نے نافذ کی ہوئی ہے، صرف سندھ کے اندر ڈیڑھ لاکھ کیس pending میں پڑے ہوئے ہیں جو overbilling کے ہیں اور ان کی کوئی شنوائی نہیں ہوتی، گاؤں کے گاؤں میں ایک ایک سال سے بجلی کٹی ہوئی ہے مگر ہر مہینے بل آتے ہیں۔ لوڈشیڈنگ کا مارشل لا آپ نے نافذ کیا ہوا ہے۔ بجلی پر میں کیا بات کروں، آپ کے سوالوں کا کیا جواب دوں وزیراعظم پاکستان نے کہا ہے کہ 2018 میں بجلی ختم ہو جائے گی، اس کی جگہ لوڈشیڈنگ آ جائے گی، آپ کیا جواب دے رہے ہیں۔ وزیراعظم صاحب کی یہ statement ہے اور انہوں نے تردید بھی نہیں کی۔

جناب والا! یہاں پر کرپشن کے حوالے سے بات کی گئی کہ اداروں میں کرپشن ہوتی ہے۔ جناب والا! یہاں پر مسلسل غلط بیانی کی جا رہی ہے سندھ میں موٹروے بن رہا ہے، بھئی کون سا موٹروے

[1] *** [Eexpunged as ordered by the Chairman]

بن رہا ہے، سپر ہائی وے کی renovation ہوئی، وزیر اعظم صاحب نے فروری میں اس کا افتتاح کیا اور ایک ماہ کے بعد وہ سڑک بیٹھ گئی، ٹوٹ گئی، خراب ہو گئی۔ اس کو اگر کرپشن کا نام نہ دیں تو آپ کوئی خوبصورت نام رکھ دیں، آپ کو بجائے شرمندگی کے کہ جس سکیم کا افتتاح وزیر اعظم صاحب نے کیا اور آپ ڈھنڈورا پیٹ رہے ہیں کہ کرپشن نہیں ہوئی، سپر ہائی وے کی حالت دیکھیں، اس سینیٹ کی اسٹینڈنگ کمیٹی نے دورہ کیا اور کہا کہ یہاں گڑبڑ ہوئی ہے۔ کرپشن کی باتیں آپ کے منہ سے اور تنقید آصف علی زرداری کے اوپر، اگر آصف علی زرداری تیسری مرتبہ وزیر اعظم کی پابندی ختم نہ کرتے تو آج اس کرسی پر آپ نہیں ہوتے۔ انہوں نے پارلیمنٹ کو مضبوط کیا اور آپ نے پتا ہے کیا کیا؟ آپ نے وزیر اعظم کو JIT کے سامنے پیش ہونے پر مجبور کر دیا۔ JIT کے سامنے پہلا وزیر اعظم پاکستان پیش ہو گا، آپ مٹھائیاں تقسیم کر رہے ہیں اور تہمتیں ہمارے اوپر لگا رہے ہیں۔ آپ کہہ رہے ہیں کہ ایوان صدر میں صدر صاحب اجلاس کر رہے تھے، بھئی وزیر اعظم ہاؤس میں ہم کم از کم ڈان لیکس جیسے cases میں تو ملوث نہیں ہوئے تھے۔ اس میں کون سی اتھارٹی ہے جو وزیر اعظم ہاؤس میں بیٹھ کر اس طرح کے کام کرتی تھی۔ وہ الگ بات ہے کہ میں اس detail میں جاؤں۔

جناب چیئرمین: وہ ہو چکا ہے۔

سینیٹر مختیار احمد دھامرا المعروف عاجز: میں کہہ رہا ہوں کہ وہ موضوع نہیں ہے۔ آپ جھوٹ کی اجازت نہیں دیتے تو میں غلط بیانی کی بات کر رہا ہوں۔ K-4 کے حوالے سے آپ نے وعدہ کیا کہ آپ 50% دیں گے آپ نہیں دے رہے۔ آپ نے law and order کے حوالے سے کہا 2013 سے اپریشن شروع کریں، وفاقی حکومت 50% اخراجات دے گی وہ آپ نہیں دے رہے۔ آپ مسلسل غلط بیانی کر رہے ہیں۔ CCI کے اجلاس کے حوالے آپ کی مجبوری تھی کہ چائنا کے اندر آپ کو دورہ کرنا تھا اس سے پہلے ایک requirement تھی کہ آپ نے CCI کے اجلاس کا لالی پاپ دینا تھا پوری دنیا کو، آپ کو صوبوں کے issues سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ جو اہم issues آنے والے تھے آپ سابقہ کمیٹی کے minutes پاس کر کے اٹھ کر چلے گئے۔ آپ نے وعدہ کیا تھا کہ جو بھی مسائل ہوں گے اس پر ایک Scrutiny Committee بنے گی اور تین نام وزیر اعظم صاحب کے پاس آئیں گے اور اس ملک کے جتنے بھی ادارے ہیں ان کے سربراہان لگائے جائیں گے۔ آج بھی OGDCL میں dual national acting MD بیٹھا ہوا ہے۔ آپ وہ ادارہ تو بتائیں جس میں آپ نے commitment کی تھی وہ پوری کی۔ آپ CPEC کی بات کرتے ہیں، کس کو پتا نہیں کہ CPEC کا

MoU جولائی 2013 میں sign ہوا اور آپ کی حکومت جون 2013 میں آئی، کس کو آپ بے وقوف بنا رہے ہیں کہ اتنا بڑا پراجیکٹ صرف بیس دن یا ایک مہینے میں ممکن ہے۔

جناب والا! انڈیا کے حوالے سے دوستی کی بات کروں گا تو پھر آپ اجازت نہیں دیں گے مگر بات یہ ہے کہ ٹرانسفارمر اتارے جا رہے ہیں۔ جو لوگ بجلی کے بل دینے کے لیے تیار ہیں ایک ایک سال سے ان کو بجلی نہیں دی جا رہی ہے۔ گیس کے حوالے سے CCI platform ہے وہ نہیں کیا جا رہا۔ صرف یہ بتائیں کہ سندھ کے اندر وفاق کا کون سا پراجیکٹ چل رہا ہے۔ ایک کوئی وفاقی پراجیکٹ کا نام لے کر بتائیں جو سندھ میں ہو۔ انرجی کے حوالے سے وہ پاور پلانٹ جو محترمہ شہید بے نظیر بھٹو صاحبہ کا KT بندر کا پراجیکٹ تھا آپ نے political victimization کے تحت بند کر دیا۔ آج CPEC میں جب چائنا نے آپ پر پریشر ڈالا تو پھر آپ نے وہ شروع کیے، یہ آپ کی مجبوری تھی۔۔۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔

سینیٹر مختیار احمد دھامرہ المعروف عاجز: آخری بات کہ ہمیں نہ کوئی خطرہ ہے، نہ کوئی پریشانی ہے، گورنر صاحب سے، وہ اس لیے بھی آپ کی مجبوری ہے کہ سندھ سے تمام لوگ آپ کو چھوڑتے جا رہے ہیں۔ آپ کی کابینہ کا وفاقی وزیر آپ کو چھوڑ کر جا رہا ہے اگر اس کی جگہ گورنر صاحب لیں گے تو ہمیں کوئی خطرہ نہیں ہے۔

Mr. Chairman: Thank you. Honourable Law Minister.

Mr. Zahid Hamid, Minister for Law and Justice

جناب زاہد حامد: شکریہ، جناب چیئرمین! میں آپ کی اجازت سے No. i اور No. ii دونوں کو اکٹھے ہی wind up کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی جی بالکل۔

جناب زاہد حامد: جناب! میری نظر میں ویسے تو دونوں non-issues ہیں لیکن چونکہ No. ii زیادہ non-issue ہے۔ آپ کی اجازت سے اس کو پہلے لے لیتا ہوں کیونکہ میں اس میں directly involve ہوں۔ اس کی wording ہے،

"The dropping of discussion on implementation of Article 158 of the Constitution from the delayed meeting of CCI of 2nd May, 2017."

Sir, in my capacity as Law Minister,

میں ہی تھا اس decision میں بلکہ میری ایک کمیٹی بنی تھی۔ 16-12-2016 کو Council of Common Interests کی ایک میٹنگ ہوئی تھی، اس میں import of LNG کا ایک item تھا۔ اس میں وزیر اعلیٰ سندھ نے کچھ قانونی نکتے اٹھائے تھے، پھر CCI نے یہ فیصلہ کیا کہ وزیر قانون کی Chairmanship میں all Provincial Law Ministers, Attorney General of Pakistan, all Advocate Generals meeting کریں اور جو قانونی points raise ہوئے تھے، ان پر اپنی CCI report کی اگلی میٹنگ میں پیش کریں۔

جناب! وہ میٹنگ 3 مارچ کو ہوئی۔ بجائے یہ کہ میں آپ کو سب کچھ بتاؤں کہ کس نے کیا کہا۔ Honourable Chief Minister, Sindh in his capacity as Law Minister, Sindh اس میٹنگ میں خود تشریف لائے۔ اس میٹنگ میں بہت ساری بحث کے بعد میں صرف آپ کو اس میٹنگ کے فیصلے بتادوں جو کہ directly اس موضوع سے relate کرتے ہیں۔ وہ یہ ہیں کہ

the Federal Minister for Law and Justice appreciated the frank expression or views on the basis of which the following decisions were taken:- To be issued after confirmation of Minutes of the meeting.

1. The Ministry of Petroleum and Natural Resources shall place LNG policy before the CCI.
2. The Ministry of Petroleum and Natural Resources shall submit a policy paper before the CCI in respect of implementation of Article 158 and 172 (3) of the Constitution.

جناب! یہ دو اہم فیصلے ہوئے۔ پھر minutes بنا کر تمام parties کو بھیج دیے گئے and the idea was کہ جیسے ہی confirmations آئیں گے تو اس پر عمل ہو جائے گا۔

یہ Item دوبارہ 2 مئی کو CCI میں پیش ہوا۔ اس میں یہ اعتراض اٹھا کہ وہ Summary کیوں نہیں آئی۔ یہ Article 158 جس کا ذکر کیا جارہا ہے کہ dropping of discussion on implementation of Article 158. Chief Minister Sahib نے کہا کہ چونکہ یہ فیصلہ ہو گیا تھا تو اسی میٹنگ میں Ministry of Petroleum and Natural Resources کو چاہیے تھا کہ وہ Article 158 کا paper لے کر آتے۔ ان کا

کہنا تھا کہ ابھی minutes confirm نہیں ہوئے جو Ministry of Petroleum and Natural Resources نے issue کیے تھے۔ لہٰذا جیسے ہی وہ confirm ہوں گے تو اس پر عمل ہو جائے گا۔ اس میں کوئی issue نہیں ہے، it has not been dropped.

I am very happy to tell you that in that meeting all the Chief Ministers confirmed those minutes on behalf of their Governments. پھر یہ فیصلہ ہوا کہ

the CCI appreciated the unanimous confirmation of the Minutes by all the four Chief Ministers and asked the Ministry of Petroleum and Natural Resources to submit the requisite Summaries to CCI for consideration in the next meeting.

لہٰذا اس میں everybody should rest assured. یہ ہم نے فیصلہ کیا کہ یہ before the CCI آنا چاہیے، paper لے کر آ جانا چاہیے تھا، delay صرف یہ ہوئی کہ وہ minutes confirm نہیں ہوئے، اگلی میٹنگ میں سارے زبانی confirm ہو گئے and the Minister for Petroleum and Natural Resources gave an assurance in that CCI meeting just two weeks ago that he will prepare this paper and bring it in the next meeting of the CCI. لہٰذا Article 158 کی implementation پر جو paper چاہیے وہ اگلی میٹنگ میں آ جائے گا Which is, of course, the right forum under the Constitution.

So, this issue is not in doubt any more that it was dropped or for any reason deferred, that was the reason why it could not be discussed that day and now as per the decision of the CCI, the commitment given will be discussed in the next meeting of the CCI.

جناب! دوسرا بھی ہے، I am afraid کہ اس میں بھی because it referred to the Governor Sindh, the logical thing to do, was what I did, گورنر سندھ سے بات کی، میں نے کہا یہ شکایت ہے تو اس پر آپ کا کیا نکتہ نظر ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ I am, I think, strictly within my constitutional mandate, کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا، I am very acutely aware what are my

PML (N) Office نہ میں responsibilities under the Constitution. میں گیا ہوں، نہ میں نے workers کی کوئی rally attend کی ہے، نہ میں نے گورنر ہاؤس سندھ میں PML (N) workers کو بلایا ہے اور نہ میں نے کوئی political nature کی statement دی ہے۔ میں نے on any political issue کوئی TV interview نہیں دیا اور جو بھی مجھے ملنے آئے ہیں، this is very important کہ PML (N) کے جو سیاسی لیڈر مجھے ملنے گورنر ہاؤس میں تشریف لائے ہیں، وہ اپنی request پر آئے ہیں، they asked for a meeting اور اس پر میں نے ان کو بلا کر ان سے میٹنگ کی۔ وہ کہتے ہیں کہ جماعت اسلامی کے لوگ بھی آئے ہیں، پیپلز پارٹی کے لوگ بھی آئے ہیں، دوسرے بھی آئے ہیں، I have not called any political meeting in Governor House, neither of PML (N) workers nor broad party based کوئی میں نے میٹنگ کی ہے۔ جو مجھ سے ملنے کے خواہش مند تھے، میں ان سے ملا۔ I am sorry to say this is being raised out of all proportion. کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ I will not refer to other کہ باقی گورنر کیا کرتے رہے ہیں، ان سے پہلے جو Governors تھے۔ The fact is that this particular Governor is acting within his constitutional mandate. Thank you sir.

Mr. Chairman: Thank you. The motions are talked out. Law Minister, taking advantage of your presence, although I know, it is none of my business but since it would eventually probably reflect on Parliament, therefore, I am just bringing something to your notice and I am quite sure it has not come to your notice. I, in routine, was going through my mail and I saw the Orders of the Day of the National Assembly. I think they call them Items there, Item No. 11, which is the resolution extending the life of an Ordinance with retrospective effect. That cannot be done. It says "that the National Assembly resolves to extend, emphasis on the word "extend", the National School of Public Policy (Amendment) Ordinance, 2017, (I of 2017) for a further period of one hundred and twenty days with effect from

6th May, 2007, under the proviso to sub-paragraph (ii) of paragraph (a) of clause (2) of Article 89 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan."

Now at the end of the one hundred and twenty days, this Ordinance has expired. I will just take you to sub-paragraph (ii) of paragraph (a) of clause (2) of Article 89. "Before both Houses if it does not contain provisions dealing with any of the matters referred to in sub-paragraph (i) and shall stand repealed at the expiration of one hundred and twenty days from its promulgation."

If before the expiration of that period a resolution disapproving it and so on, so on. Then the Ordinance is ceased to exist. How can you revive it again by giving it retrospective effect? Yes, Law Minister Sahib.

Mr. Zahid Hamid: I had not seen this particular item. Sir, if I had seen this particular item that you are referring to, sir I know for a fact that

It is not the first time that it has been اسمبلی میں یہ پہلے بھی ہوا ہے۔ done. This is matter of a few days ago, I think 6th May کی آپ بات کر رہے ہیں۔ ایک دو مرتبہ پہلے بھی اس طرح retrospectively extend ہوا ہے but the only way to cover, that is, what has happened subsequently, is that when the Bill is enacted, that is made effective from the date of the expiry of the Bill because there should be no constitutional lacuna as pointed out. Whether it can be extended or not, retrospectively or not? Once it has been repealed as you just read out is a note point and frankly speaking I have not given.

جناب چیئرمین: اس کو آپ دیکھ لیں،

I will read it out again sub-para 2;

> "Before both Houses if it does not contain provisions dealing with any of the matters

referred to in sub-paragraph (1) and shall stand repealed at the expiration of 120 days from its promulgation or if before that".

So, 120 days cease to exist.

Mr. Zahid Hamid: Sir, the better option would perhaps be to enact the Bill with effect from the date so that it can be covered. If there is an uncovered period rather than to do it, we will have a look to it.

Mr. Chairman: OK. We move on to Order No. 8, which is a statement by the Adviser to the Prime Minister on Foreign Affairs or any other Minister on his behalf on the following issues of national importance as directed by the Chairman Senate on 11th May 2017.

(i) Recent hostile statements by Iran.

(ii) Recent tension on Pak-Afghan Border at Chamman.

(iii) Statement made by the Chinese Ambassador in India regarding the Changing of name of CPEC.

(iv) Reported approaching of International Court of Justice by the Indian Government against the sentence awarded to Kalbooshan Yadev and media reports in this regard.

(v) Upcoming visit of the Prime Minister to attend the Arab Summit wherein his meeting with the President of America is also expected.

Ministerial Response on the direction of the Chairman by Lt. G. (R) Abdul Qadir Baloch, Minister for SAFRON

جناب عبدالقادر بلوچ (وزیر برائے ریاستیں و سرحدی امور): شکریہ جناب چیئرمین۔ جناب والا! کوشش کروں گا کہ پانچ کے پانچ نکات پر Foreign Ministry کا جو response بنتا ہے میں وہ آپ کے سامنے پیش کر دوں۔ سب سے پہلا نکتہ recent hostile statements by Iran ہے۔ یہ statement بنیادی طور پر ایران کے چیف آف دی آرمی سٹاف کے کمانڈر انچیف کی طرف سے آئی تھی اور انہوں نے اس میں threat کیا تھا کہ بارڈر پر جو skirmishes

ہیں جن کی وجہ سے ان کے بارہ بارڈر گارڈز مارے گئے تھے انہوں نے اس سے related بیان دیا تھا کہ اگر یہ چیزیں نہ رکیں اور یہ کارروائی بارڈر پر ہوتی رہی تو وہ اپنا، بقول ان کے، اپنا حق استعمال کرتے ہوئے پاکستان کے اندر جائیں گے اور وہ elements جن کو وہ الزام دیتے ہیں جنہوں نے یہ واردات کی ان کے بارڈر گارڈز کو مارا ہے ان کے خلاف پاکستانی جغرافیائی حدود میں جاکر کارروائی کریں گے۔

جناب چیئرمین! اس پر reservation ہے یہ مناسب بیان نہیں تھا۔ یہ طریقہ مناسب نہیں ہے دو ہمسایہ ممالک کے درمیان کارروائی کرنے کے لیے تو Ministry of Foreign Affairs میں ان کے Charge de Affairs کو بلایا گیا، احتجاج ریکارڈ کرایا گیا اور انہوں نے یہ بات محسوس کی کہ یہ مناسب بیان نہیں تھا۔ ان کے ایمبیسڈر نے یہاں پر بیان دیا اور کہا ہے کہ اس بیان کو غلط طور پر لیا گیا ہے۔ اصل میں ان کا مقصد یہ نہیں تھا، وہ یہ نہیں کہنا چاہتے تھے اس قسم کی کارروائی کرنے کا ایران کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔ اس کے فوراً بعد ان کے Foreign Minister بھی یہاں پر آئے اور دو دن رہے اور متعلقہ تمام لوگوں سے انہوں نے ملاقات کی۔ GHQ میں بھی گئے، Foreign Affairs میں بھی انہوں نے بات کی اور statement سے انہوں نے recheck کر دیا اور انہوں نے کہا ہے صحیح طریقے سے رپورٹ نہیں کیا گیا۔ اس کے علاوہ ہمارے تعلقات ایران کے ساتھ بہت اچھے ہیں۔ بہت اچھے میں اس لیے کہہ رہا ہوں حالانکہ میں Foreign Affairs سے related نہیں ہوں لیکن پچھلے دنوں میں ایران میں ایک visit پر گیا تھا اور وہاں پر میں چار دن رہا، Joint Economic Commission ہمارا اور ایران کا تھا۔ اس میں ہم نے re-invoke کیا اور ہم نے ایرانی قیادت میں real appetite دیکھی اور وہ چاہتے تھے کہ پاکستان سے قریبی تعلقات استوار رکھیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ ہمارے اور ان کے ملک کے درمیان جو ٹریڈ ہے اس کو پانچ بلین تک پہنچایا جائے۔ وہ چاہتے ہیں بقول ان کے، جس قسم کا الزام دیتے ہیں اس کو فوراً ختم کیا جائے۔ اس کے لیے ان کی طرف سے I don't know whether they mentioned or not انہوں نے کہا کہ جس قسم کی گارنٹی اگر آپ سمجھتے ہیں کہ ہم آپ کو مطمئن کریں، ہم دینے کو تیار ہیں۔ لیکن کلبھوشن یادیو والی کہانی کو ہم نہیں بھول سکتے، اس کو ہم نے refer کیا اور جس کو انہوں نے own نہیں کیا لیکن appetite وہاں نظر آئی۔ علاوہ اس کے پاکستان کی طرف سے بھی خواہش ہے، میرے visit کے بعد سپیکر صاحب وہاں پر گئے تھے، پہلے میں گیا تھا پھر وہ گئے تھے اور وہ بھی بہت خوش وہاں سے واپس آئے اور انہوں نے بھی یہی کہا کہ تعلقات کو بہتر بنانے کے لیے ایران بہت کچھ کرنے کو تیار ہے۔ ان کے international level کے تحفظات

تھے لیکن انہوں نے ہمارے سامنے نکات کو نہیں اٹھایا۔ وہ کہتے ہیں کہ پاکستان کی sovereignty کی ہم respect کرتے ہیں۔ Similarly, they expected the similar treatment also to be metted out to Iran as well. وہ ہم نے reciprocate کیا۔ ہمارا جو interaction تھا اس کی briefing ہم نے Federal Government کو دے دی۔ آپ کی اجازت سے اس کو یہیں پر ختم کر کے next پر چلا جاؤں گا۔

پاک افغان بارڈر چمن پر tension, جناب چیئرمین! وہاں پر دو گاؤں ہیں اور نہ صرف یہ دو گاؤں ہیں بلکہ پاکستان اور افغانستان کے بارڈر پر بے شمار گاؤں ہیں۔ آدھا گاؤں افغانستان اور آدھا حصہ پاکستان میں ہے۔ ان کے درمیان سے Durand line گزرتی ہے۔ پچھلی کئی دہائیوں سے اس قسم کی کوئی کارروائی نہیں ہوئی کہ جس کی بنیاد پر ہماری forces ایک دوسرے سے clash پر آ جائیں۔ ان دو گاؤں کے بارے میں یہ تھا کہ ہمارے والے حصے میں ان کے آگے سے ایک کھڈا کھودا گیا بارڈر کی crossing کو روکنے کے لیے، یہ گاؤں ہماری طرف ہے، کھڈے سے اس طرف تھے وہاں پر ہمارے census کرنے والے enumerators گئے۔ جناب چیئرمین! generally census کے two enumerators ہوتے ہیں۔ ان کے ساتھ بلوچستان میں FC کا ایک سپاہی اور ایک پولیس کا آدمی ہوتا ہے تو اتنی بڑی نفری نہیں تھی۔ اس میں دو uniformed آدمی تھے ایک F.C کا اور دوسرے کا تعلق پولیس سے تھا لیکن ان کی allegations یہ ہیں کہ اس علاقے میں cross کر گئے تھے اس علاقے میں جس کو وہ claim کرتے ہیں کہ وہ افغانستان کا حصہ ہے چونکہ ہمارے uniform لوگ وہاں پر گئے تھے تو انہوں فائر کھول دیا جس کے نتیجے کے طور پر بارہ آدمی شہید اور چالیس کے قریب زخمی ہو گئے۔ اس tension کو نیچے لانے کے لیے DGMO level پر بات چیت ہوئی اور بعد میں یہ بھی agree کیا گیا کہ survey teams کو بھیجا جائے، وہ جا کر jointly survey کریں اور دوبارہ اس بات کو confirm کریں کہ کیا ہمارے آدمی دوسری طرف گئے تھے یا نہیں یا پھر اپنے علاقے میں کام کر رہے تھے، اصل حقیقت کیا تھی۔ وہ survey report مکمل ہو چکی ہے اس کی تفصیلات ابھی تک ہمارے پاس نہیں آئیں لیکن جو مجھے بتایا گیا ہے وہ یہ ہے کہ وہ اس بات کو confirm کر رہے ہیں کہ ہمارے لوگوں نے border cross نہیں کیا تھا۔ ان کا جو reaction تھا وہ over reaction تھا۔ ایسی کوئی بات نہیں تھی اگر یہ ان کا علاقہ تھا تو وہ ان کو گرفتار بھی کر سکتے تھے لیکن اتنے لوگوں کی شہادت اور زخمی ہونا مناسب بات نہیں ہے۔ Tension کو کم کرنے کے لیے ہر level پر بات چیت کی جا رہی ہے۔ آج one star level کی

بات چیت کی جانی تھی، border management کے بارے میں Brigadier level پر ان سے بات چیت کرنی تھی کہ کیا کرنا چاہیے تاکہ اس قسم کے واقعات دوبارہ نہ ہوں۔

میں افغانستان اور پاکستان کے تعلقات سے متعلق میں بات کروں گا کہ پچھلے دنوں سپیکر صاحب کے زیر کمانڈ ہمارا ایک parliamentary delegation گیا تھا جس میں سینیٹ کے لوگ شامل تھے۔ اس میں قائد حزب اقتدار بھی تھے۔ اس میں تمام سیاسی جماعتوں سے متعلقہ لوگ تھے۔ ہم پندرہ لوگ وہاں گئے۔ وہاں پر بڑی اچھی بات چیت ہوئی۔ افغانستان کے صدر نے ہمیں متواتر چھ گھنٹے دیے اور وہ ہم سے سنتے گئے اور اپنی ministries کی باتیں ہمیں بتاتے گئے۔ اس کے بعد تین گھنٹے کی meeting عبداللہ عبداللہ صاحب سے ہوئی جو ان کے Chief Executive ہیں اور تین گھنٹے کی meeting ہم نے کرزئی صاحب کے ساتھ کی۔ بہت کچھ انہوں نے کہا اور پھر ہم پر وہی الزامات کہ حقانی اور فلاں کی بات کی اور ساتھ ہی ہم نے اپنے تحفظات کا ذکر کیا تو انہوں نے یہ بھی offer کی کہ وہ third party سے confirmation کرنا چاہیں تو وہ کروانے کے لیے تیار ہیں، اگر ان کی طرف سے کوئی مداخلت ہمارے ہاں ہو رہی ہے۔ اس قسم کی بات چیت وہاں ہوئی۔ ان کا appetite تھا کہ تعلقات بہتر ہونے چاہییں اور ہم afford نہیں کر سکتے۔

یہ بات بھی وہاں پر discuss کی گئیں کہ پاکستان کا امن افغانستان کے امن سے related ہے similarly افغانستان میں اس وقت تک امن نہیں ہو سکتا جب تک پاکستان میں امن نہ ہو۔ امن کے لیے دونوں طرف سے کافی appetite نظر آیا۔ ہم بالکل expect نہیں کر رہے تھے گو کہ President کے بیانات میں تھوڑی سی hostility تھی لیکن جو عبداللہ عبداللہ صاحب ہیں جن کو hawk سمجھا جا رہا ہے اور اسی طرح کرزئی صاحب وہ بڑے positive ہیں۔ Prime Minister of Pakistan نے ہمیں condolence letter دیا تھا جو ان کی causalities ہوئی تھیں اس کے بارے میں اور ان کو دعوت دی تھی کہ آپ پاکستان کا دورہ کریں۔ عبداللہ عبداللہ اور کرزئی صاحب نے اس دعوت کو قبول کر لیا لیکن صدر صاحب نے کہا کہ میں already دو مرتبہ پاکستان کا دورہ کر چکا ہوں اور پاکستانی وزیر اعظم اب تک وہاں نہیں آئے تو میں expect کروں گا اور ہم ان کو invitation بھیجیں گے کہ وہ visit کریں۔ اس کے بعد وہ visit consider کریں گے۔ Foreign Ministry کی پالیسی بھی یہی ہے کہ ہمارے تعلقات بہتر ہوں اور ان میں کسی قسم کا بگاڑ نہ ہو۔ مداخلت کے جو الزامات ایک دوسرے پر لگائے جا رہے ہیں ان کے بارے میں جتنی جلدی clarification کی جائے اتنا ہی دونوں ملکوں کے مفاد میں بہتر ہو گا۔ اس

قسم کے جو واقعات رونما ہوتے ہیں ان کو کم سے کم کیا جائے۔ میں ایک بات بھول گیا کہ چمن کے واقعہ سے پہلے Chief of the General Staff of Pakistan Army وہاں گئے تھے اور ان کے Chief of General Staff سے انہوں نے بات کی تھی۔ وہاں پر بھی طورخم بارڈر کھلنے کے بعد اس بات کو discuss کیا گیا کہ اس قسم کے واقعات نہ ہوں لیکن unfortunately ان کی طرف سے یہ کارروائی ہوئی۔ پاکستان حکومت پھر بھی کافی تحمل کا مظاہر کر رہی ہے اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ تعلقات زیادہ خراب نہ ہوں اور ان میں مزید بگاڑ پیدا نہ کیا جائے۔

جناب چیئرمین! تیسری بات کہ ایک Chinese Ambassador جو کہ انڈیا میں ہے اس سے related ایک statement newspapers میں آئی کہ انہوں نے کہا کہ شاید CPEC کا نام بدل دیا جائے۔ اس کی تردید ہمارے جو Ambassador جو یہاں پر ہیں انہوں نے کی۔ ان کی حکومت سطح پر بھی اس بات کی تردید آئی ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ اس قسم کی کوئی بات چیت نہیں ہے اور نہ ہی کوئی چیز under consideration ہے۔ CPEC, CPEC ہے اور CPEC کا چائنا اور پاکستان سے تعلق ہے۔ جناب چیئرمین! میں اس کو یہیں پر چھوڑ دوں گا۔

جناب چیئرمین! کلبھوشن یادیو کے سلسلے میں International Court of Justice کو approach کیا جا رہا ہے۔ آج وہاں پر اس کے بارے میں hearing بھی تھی۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ حکومت پاکستان نے اپنا case proper طور پر تیار کیا ہے اور وہ وہاں اپنا case fight کریں گے۔ اس کے لیے جو بھی legal کارروائی کی جانی ہے وہ کریں گے۔ یہ case وہ لوگ لے کر گئے ہیں اور کیا case present کریں گے اور کس بنیاد پر وہ access مانگیں گے جو انہوں نے counselor level کی مانگی ہے۔ آج discussion ہو گی تو تمام چیزیں سامنے آئیں گی کہ کیا کہنا چاہیے اور کیا نہیں کہنا چاہیے۔

جناب چیئرمین! جو upcoming visit or Arab Summit ہے جو کہ ریاض میں ہو رہی ہے، اس میں امریکن صدر جا رہے ہیں۔ بنیادی طور پر تو Arab summit ہے اور Arab Heads of the States کی summit ہے اور اسی طرح سے GCC کی وہاں پر meeting ہے۔ یہ دو meetings ہیں اور ٹرمپ صاحب GCC meeting attend کرنے کے لیے آ رہے ہیں۔ Prime Minister of Pakistan کو special invitation دی گئی ان کے ایک وزیر یہاں آئے اور انہوں نے extend کیا کہ وہ بھی تشریف لائیں۔ باقی بھی کافی مسلم ممالک کے Heads of the States کو King Salman نے

ریاض میں آنے کی دعوت دی ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ جب Arab Summit وہاں ہو تو یہ وہاں موجود رہیں۔ مسلم امہ سے متعلق کوئی چیز discuss کی جانی ہے تو وہ discuss کریں گے۔ جو visiting Heads of the States کوئی input دینا چاہیں تو انہوں نے کہا ہے کہ وہ welcome کریں گے۔ ان کی طرف سے probably کوئی چیز discuss کی جا رہی ہو تو وہ بھی کی جائے گی۔ ہمیں بتایا گیا کہ Prime Minister of Pakistan نے اس کی confirmation کی ہے کہ وہ اس کو attend کریں گے۔

جناب چیئرمین: شکریہ، کسی کا کوئی point ہے۔ سینیٹر اعظم خان موسیٰ خیل صاحب۔

Point of public importance raised by Senator Sardar Muhammad Azam Khan Musakhel regarding 106 projects of small Provinces

سینیٹر سردار محمد اعظم خان موسیٰ خیل: شکریہ۔ جناب چیئرمین! اللہ کرے کہ ہم اپنی ریاست کو ان مفروضوں پر چلاتے رہنے میں کامیاب ہو جائیں لیکن مشکل لگ رہا ہے کیونکہ یہ مفروضے بھی ناکامی کی طرف چلے جا رہے ہیں۔ میں public importance کے حوالے سے یہ گزارش کروں گا کہ چھبیس تاریخ کو بجٹ پیش ہو گا۔ جہاں تک وفاقی بجٹ کا تعلق ہے، ہمارا صوبہ جس میں پشتون اور بلوچ دونوں برادر قومیں رہ رہی ہیں، اس کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے۔ اسی طرح صوبہ خیبر پختونخوا اور سندھ بھی متواتر اس زیادتی کی زد میں آ رہے ہیں۔ جہاں تک وفاقی بجٹ کا تعلق ہے، ہمیں 106 projects دیے گئے ہیں، یہ تعداد یقیناً بہت زیادہ ہے لیکن اگر تعداد کے علاوہ اس امر کو دیکھا جائے کہ ہر project کے لیے کتنے پیسے رکھے ہیں، اس project کا تخمینہ لاگت کیا ہے، یہ دیکھا جائے کہ اس کے لیے allocation کتنی ہے اور کتنے سالوں میں ہمارے 106 projects مکمل ہوں گے۔ جناب! 106 projects تو وفاق کی طرف سے صوبوں کے ساتھ ناانصافی ہے لیکن پھر صوبوں کے اندر بھی ناانصافی ہے۔ ہم پشتون بلوچ تو برادر قوم کی طرح رہ رہے ہیں، no doubt at all ہماری آبادی برابر ہے، اگر کسی سردار یا نواب نے غلط مردم شماری سے اپنی تعداد بڑھائی ہو اور ہمارا گناہ یہ ہو کہ ہم نے merit پر مردم شماری کی ہو اور وہ یہ دعویٰ کریں کہ ہماری آبادی آپ سے زیادہ ہے تو ہم اس کو قطعاً تسلیم نہیں کرتے ہیں۔ مردم شماری ہو رہی ہے، اگر واقعی صحیح طور سے مردم شماری ہوئی تو اس کا نتیجہ سامنے آ جائے گا۔ پنجاب بڑا بھائی ہے، اس کی آبادی شاید تھوڑی کم ہو جائے اگر مردم شماری

merit پر ہوئی۔ جہاں تک بلوچستان میں پشتون بلوچ آبادی کا تعلق ہے، یہ بالکل برابر ہوں گے، اس میں کوئی فرق نہیں ہوگا۔ ہم پشتون اور بلوچ آبادی کے حوالے سے بالکل برابر ہیں۔

جناب! میں 106 projects میں سے مثال کے طور پر ایک کا ذکر کرتا ہوں۔ پنجاب سے ژوب 35 kilometre road کا 2002 project سے چل رہا ہے، پندرہ سال میں 35 kilometre road مکمل نہیں ہوئی۔ یہ project ہمارے صوبے میں ہے اور جہاں تک پنجاب کے projects کا تعلق ہے، بڑے سے بڑے اور mega projects چھ مہینے میں مکمل ہو جاتے ہیں جب کہ ہمارے ہاں پندرہ سالوں میں 35 kilometre road مکمل نہیں ہوتا۔ ان projects میں پھر صوبے میں جو ناانصافی ہے، میں اس کو یہاں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ 106 projects میں جہاں پر پشتون رہتے ہیں، چالیس مربع میل ہمارا علاقہ ہے، جس میں بارہ اضلاع میں پشتون بھائی رہتے ہیں، ان کے لیے 106 projects میں سے صرف 12 projects ہیں۔ یہ صوبے کے اندر ناانصافی ہو رہی ہے۔ اسی طرح سندھ، خیبر پختونخوا کے ساتھ ہونے والی ناانصافیاں بھی ہم سے پنہاں نہیں ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ نتیجہ تو صفر ہوگا لیکن بات کرنے کا مقصد یہ ہے کہ کہنا ہمارا فرض ہے اور ہم ضرور کہیں گے کہ چھوٹے صوبوں کو آبادی کے مطابق ان کا حق دیا جائے۔ وسائل ہمارے ہیں، مزے اور لوگ کر رہے ہیں۔ آپ پانی یا گیس کو لیں، یہ ہمارے ہیں، پنجاب کے نہیں ہیں۔ پنجاب میں نہ پانی ہے اور نہ گیس، یہ ان تین اکائیوں کے وسائل ہیں اور پنجاب مزے کر رہا ہے۔

جناب! جہاں تک سینیٹ کا تعلق ہے، میرا اندازہ ہے سینیٹ کو اس لیے fund نہیں دیتے کہ کہیں یہ ادارہ بااختیار نہ ہو جائے نمبر ایک، اور نمبر دو، یہ کہ سینیٹ کے 75 Members تین اکائیوں صوبہ بلوچستان میں پشتون بلوچ، سندھ اور خیبر پختونخوا سے تعلق رکھتے ہیں اور صرف 25 پنجاب کے ہیں۔ قومی اسمبلی کے 342 ارکان میں آدھے سے زائد پنجاب کی نمائندگی کرتے ہیں، وہاں budget and funds دیے جاتے ہیں تاکہ پنجاب کے ترقیاتی کام زیادہ ہوں۔ یہاں پر اس لیے بجٹ نہیں دیا جاتا کہ یہاں elected members نہیں ہیں، کابینہ میں کہا گیا کہ یہ منتخب لوگ نہیں ہیں۔ ہم قانون ساز ادارہ ہیں، ہم قانون بناتے ہیں۔ جب سینیٹ قانون بنائے تو آپ اس کو مانتے ہیں۔ اگر سینیٹ مطالبہ کرے کہ ہمیں بھی ہر سطح پر قومی اسمبلی کے برابر لایا جائے اور ہمیں بھی قومی اسمبلی کی طرح funds دیے جائیں تو Cabinet میں یہ کہتے ہیں کہ منتخب ادارہ نہیں ہے۔

جناب! جہاں تک funds دینے کا تعلق ہے، آپ کو بتاتا چلوں کہ ہم party اور اپنی فکر کے حوالے سے سینیٹ، قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلی کے ممبران کو funds دینے کے خلاف ہیں۔ اس

کی بنیاد ضیاالحق کے دور میں رکھی گئی کہ ممبران کو funds دیں تاکہ وہ خود corruption کریں اور لوگوں کو بھی corrupt کر دیں، ہم اس وجہ سے اس کے خلاف ہیں۔ ہماری تجویز ہے کہ صوبائی اسمبلی، قومی اسمبلی اور سینیٹ کے کسی بھی ممبر کا fund نہیں ہونا چاہیے۔ اگر قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلی کے ممبران کا fund ہو گا تو لازم ہے کہ سینیٹ کے ممبران کا بھی fund ہو۔ جناب! صوبہ سندھ، خیبر پختونخوا اور صوبہ بلوچستان جس میں پشتون بلوچ بھائی رہتے ہیں، اس PSDP میں پھر ان کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے۔

Mr. Chairman: Thank you. I will now read out the prorogation order. In exercise of the powers conferred by Clause 3 of Article 54 read with Article 61 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I hereby prorogue the Senate session on the conclusion of its business on 15th May, 2017.

Sd/
Mian Raza Rabbani
Chairman,
Senate of Pakistan

[The House was then prorogued sine die]

Index

Mr. Zahid Hamid 14, 15, 18, 19, 23, 24, 26,
..... 30, 31, 34, 35, 36, 37, 38, 43, 44, 45, 46, 51, 52, 53, 54, 91, 92
Ms. Marriyum Aurangzeb 13
Senator Hasil Khan Bizenjo 56
Senator Mohammad Azam Khan Swati 17, 49, 73, 82
Senator Muhammad Javed Abbasi 8, 9, 12, 52
Senator Muhammad Mohsin Khan Leghari 10, 11, 17, 39
Senator Muhammad Talha Mehmood 4, 5
Senator Nauman Wazir Khattak 50
Senator Raja Muhammad Zafar-ul-Haq 6, 7
Senator Taj Haider 15, 31, 44, 54, 55, 62
جناب زاہد حامد 35, 38, 45, 87
جناب عبدالقادر بلوچ 92
سینیٹر تاج حیدر 57, 62, 63, 64
سینیٹر سحر کامران 63, 65
سینیٹر سردار محمد اعظم خان موسیٰ خیل 97
سینیٹر سسی پلیجو 66
سینیٹر فرحت اللہ بابر 46, 48, 50
سینیٹر محسن عزیز 73
محمد اعظم خان سواتی سینیٹر 4, 50, 84, 85
سینیٹر محمد جاوید عباسی 8, 9, 11, 26, 33, 36
سینیٹر محمد محسن خان لغاری 75
سینیٹر مختیار احمد دھامرا المعروف عاجز 85, 86, 87
سینیٹر مشاہد اللہ خان 78, 79, 81
سینیٹر نعمان وزیر خٹک 50, 70
سینیٹر نہال ہاشمی 68